

منتخب کلام

عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سلطان العارفین

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

مرتب

صاحبزادہ مسعود احمد عالمپوری حفظہ اللہ تعالیٰ

معاون

صاحبزادہ علی انوار قادر

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

اہتمام اشاعت:	=	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)
کتاب کا نام	=	منتخب کلام
مصنف	=	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری
مرتب	=	صاحبزادہ مسعود احمد عالمپوری حفظہ اللہ تعالیٰ
ناشر	=	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)
اشاعت اول	=	اگست 2015ء
تعداد	=	500
قیمت	=	175 روپے
سلسلہ اشاعت	=	7
ملنے کا پتہ	=	صاحبزادہ مسعود احمد عالمپوری حفظہ اللہ تعالیٰ
		پوسٹ بکس 612 فیصل آباد، پاکستان
موبائل	=	0092-345-7681542
		0092-313-8666611
متبادل پتہ	=	مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد، پاکستان

Email: president_alampuri@yahoo.com

president_org@hotmail.com

Website: www.alampuri-research.org

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	سیریل نمبر
01	مُدھلی گل	01
05	اکھراں داسلطان	02
06	سوانح حیات	03
15	شجرہ نسب	04
16	منتخب کلام احسن القمص	05
103	منتخب کلام چٹھیاں	06

انتساب

پیارے دوست جناب محمود الحسن ہوراں دے ناں
جہاں دی قربت میرے لئے باعث تسکین اے

مُدھلی گل

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کام کو محنت، ایمانداری اور جائز ذرائع استعمال کرتے ہوئے سرانجام دینے کی کوشش کرے لیکن اس سب کے باوجود کچھ کام اس کی مرضی کے مطابق مقررہ وقت میں نہیں ہو پاتے کیونکہ ہر کام کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وقت مقرر ہوتا ہے اس لئے بعض اوقات تمام وسائل ہوتے ہوئے بھی کچھ کام اپنے انجام تک نہیں پہنچ پاتے۔ آپ کے زیر نظر کتاب میں سرتاج اولیاء، سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالبوریؒ کی کتاب ”احسن القصص“ اور ”چٹھیوں“ میں سے کلام کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مولوی صاحبؒ کے منتخب کلام پر مشتمل کتاب کی تکمیل میری دیرینہ خواہش تھی۔ گذشتہ کئی سالوں سے اسکے بارے میں غور و فکر ہوتا رہا اور مختلف دوستوں کو یہ ذمہ داری سونپی گئی لیکن وہ دوست یہ ذمہ داری نہ نبھاسکے یوں محسوس ہوتا ہے کہ قدرت یہ کام بھی پہلے کی طرح میرے ہاتھ سے ہی کروانا چاہتی تھی اور یہ اعزاز بھی مجھے ہی ملنا تھا جس طرح خصوصی طور پر جب سے میں نے مولوی صاحبؒ کے نام نامی پر تنظیم کی بنیاد رکھی یعنی 1990ء سے لیکر اب تک حضور مولوی صاحبؒ کی کتب، مزار اقدس اور ان کی شخصیت اور کلام سے منسلک دیگر کام اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کروائے جن میں موضع عالبور، تحصیل دسوپہ، ضلع ہوشیار پور، انڈیا میں آپؒ کے مزار اقدس کی تعمیر کا شروع کرنا اور وہاں مزار اقدس کی کچھ نصب شدہ زمین کو مولوی صاحبؒ کے طفیل اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے واگزار کرانا بھی اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھا تھا اور میری ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا رہی ہے کہ یا اللہ مولوی صاحبؒ کے کلام کی اشاعت اور مختلف زبانوں میں اُس کے تراجم، مزار اقدس کی تعمیر سے لیکر ان کی شخصیت سے متعلق تمام اُمور کے سرانجام دینے کی توفیق، طاقت اور فہم عطا کر۔ اللہ تعالیٰ کا میں انتہائی عاجزی کیساتھ شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے یہ توفیق عطا کی کہ راقم الحروف نے 30 نومبر 1990ء کو حضرت مولوی غلام رسول عالبوریؒ کی بنیاد رکھی اور اس کو باقاعدہ رجسٹرڈ کروایا بعد ازاں 2011ء میں اس کے نام میں تھوڑی سی تبدیلی یعنی اکیڈمی کی جگہ ریسرچ آرگنائزیشن کر دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم الحروف نے ہندوستان میں بھی حضور مولوی صاحبؒ

کے مزار اقدس موضع عالمپور میں بھی ”حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ٹرسٹ“ رجسٹرڈ کروادیا ہے۔ حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری کے حالات زندگی اور کلام پر راقم الحروف کی دو کتب شائع ہو چکی ہیں پہلی کتاب ”ڈونگھے راز“ (مولوی غلام رسول عالمپوری اک مطالعہ) کے نام سے حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری اکیڈمی کی جانب سے 1999ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں مولوی صاحب کے بارے میں پاکستان اور ہندوستان کی اہم شخصیات کے مضامین شامل ہیں۔ اس کتاب کو پاکستان اور ہندوستان کے علمی و ادبی حلقوں میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ جبکہ میری دوسری کتاب ”پاکستانی ادب کے معمار: مولوی غلام رسول عالمپوری شخصیت اور فن“ اکادمی ادبیات پاکستان نے 2011ء میں شائع کی ہے اور یہ کتاب انڈیا میں 2014ء میں ”لیگلوج ڈیپارٹمنٹ پنجاب“ کے ڈائریکٹر جناب چیتن سنگھ نے ادارے کی طرف سے گرکھی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کر دی ہے اور اس کی تقریب رونمائی 15 مارچ 2014ء میں پریذیڈنسی ہوٹل، ہوشیاپور میں ہوئی جس میں راقم الحروف نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ مئی 2013ء میں عظیم صوفی شاعر حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری کی سات نایاب تحریریں تین کتب کی صورت میں جن کو میں نے مرتب کر کے اپنی تنظیم مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) کی جانب سے شائع کیا ہے۔ قبل ازیں یہ ساتوں تحریریں احسن القمص کے آخر میں چھپی رہی ہیں بعد ازاں مئی 1962ء میں محمد عالم کپورتھلوی مرحوم نے متذکرہ بالا تحریروں کو اکٹھا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا اور اس کا نام ”ست پھل“ رکھا لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں کو ان کے اصل نام سے شائع کیا جائے۔ ”چھٹیاں“ چونکہ اپنے نام سے معروف تھیں لہذا ان کو اسی نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ مولوی غلام رسول عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ تین تحریروں ”سی حرفی سسی پنوں، سی حرفی چوہٹ نامہ اور پندھ نامہ“ کو راقم نے اکٹھا کر کے ”درد گسالی“ کا نام دے کر شائع کر دیا ہے۔ اسی طرح ”حلیہ شریف ﷺ“ بھی اپنے نام سے عوام میں بہت مقبول رہا لہذا اس کو اسی نام سے الگ سے شائع کر دیا گیا ہے۔ میں نے ان کو از سر نو ترتیب دیا جو

اشعار کم تھے ان کو پورا کیا کتابت کی غلطیوں سے پاک کیا اور مشکل الفاظ کے معنی بھی درج کر دئے ہیں۔ اسی طرح مولوی صاحبؒ کی دستیاب تمام کتب کو کمپوز کروالیا گیا ہے اور اب وہ اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ دستیاب کتب کے الفاظ اس لئے استعمال کر رہا ہوں کہ 1947 میں تقسیم ملک کے دلخراش لمحات میں جب لوگوں کو بد قسمتی سے اپنا قدیم وطن ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر ہجرت کرنا پڑی تو میرا خاندان اپنی تمام جمع پونجی وہیں چھوڑ کر صرف عظیم صوفی شاعر حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کے قلمی نسخوں سے بھرا بکس اٹھا کر اپنے گاؤں سے باہر نکل کر ابھی گاؤں کے ساتھ بہتے ہوئے برساتی نالے جسے (بئیں) کہا جاتا ہے پر پہنچا تھا کہ سکھوں نے حملہ کر کے دیگر جانی نقصان کے علاوہ کتابوں سے بھرا یہ بکسا بھی چھین لیا۔ اس لئے اب جو کتب کسی ذریعے سے مجھ تک پہنچی ہیں وہ عوام تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ اگست 2015 میں ”مارب الخاشعین“ اور حضور مولوی صاحبؒ کا لکھا ہوا ”شجرہ طریقت“ بھی شائع کر دیا جائے گا۔ پھر اس عاجز بندے کو یہ توفیق حاصل ہوئی کہ عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء، سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کی حیات مبارکہ اور کلام کے بارے میں تقریباً 3,000 صفحات پر مشتمل ایک ویب سائٹ 2004ء میں تیار کروا کر جاری کی گئی اس ویب سائٹ میں مولوی صاحبؒ کے بارے میں تمام معلومات، ان کی دستیاب تمام کتب کو ویب سائٹ پر دے دیا گیا ہے جبکہ مولوی صاحبؒ کی حیات اور فکر و فن پر لکھے گئے اُردو، پنجابی اور انگریزی مقالات و منظومات کا مفصل جائزہ بھی فراہم کر دیا گیا ہے نیز مولوی صاحبؒ کے مزار اقدس اور ان کے بارے میں منعقدہ سیمینارز، تقاریب اور دیگر یادگاری تصاویر، وڈیو ریکارڈنگ بھی ویب سائٹ میں شامل ہیں۔ آرگنائزیشن کے قیام، اغراض و مقاصد، دستور، عہدیداران اور مجلس عاملہ کے ارکان کے بارے میں بھی تمام معلومات ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔

2011 کے آخر میں کچھ گلوکار حضرات میرے پاس آئے اور ایک مشہور گائیک ہنس راج ہنس نے بھی ٹیلی فون پر مجھ سے رابطہ کیا کہ مولوی صاحبؒ کا کلام ترنم کیساتھ پڑھنے کیلئے انہیں دوں۔ یہاں میں یہ بات واضح کرنی چاہتا ہوں کہ ہم اس کو منتخب کلام اس لئے کہتے ہیں تاکہ کتاب کی مختلف جگہوں سے کلام کے وہ حصے لئے جائیں جو نسبتاً عام فہم ہوں تاکہ عوام ان کو آسانی سے سمجھ

سکین اور کتاب کا تسلسل بھی برقرار رہے جبکہ گلوکار حضرات بھی سمجھ کر ان کو پڑھ سکیں ورنہ مولوی صاحبؒ کے کلام کا ایک ایک شعر سجدہ کرنے کے لائق ہے۔ لہذا میں نے اس اہم مقصد کو محسوس کرتے ہوئے کلام کا انتخاب شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال رہی کہ جو کام کئی سالوں میں نہ ہو سکا وہ دن رات ایک کر کے میں نے اپنے بیٹے علی انوار قادری کیساتھ مل کر اس کو چند دنوں میں مکمل کر کے کمپوز کروا کر اس کے پرنٹ نکال کر مختلف گلوکار حضرات کو دے دیئے۔ مشرقی پنجاب میں شاہ مکھی سکرپٹ نہیں پڑھا جاتا۔ ہمارے آئندہ کے پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مولوی صاحبؒ کی تمام کتابیں جو کہ کمپوز ہو چکی ہیں جن میں داستان امیر حمزہ، احسن القصص، روح الترتیل، چٹھیاں، حلیہ شریف حضور ﷺ، سی حرنی سسی پنوں، چوپٹ نامہ، پندھ نامہ، مآرب الخاشعین اور مسئلہ توحید شامل ہیں ان کو گلوکار مکھی سکرپٹ میں منتقل کریں گے اور ان کتب کو ہندوستان سے شائع کیا جائے گا جس سے دونوں ممالک میں محبت، بھائی چارے کو فروغ ملے گا اور لوگوں کو ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔

ہمارے پروگرام کے مطابق حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کا مزار اقدس جو کہ موضع عالمپور، تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور میں واقع ہے وہاں ان کے مزار اقدس کی نقشہ کے مطابق خوبصورت تعمیر شروع ہو چکی ہے جبکہ مزار اقدس کیساتھ ملحق وقف بورڈ کی زمین جس پر کچھ لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اس کو حکومت ہندوستان سے درخواست کر کے خالی کروانا اور وہاں پر ریسرچ سنٹر، لائبریری، زائرین کے کمرے، سکول، کالج اور ہسپتال کا قیام عمل میں لانا ابھی باقی ہے۔ پنجابی زبان کے تمام صوفی شعراء کے مزارات پاکستان میں ہیں جبکہ سب سے عظیم صوفی شاعر، سرتاج اولیاء، سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کا مزار اقدس انڈیا میں ہے جو انڈیا کے لوگوں کیلئے باعث فخر اور عظیم تاریخی ورثہ ہے۔

تحریر و تحقیق

صاحبزادہ مسعود احمد عالمپوری

اکھراں دا سلطان

علم ادب دا مان ، غلام رسول
 اکھراں دا سلطان ، غلام رسول
 شاعراں وچ پردھان ، غلام رسول
 ورثے دی پہچان ، غلام رسول
 عالمیور دی علمی دھرتی چوں
 اٹھیا اک ودوان ، غلام رسول
 بھانویں تھوڑی عمر گزاری اوس
 کیتا کئی کجھ دان ، غلام رسول
 لکھ لکھ چٹھیاں ، قصبے سی حرفی
 ملیا ادب میدان ، غلام رسول
 حضرت یوسفؑ والا قصہ چھوہ
 شہرت لئی جہان ، غلام رسول
 اوہناں گلاں نوں کیتا منظوم
 جو جو وچ قرآن ، غلام رسول
 شعراں اندر دے کے درس اخلاقی
 انج کیتا احسان غلام رسول
 ربی عشق نوں جاتا جس بنیاد
 اوہ کامل انسان غلام رسول
 شعراں دے وچ فن دی جوت جگا
 کر دتا حیران غلام رسول

ڈاکٹر محمد ریاض شاہد
 جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد
 29 اکتوبر 1999ء

سوانح حیات (Biography)

عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سلطان العارفین

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

پیدائش

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ 5 ربیع الاول 1265ھ بمطابق 29 جنوری 1849ء بروز سوموار موضع عالمپور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور ہندوستان وچ پیدا ہوئے۔ مولوی صاحبؒ دے والد صاحب دا ناں چوہدری مراد بخش سی، جہاں داجدی پشتی پیشہ زمینداری سی۔ مولوی صاحبؒ دی والدہ دا ناں محترمہ رحمت بی بی سی۔ مولوی صاحب والدین دی اکلوتی اولاد سی۔

تعلیم

ظاہری طور تے باقاعدگی نال علم حاصل کرن بارے کسے طرف توں کوئی سراغ نہیں ملداتے ایہہ تسلیم کرنا پیندا اے کہ آپ علم لدنی یعنی (الہامی علم) توں مستفیض سی۔ اللہ تعالیٰ دا آپ تے خاص فضل و کرم سی تاہم ابتدائی تعلیم دے طور تے اپنے پنڈ دے مولوی حامد صاحب کولوں کجھ عربی تے فارسی دیاں کتاباں پڑھیاں فیر کجھ علم قریب دے اک پنڈ غلزییاں دے مولوی عثمان صاحب کولوں حاصل کیتا۔

ملازمت

ظاہری علماں توں فارغ ہون دے بعد آپ میرپور دے پرائمری سکول وچ تبحریت استاد پڑھاؤن لگے۔ آپ نے میرپور دے پرائمری سکول وچ تبحریت استاد 1864ء توں 1878ء تک 14 سال تعلیم دتی۔ 1878ء وچ آپ دابتادلہ موضع مہیسر

ہو گیا۔ ”مہیسر“ عالمپورتوں تقریباً 2 میل دے فاصلے تے واقع اے۔ اوتھے آپ نے 4 سال پڑھایا تے 1882ء وچ ملازمت توں استعفیٰ دے کے عالمپور آ گئے۔ آپ نے تقریباً 18 سال نحشیت سکول اُستاد ملازمت کیتی تے جدوں آپ نے استعفیٰ دتا تے اوس ویلے آپ دی عمر تقریباً 33 سال سی۔

خُلُق اور عادات و خصائل

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ہوراں دیاں عاداتاں بہت پیاریاں سی۔ ادہ طبیعت دے بہت چنگے تے ملنساری ساری عمر کسے نال غصے وچ نہیں بولے۔ راہ چلدے تے نظراں نیویاں ہوندیاں۔ بڑے باوقار انداز نال چلدے سی۔ خوش لباس تے خوش گفتاری۔ طبیعت وچ ہلکا چہما مزاج وی سی۔ آپ سفید کرتا، سفید دھوتی تے سفید پگڑی پہندے سی لیکن کدی کتے مسدی پگ تے ملتان لنگی وی پہن لیندے سی۔ آپ باقاعدگی نال مسواک کردے سی۔ آپ دی گل وچ بڑی تاثیر سی اللہ تعالیٰ نے آپ نوں فصاحت و بلاغت عطا فرمائی سی۔ لوک آپ دا بہت احترام کردے سی قوت ایمانی دا ایہہ حال سی کہ وڈے توں وڈا آدمی وی آپ دے سامنے جھوٹ بولن دی جرات نہیں کردا سی۔

حُلِیہ مبارک

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ہوراں دا قد تقریباً پونے چھ فٹ سی۔ آپ دے چہرے دے نقوش خوبصورت سی۔ جسم مبارک پتلا سی لیکن کمزور نہیں سی بلکہ صحت مند تے متناسب جسم سی۔ آپ دی داڑھی مبارک چھوٹی سی۔ دند سفید، ہموار تے خوبصورت سی۔ رنگ گوراسرخ مائل سی۔ اکھاں درمیانیاں سی نہ زیادہ موٹیاں تے نہ چھوٹیاں سی تے سُرخ مائل سی۔ بچپن وچ بیماری دی وجہ توں آپ دے چہرے تے ہلکے جیے ماتا دے داغ سی۔ آپ دی ہتھیلی بھر پور تے سُرخ مائل سی۔ آپ دے سردے بال بھر پور سی لیکن زیادہ لمبے نہیں سی۔ آپ دی پیشانی تنگ نہیں سی بلکہ بہت مناسب سی۔ آپ دی گردن مناسب سی زیادہ پتلی نہیں سی تے نہ ہی بہت موٹی سی۔

نکاح و اولاد

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ہورائیاں دیں تن شادیاں ہوئیاں پہلی شادی موضع ڈھوتاں تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ اپنے ماموں علی بخش دی بیٹی کرم بی بی نال 20 سال دی عمر وچ ہوئی ایہہ بیوی تقریباً 4 سال بعد فوت ہو گئی تے ایہدے وچوں کوئی اولاد نہیں سی۔ دوجی شادی پنڈسکرالاضلع ہوشیار پور وچ ہوئی ایہہ بیوی تقریباً 5 سال بعد وچ فوت ہو گئی ایہدے وچوں اک بیٹی پیدا ہوئی جہداناں ”عائشہ بی بی“ سی۔ عائشہ بی بی دی شادی چوہدری سلطان علی نال ہوئی جہد اعالمپور دے قریب اک پنڈ بلاواں دارہن والا سی۔ 1947ء توں پہلاں دونوں میاں بیوی فوت ہو گئے۔ ایہناں دی اک بیٹی غلام فاطمہ تے بیٹا فضل احمد سی فضل احمد جوان عمر وچ ای وفات پا گیا جد کہ غلام فاطمہ دی شادی محمد علی نال ہوئی۔ تیسری تے آخری شادی 1309 ہجری بمطابق 1891ء نوں پنڈ کھنیاں ودھایا دے رہائشی گلاب گجر دی بیٹی محترمہ زینب بی بی نال ہوئی ایہناں وچوں اک بیٹی پیدا ہوئی جہناں دا ناں خدیجہ بی بی سی۔ محترمہ خدیجہ بی بی دی شادی چوہدری عبدالعزیز نال ہوئی جہڑے عالمپور دے رہن والے سی تے ایہناں دا تعلق اہم زمیندار گھرانے نال سی۔ محترمہ خدیجہ بی بی پاکستان بنن توں پہلاں فوت ہو گئی جد کہ چوہدری عبدالعزیز پاکستان بنن توں کافی عرصہ بعد تک زندہ رہے تے اونہاں دی وفات 1975ء وچ ہوئی۔ محترمہ خدیجہ بی بی دی اولاد دو بیٹے تے تن بیٹیاں سی بڑا بیٹا عبداللطیف تقریباً 18 سال دی عمر وچ پاکستان بنن توں پہلاں وفات پا گیا ایہناں توں چھوٹے سعیدہ بیگم، مسعودہ بیگم، عبدالرشید تے رضیہ بیگم نیں۔ 1947ء توں بعد محترمہ رضیہ بیگم دی شادی چوہدری غلام قادر نال ہوئی۔ چوہدری غلام قادر موضع پھامبرڈ تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ انڈیا دے رہن والے سی جہڑے پاکستان آ کے ضلع لاکل پور تحصیل سمندری وچ آباد ہوئے بعد وچوں 1975ء وچ پنڈ چھڈ کے مستقل طور تے لاکل پور آباد ہو گئے۔ بندہ صاحبزادہ مسعود احمد محترمہ رضیہ بیگم دے بیٹیاں وچوں اک بیٹا اے جد کہ خدیجہ بی بی دانو اساتے مولوی صاحب داپڑنوا سا اے۔

تصانیف

- (1) آپ دی پہلی کتاب ”داستان امیر حمزہ“ اے جہڑی آپ نے 15 سال دی عمر وچ لکھی۔ جہدے شعراں دی تعداد 20,000 ہزاراے۔
- (2) دوسری کتاب ”روح الترتیل“ 19 سال دی عمر وچ 1285ھ بمطابق 1868ء نوں مکمل کیتی جہدے شعراں دی تعداد 256 اے۔
- (3) حضرت مولوی غلام رسول عالیپوریؒ ہوراں نے تیسری کتاب ”احسن القصص“ 24 سال دی عمر وچ اک مہینے وچ 1290ھ مطابق 1873ء نوں مکمل کیتی۔
- (4) چوتھی کتاب ”مسئلہ توحید“ ایہہ اُردو نثر وچ اے جہڑی آپ نے 29 سال دی عمر وچ 17 ذی قعدہ 1295ھ مطابق 1878ء نوں مکمل کیتی۔
- (5) ”سی حرنی حلیہ شریف حضور ﷺ“ 27 ربیع الاول 1297ھ مطابق 9 مارچ 1880ء موافق 28 پھاگن 1936 بکرمی بروز منگل بوقت عصر میراں وجانی موچی دی فرمائش تے تحریر کیتا۔ ایس وقت آپ دی عمر 31 سال سی۔
- (6) ”چٹھیاں“ مولوی صاحب نے سید روشن علی، ہیرے شاہ تے صاحبزادہ غلام یسین نوں منظوم چٹھیاں لکھیاں۔ جہڑی چٹھی آپ نے سید روشن علی نوں لکھی ایہدے وچ مولوی صاحب خود فرماؤندے نیں ایہہ نامہ بتاریخ 8 محرم 1300 ہجری بمطابق 26 کاتک سن 1939 بکرمی بمطابق 10 نومبر 1882ء بروز دوشنبہ (یعنی بروز سوموار) بوقت نیم روز (یعنی بوقت دوپہر) جانی موچی دی دکان وچ بیٹھ کے بحالت درد چشم لکھیا گیا۔ ایس وقت آپ دی عمر 33 سال سی۔
- (7) ”سی حرنی سسی پنوں“ ایہہ سی حرنی آپ دی شاعری دی خوبصورت مثال اے۔
- (8) ”سی حرنی چوپٹ نامہ“ ایہہ سی حرنی آپ دی شاعری دی خوبصورت مثال اے۔

(9) ”پندھ نامہ“ ایہہ منظوم اے تے ایہہ اک عورت دے رستہ پچھن تے لکھیا گیا اے۔

(10) مولوی صاحب دی دسویں تے آخری تصنیف جہڑی اے جے تک ساہمنے آئی اے اوہ ”مآرب الخاشعین“ اے جہڑی اُردو نثر وچ آپ دی دوسری تصنیف اے۔ مآرب الخاشعین آپ نے 1305ھ بمطابق 1887ء نوں 38 سال دی عمر وچ لکھی اے۔ ایہناں دے علاوہ آپ دیاں کتاباں ”قصہ روپن“ تے ”گجر نامہ“ وی نہیں جہڑیاں باوجود تلاش دے اے تک نہیں مل سکیاں۔

وفات

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری[ؒ] 7 شعبان 1309 ہجری بمطابق 7 مارچ 1892ء بمطابق 24 پھاگن بروز سوموار نوں 43 سال دی عمر وچ الیس دارفانی توں کوچ کر گئے۔ آپ نوں عالمپور دے قبرستان وچ دفن کیتا گیا تے او تھے آپ دامزار اقدس اے۔ مولوی صاحب[ؒ] ولایت دے بہت اعلیٰ مرتبے تے فائز سی۔

مولوی صاحب دے بقول

عشق کرم دا قطرہ ازلی تیں میں دے وس ناہیں
اکنناں لبھدیاں ہتھ نہ آوے اکنناں دے وچ راہیں

○

اکنناں کھپدیاں عمر گوائی پلے پیا نہ کائی
اکنناں ہوش جدوکی آئی ایہہ نعمت گھر پائی
اک گل دی وضاحت کرنا ضروری سمجھداں کہ سید روشن علی جہاں نوں مولوی صاحب[ؒ] نے چٹھی لکھی اوہ مولوی صاحب[ؒ] دے شاگرد سی۔

میں ہمیشہ ایمانداری نال سچی گل کہتی اے تے سچی گل نوں صدق دل نال تسلیم کیتا اے۔ میں سمجھداں کہ کسی وی تاریخی شخصیت دے بارے قلم چکن توں پہلاں پوری ذمے داری، تحقیق

تے احتیاط نال معلومات اکٹھیاں کرنیاں چاہیدیاں نیں جنہاں وچ ذاتی خواہشات دامل دخل نہ ہووے تاکہ آؤن والیاں نسلاں تک صحیح، مستند تے مفید معلومات پہنچ سکن لہذا تاریخ لکھن لئی اعلیٰ تے کھلے ذہن دی ضرورت اے تے ایہہ کم انتہائی ذمہ داری، خلوص تے ایمانداری نال کرنا چاہیدا اے۔

رہائش کا تذکرہ

مولوی صاحب عالم پور میں اپنی رہائش کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔
عالم پور وچ دوستو عاجز دی گزران
شرق ندی بیاس تھیں اک کوہ پندھ عیان
ترجمہ: مولوی صاحب اپنی رہائش کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس عاجز بندے کی عالم پور میں رہائش ہے جو کہ دریائے بیاس کے مشرق کی جانب ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

”مَا رَبُّ الشَّعْبِ“ میں اپنی رہائش کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔
”اما بعد بندہ ظلوم و جهول احقر غلام رسول احسن اللہ الیہ بحسن القبول متوطن عالم پور پہلے
جناب اقدس ربانی سے استعاذہ کرتا ہے کہ محض اپنے فضل سے ہم کو اِنَّا مَرْوَنَ النَّاسِ
پالپر و تَنْوُنَ اِنْفَسْکُمْ کے خطاب کا مصداق نہ بناوے۔“
”روح الترتیل“ میں عالم پوری ہونے کا اقرار یوں کرتے ہیں۔
عالم پوری غلام رسول رب تھیں عرض گزاریں
ختم الرسل نبی دی امت دے سنگ پار اتاریں
ترجمہ: غلام رسول عالم پوری اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے کہ اے اللہ تو مجھے آخرت میں آخری
نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے ساتھ رکھنا۔

”احسن القصص“ میں عالم پور میں رہائشی ہونے کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

عالم پوری غلام رسول تیریاں عرض دعائیں
جے ول فضل و گن دن راتیں سو خوشیاں تدھ تائیں

ترجمہ: غلام رسول عالمپوری تیری یہ عرض اور دعائیں ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جائے تو تجھے سینکڑوں خوشیاں نصیب ہوں گی۔
 ”شجرہ طریقت“ میں عالم پور کا ذکر یوں کرتے ہیں۔

یا رب تیرا عبد جہول
 عالمپوری غلام رسول
 کردا عرض کریں مقبول
 رکھ سمبھال نزع دے ساہ
 ”لا الہ الا اللہ“

”شجرہ مسدس“ میں اپنے عالمپوری ہونے کا یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

نال طفیل انھاندے سائیاں
 پکڑ نہ سانوں بدل کمائیاں
 جے اسیں اچے نہیں بھر پائیاں
 ہُن مڑ ساڑ نہ وچ جدائیاں
 بندہ عالمپوری سوالی
 حسبی ربی فی کل حالی

مولوی صاحب کی زندگی کے چند واقعات

عشق کی تپش

عشق کی تپش نے طبیعت اتنی نرم کر دی تھی کہ ایک دن شام کو مسجد سے گھر کی طرف جا رہے تھے راستے میں عورتیں تندور پر روٹیاں لگا رہیں تھیں ایک عورت نے روٹیاں لگائیں لیکن وہ ٹوٹ کر تندور میں جا گریں دوسری عورت کہنے لگی ”چھڈنی چھڈتیریاں لائیاں ٹٹ گئیاں نہیں آکھ کھاں میریاں لگئیاں ٹٹ جاون“ یہ بات سن کے آپ پر رقت طاری ہو گئی اور گھر جاتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ تقریباً دو دن استغراق کی حالت طاری رہی بار بار اپنا یہی مصرعہ

پڑھتے رہے۔

ساڈیاں روز بیٹاق دیاں لگیاں دالاون ہار باجھوں جان ہارنا ہیں
آخری عمر میں تو یہ حال ہو گیا تھا کہ بالکل کہیں آنا جانا بند ہو گیا، تصوف کا اس قدر غلبہ تھا کہ
ہر وقت محویت کی حالت طاری رہتی تھی۔

آپ کا خاندانی پیشہ زمینداری تھا۔ ایک دفعہ مولوی غلام رسول عالمپوری کا علی بخش نامی نوکر
مولیہیوں کے لیے چارہ لے کر بڑی دیر بعد گھر آیا تو مولوی صاحب نے اس کو مخاطب ہو کر
فرمایا۔

سارا دن اڈیکیا گیا کوپلا ہو
ڈھیر کمائی تھ دی بھریاں پونے دو

شخصیت کا رعب

مولوی صاحب کی ایمانی قوت اور ان کی شخصیت میں وقار اور رعب بہت تھا۔ ان کے
سامنے کسی کو جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ ایک واقعہ ایسے بیان کرتے ہیں۔
”عید محمد نام کے ایک شخص نے کسی کا قرضہ دینا تھا۔ اس نے تحصیلدار کے سامنے عید محمد کے
خلاف دعویٰ کر دیا۔ ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے دعویٰ خارج ہو گیا۔ عید محمد نے قرض دینے سے
صاف انکار کر دیا۔ قرض خواہ نے مولوی صاحب سے بات کی۔ انہوں نے عید محمد سے پوچھا
وہ مان گیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا ”عدالت میں تو کیوں نہیں مانا“ کہنے لگا ”عدالتوں
میں جھوٹ چلتا ہے لیکن آپ کے سامنے جھوٹ بولنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔“

ایک دل افروز واقعہ

مولوی صاحب کا زندگی میں عام معمول یہ رہا کہ صبح اٹھ جاتے اور اللہ اللہ کرتے۔ درود
شریف بہت پڑھتے، صبح کی اذان سے پہلے سیر کو جاتے۔ عام طور پر سیر کرنے کے لئے
عالمپور سے مشرق کی جانب ایک گاؤں بسوا جاتے تھے ایک دن ایک واقعہ ہوا کہ سیر کے
دوران دو ہندو راہ میں آئے انہوں نے بسوا گاؤں کے کسی محمد علی نام کے بندے سے ملنا تھا

جسے عام لوگ پورے نام کی جگہ صرف محمد ہی کہتے تھے۔ ان ہندوؤں نے مولوی صاحبؒ سے پوچھا کہ محمد کا گھر کدھر ہے یہ سنتے ہی مولوی صاحبؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی فرمانے لگے۔

”محمد ﷺ کا گھر تو مدینے میں ہے، ادھر کدھر ڈھونڈ رہے ہو“

اُن ہندوؤں پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گئے۔

استغنیٰ کا واقعہ

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ سکول میں بچوں کو پڑھاتے وقت پوری توجہ انہیں دیتے تھے۔ سکول ٹائم میں کسی دوست کو ملاقات کا وقت نہ دیتے تھے۔ ایک دفعہ سکول سے چھٹی ہو چکی تھی اور آپ واپس گھر کی طرف آ رہے تھے تو سکول انسپکٹر سکول پہنچ گیا اُس نے مولوی صاحبؒ کو بلانے کے لئے ایک اُستاد کو پیچھے روانہ کیا۔ اُس نے آ کر مولوی صاحبؒ کو سکول انسپکٹر کا پیغام دیا۔ آپ نے چند اشعار میں اپنا استغنیٰ لکھ کر بھیج دیا اور پھر کبھی سکول نہیں گئے۔

وطن سے محبت

انسان جس دھرتی میں بستا ہے اس کا پیار اس کے وجود میں رچا بسا ہوتا ہے۔ مولوی صاحبؒ کا جس علاقے میں جنم ہوا وہ بیٹ کا علاقہ کہلاتا ہے۔ اپنے دوست سید روشن علی کو جو کہ بیٹ کا علاقہ چھوڑ کر مالوے چلا گیا تھا خط میں بیٹ کی صفت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ساڈا بیٹ تن پیٹ ہے نعمتاں دا تیرے مالوے کنک جوار ناہیں

.....

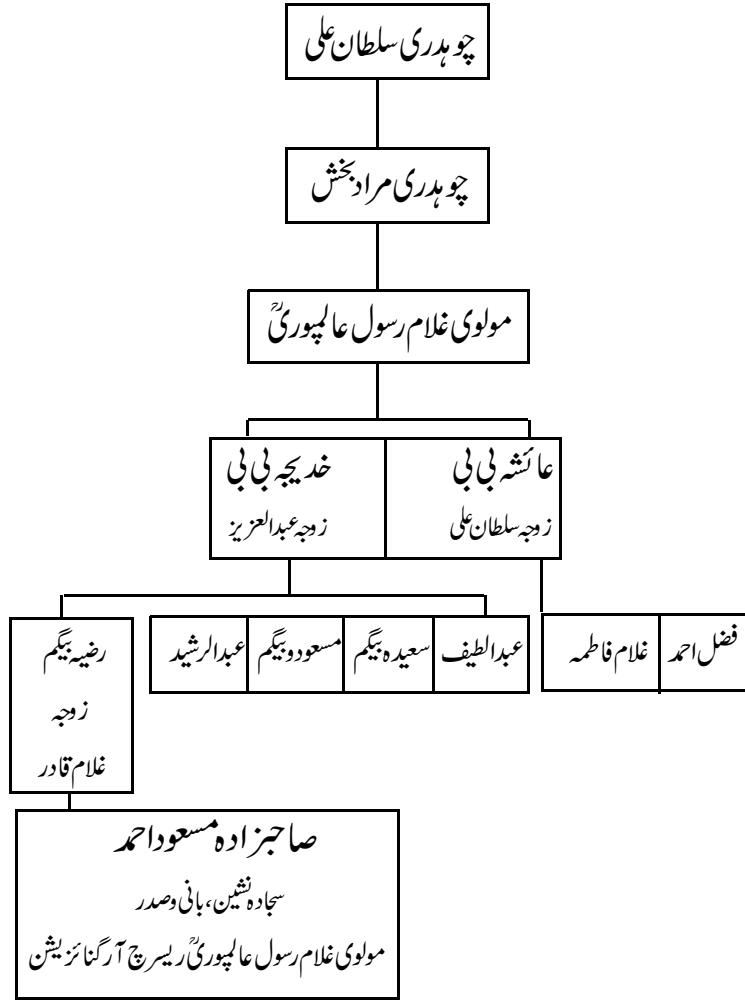
وائیں ٹھنڈیاں تازیاں جھل رہیاں ایہہ فائدہ بیٹ دیار دا اے

تحریر و تحقیق

صاحبزادہ مسعود احمد عالمپوری

شجرہ نسب

راقم الحروف بندہ صاحبزادہ مسعود احمد نے جنوبی ایشیاء کے عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کا شجرہ نسب مرتب کر دیا ہے تاکہ تحقیق دانوں اور علم و ادب کے شائقین کے لئے آسانی رہے۔ شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



منتخب کلام احسن القصص

حمد باری تعالیٰ

عشق بھنا اخلاص نہلایا رنگیا رنگ شہودی
 صدق صفا دی آب ہوائیں پلپلا وچ خوشنودی
 برگو برگ ارادت ازلی نور رچایا ہویا
 محویت دے خمر طہوروں نشہ چڑھایا ہویا
 ازل ازلی ابد آبادی حمد دوام دوامی
 وچ دربار وجوب غنا دے ایہہ سرسبز مدامی
 حمد چراغ دلاں تاریکیاں مشعل شب مجوراں
 ہر ہر ذرہ جس تھیں چمکیا وچ اقرار قصوراں
 عجز کمال خدا دے حمدوں ہر ذرہ اقراری
 دم دم لکھ لکھ لوں لوں حمدوں تھیں نہ شکر گزاری
 نور ورھے جیس عشقوں سینے حال کہاں کیہ گذرے
 گذر امکانوں وگن اشارے معذوروں وچ عذرے
 کھول اکھیں تہ حال کیا ای دیکھ ذرا کتھ آیوں
 کس گھلیوں کت کارے چلیوں تے کی پاس لیاویوں
 ناسیں شے مذکور کدائیں اندر وقت وہائے
 فیض وجود عدم تے چمکیا کھولے راز چھپائے
 بار امانت چا نہ سکے زمیں فلک بیچارے
 انس ظلوم جہول اٹھایا ہن کیوں عہدوں ہارے
 خلق امردیاں شانناں دے وچ تینوں ملی امیری

جان نہ جان آفاق تے انفس تیں وچ ہے تقدیری
 سب کجھ مالک دتا تینوں تے توں سب کجھ پایا
 جو توں اپنا آپ تے پایا دیکھ کتھوں ہتھ آیا
 جہاں شنیاں دا خواہاں ہو یوں سب تیرے وچ آئیاں
 فقر غنا تیرے وچ وسدا وچے نور صفائیاں
 اے غدار نہ ہار قراروں انت پچھوں ہتھ ملنا
 کتول چلیوں کدہر چلنا کس سنگت وچ رلنا
 ہن کس چھوڑ کدے غم رجھوں واٹ لمی توں راہی
 میٹ آھیں کت ہتھ وگا یو چا منہ ملی سیاہی
 توں پُرشان دلاور ضیغم ہو یوں آپ نتاناں
 خود نوں جان شغال کمینہ بیٹھوں چھوڑ ٹکاناں
 ظالم جاہل جے نہ ہوندوں نہ پوندوں وچکارے
 ایہہ ہے مدح مذمت ناہیں اس وچ ناز اشارے
 لازم جہل فنا نوں آیا جاں ایہہ پاویں ناہیں
 سب پرواز تیرا وچ تیرے خودیوں جاویں ناہیں
 جے تہ خطا نظر وچ دسے ضعف تیری بینائی
 آپ گُراہ پوے نابینا راہے عیب نہ کائی
 لکھ فہرست صحیفیوں ساری تیرے پاس پُچائی
 کھول نظر پڑھ جس تے کاتب صنعت قلم وگائی
 توں شیشے وچ دریا وگیں جوہر ہیں اہ کاری
 جیس وچ کل مطلوب جگت دیاں نوری لہراں جاری
 جہاں مذاق سلیم پچھان خود شیرینی قندوں

صفراياں ہر تلخی جاپے ہون خلاص نہ بندوں
 شیشہ صاف سیاہی بلیو راز نہ چمکے کائی
 چھوڑ نقاش ہزاراں نقشوں اک صورت گل لائی
 لہ اوہا جیں کجھ نہ صورت نقصوں نام نہ عیبوں
 میٹ اکھیں دل کھول دو ساعت راز کھلے کجھ غیبوں
 اثر حلول اتحاد نہ سمجھیں تے نہ کیف بیانوں
 جے پاویں حق پاویں جیونکر ہے منصوص قرآنوں
 تیں وچ انور گوہر عالی نہ کر گرد آلودہ
 چاہ ترقی چھوڑ رذالت مریں نہیں بیہودہ
 ہر دم وقت وہاندا جاندا ایہہ مُڑ ہتھ نہ آوے
 قول پکا کجھ کرلے عشقوں جو تیں نال سدہاوے
 باجھوں حال نہ قال منافع قالی دا ہتھ خالی
 ہو خالی سدواوے عالی ایہہ ہے طبع رزالی
 تے احسان کرے کوئی ذرہ دلوں جھکیں سو واری
 کل احسان تیرے سر جسدا چھوڑ نہیں تس یاری
 لا یاری پر پوری ساری جیوں ہوپوں اقراری
 جے اقراروں ہیں انکاری اہ ہے انت خواری
 داغ لگا مت جائیں اتھے مردا مرد سدائیں
 عشرت دید رہے پچھتاوا مت حسرت لیجائیں
 کریں مدد اے والی میرے دُخل ملے دربارے
 بخشیں تھاؤں نتھاویاں تائیں فضل تیرے نیں بھارے
 تیں ہوندے میں کتول جاواں ناہیں ہور ٹکانا

جے تقصیروں میں پر دامن غالب فضل ربانا
 ایہہ گرداب اندھیر غماں دا دنیا نام سداوے
 پور بھرے وچ بیڑے غرقن جے نہ بنے لاوے
 یارب میری سرگردانی میریوں گئی شماروں
 اک رحمت دا دارو تیرا روگ کٹے بیماروں
 میرے کار حوالے تیرے یا ستار غفارا
 عدل کریں میں پکڑیا جاواں فضل کریں چھٹکارا
 میں بندہ توں صاحب میرا انت تیں وڈیائیوں
 رحمت تیری بہت زیادہ بندے دی بریائیوں
 صفت تیری کیہ قدر بندے دا توں صفتاں دا والی
 آخر چارہ عجز بندے نوں تیریاں صفتاں عالی
 عقلاں دی اتھ پیش نہ جاوے جے لاون لکھ واہاں
 اتھ عاقل بے عقل تمامی رہن سبھے وچ راہاں
 عادت عقل دُراڈی وگناتے توں نیڑیوں نیڑے
 خودتھیں نیڑے عقل نہ پاوے تے نہ راز نکھیڑے
 عقل خیالوں وہم گمانوں تیریاں صفتاں عالی
 خالق مالک جان جہان دا توں عالم دا والی
 توبہ دی توفیق اسانوں دیویں پاک الہا
 در اپنے دا رکھ سواں ہر دم شاہنشاہا
 قدم نبی دے پچھے سانوں یارب راہ چلائیں
 اندر قوم نبیاں کیتا توں سرور جس تائیں

نعتِ رسولِ ربِّ العالمین محمد مصطفیٰ ﷺ

جوہرِ عرضِ وجودِ خلاقِ اصلِ اُصولِ کمالی
 اُمتِ خیرِ اُممِ داِ والیِ نامِ محمدِ عالی
 نبیِ صفیِ داِ سیدِ سرورِ تے کوثرِ داِ ساقی
 جیسِ حقِ خاصِ شفاعتِ کبریٰ ختمِ رُسلِ اتقاقی
 وچِ اشارےِ انگلِ جسِ دے شقِ قمرِ افلاکی
 خیرالناسِ عربِ داِ اُفصحِ خواصِ لبِ تریاکی
 مہرِ نبوتِ نالِ منقشِ عظمتِ وصفِ اخلاقی
 جمعِ کلمِ وچِ حرفِ زبانیِ شاہِ سوارِ بُراقی
 ثاقبِ نجمِ قمرِ تے شمسوںِ انورِ گوہرِ خاکی
 جیسِ تے پاکِ قدمِ دیِ برکتِ فخرِ کرے وچِ پاکی
 تے اُوہِ اُمتِ مذنبِ کارنِ مجلیِ رحمِ غفوری
 تے مرحومہِ اُمتِ اُسدیِ غیرِ مُجَلِّ نوری
 رحمتِ عالمِ سایہِ عالیِ قامتِ سایوںِ خالی
 خوشبوِ عرقِ بدلِ سرِ سایہِ پاکِ لعابِ زلالی
 سینہِ پاکِ منورِ نشرحِ نورِ اکھیںِ مازانغوں
 انورِ اکھیںِ مہرِ نبوتِ روشنِ نورِ چراغوں
 رحمتِ نورِ جہانِ کھلارےِ مرضاںِ دلاںِ گوائیاں
 ڈبڈبیاںِ جانڈیاںِ کڈھِ کرمِ تھیںِ بیٹیاںِ بنے لائیاں
 گمِ گیاںِ نوںِ راہِ دکھائےِ روگِ کٹےِ بیماریاں
 تاریکیِ وچِ چلڈیاںِ تائیںِ ملیاںِ شمعِ ہزاراں

منزل مقصد چھوڑ وگئیاں وچ شہے نادانی
 روشن راہ صفا دا پایا پائے دل نورانی
 واگاں ول مقصود چلایاں موڑ کوراہوں اوویں
 واہ سید ثقلین محمدؐ تر گئے عالم دونویں
 سب جہان اکو دی برکت نورونور دکمیا
 فیض منداں دا دل آئینہ فرشوں عرش چمکیا
 پاونہاریاں سب کجھ پایا منکر گئے ازائیں
 احمد باجھ نہ ہوندے پیدا جنت نار کدائیں
 بہت صلوة سلام نبیؐ تے آل سنے اصحاباں
 خاص خواص عزیزاں چاراں یار کبار احباباں
 رضوان اللہ حق تماں آکھاں لکھ لکھ واری
 رض خوارج دوہیں جہانیں لین فضیحت بھاری
 حُب نبیؐ دی آل اصحاباں ہے تاثیر ایمانوں
 منکر مل گیا لے دوزخ جاندی وار جہانوں
 یارب نال طفیل اوہناں دی بخش اساں بریائیاں
 عفو کرم دیاں وچ دریاواں ساڈیاں روہڑ کمائیاں
 نور ہدایت کریں عنایت خوف رجا وچ رکھیں
 عشقوں کریں منور سینہ روشن دل دیاں اکھیں
 ترغیبِ دل بالتزام مشہدِ عشق و بیان بلند پروازی او در
 عالمِ رضا کہ فوق مراتب است

ساقی آبِ طہور طلب دا جام مزے بھر پائیں
 دریا ذوقِ محبت والا گھٹ دلا پی جائیں

مستی چشم پیارے والی جان جگر کھا جائے
 درد منداں دے سن سن حالے ہوون درد سوائے
 غم برہوں دے خونی اشکوں نین رہن گلکاری
 جان کباب نمک پُر شوقوں دل نوں رہے خماری
 دل بے عشق نہیں دل مَولے بے خبرا وچ خوابے
 تِن بے درد دِلاں دا مٹی گنہ رلائے آبے
 عشق ینا تِن دشمن دل دا تے دل دشمن تِن دا
 ویری نال پیا وس ویری واسا خار چمن دا
 مزہ نہیں ین عشقوں دل نوں نور نہیں روشنائی
 غم برہوں دی لذت باجھوں دل نوں ذوق نہ کائی
 بے خبراں نوں خبر نہ عشقوں کر دے گُوڑ دہائیاں
 درد منداں نوں بے درداں دے درد مثال دوائیاں
 بے درداں دیاں عشرت خوشیاں لذت ناز ادائیاں
 درد منداں دے دِلیں کدائیں وچ شمار نہ آئیاں
 جھل اُولے راہ چلیندیاں عشقوں ضرباں کاری
 ہو طالب لاه دیکھ نقابوں اُسدی رمز پیاری
 عشق اندھیری جاں سر جھلے کھاون جگر ہلارے
 خودی تکبر مان غرورت جان پلک وچ مارے
 عشق کرم دا قطرہ ازلی تیں میں دے وس ناہیں
 اِکناں لہدیاں ہتھ نہ آوے اِکناں دے وچ راہیں
 کریں طلب جے صادق صدقوں تاں بھی رہے نہ ہاوا
 یاریاں وچ دشواریاں جھلدیاں رہے نہ دل پچھتاوا

اس گرداب نہ ہاتھ کدائیں گم گیاں وچ ذاتاں
 بعد دکھاں سکھ ملدے آئے دن روشن وچ راتاں
 آتش عشق دکھاں دا دوزخ جل بل ہو انگیارا
 ہو کے اگ سما وچ آتش تاں پاویں چھٹکارا
 اس دنیا دی گردن اُتے قدم دھرے لنگھ جاوے
 بحر طلب دے رُڑھیا جاندا لوکاں نظر نہ آوے
 جھال جھلے تلوار برہوں دی قدم نہ موڑ ہٹاوے
 تیغ وگے پر پیر اگاہیں زخموں خبر نہ پاوے
 اگ ورہے سر نظر نہ آوے بیٹھ اکلا رووے
 نین وگن دو نہراں وانگوں خون جگر تھیں دھووے
 قلب نچوڑے قالب توڑے دو دم وچ وچھوڑے
 دائم اُنت ملن سکھ سارے درد جھلے دن تھوڑے
 پیوے گھول پیالے زہروں مستی چڑھے سوائی
 وجے تیغ کہے بسم اللہ ایہہ محبوب لگائی
 مرہم زخم دلے دی لہے وصلوں باجھ نہ کائی
 کالیاں راتاں بہ بہ کئے اندر سوز جدائی
 رہے اداسی وچ جدائی وصل منگے سو واری
 جاں پیغام ملن دا پاوے غالب رہے خماری
 عشق چنگا پر اوکھے پینڈے مرد ہووے دکھ جھلے
 واٹ چلے دکھ پاوون ویلے چپ رہے دم ٹھلے
 باجھوں عشق حیاتی ناہیں درد غماں دی کاتی
 ایدوں بھلا ایہی لکھ واری تیغ وجے وچ چھاتی

واہ وا عشق کیائی چنگا جس وچ کل آزادی
 اس دنیا دے وچ غماں دے جھل متاں بربادی
 آعشقا ہن تیرا ویلا نوک قلم چڑھ رسناں
 پے چلیاں جگ تیریاں واراں کد توڑی چھپ و سناں
 چا طوفان قلم دا کائی رُڑھدیاں ہور رُڑھائیں
 رووندیاں دی اکھیں وچ وی بیڑیاں تار دکھائیں
 دل وچ غیر نا گزرے ہرگز جے لکھ سال گزارے
 غیراں وانگ وگے چھڈ اتھے حسناں الا برارے
 آخر آنت نہیں پھر اسدا ملدے رہن ہلارے
 تے اس حال زبان نہ محرم دل دے راز نیارے



تیزی دھار برہوں دی تیغوں گزر وگے جتھ دھاوے
 جان توان دلاں ٹٹ جاون جاں جوہر چکاوے
 عشقا چمک تیری تھیں واری جان میری لکھ واری
 واہ تیری سرداری عشقا زخم تیرے نے کاری
 توں ہیں جوہر تیغ سخن دا پر بے پراں طیوراں
 سے جاناں قربانی گیاں تیریاں وچ حضوراں
 آزاداں وچ بندی پانویں کریں خلاص اسیراں
 بیدرداں چا دردیں گھتتیں کٹیں روگ زحیراں
 میں قربان چمک دے مینوں دردوں چا لیجائیں
 غالب حال پریم نشے دا میں پر روہڑ وگائیں

کی کچھ آکھاں کی کچھ کرسیں میں حیرت وچ آیا
 روڑھیں کدی رڑھیدیاں پکڑیں تیرا بھیت نہ پایا
 نے تارو وچ تیریاں لہراں ڈب مردے لکھ تارو
 مجروحان جنگاہ برہوں دے زخم نہ پاؤن دارو
 واہ عشقا جاں ٹھاٹھ چڑھاویں ندیو ندی وگاویں
 اکناں رخت کنار پچاویں اکناں ڈوب گواویں
 پر جس نوں توں چاڑھ وگائیں اُسدا حال ورائیں
 باہوں پکڑ اڈیں لے جس نوں اُسدا سیر ہوائیں
 سیروں طیر حصول پلک وچ تیری تیز اڈاری
 مل مینوں میں بے پر طائر بال ملن اِکواری
 چھوڑ دلا ایہہ لمیاں واٹاں اس منزل سرناہیں
 بیٹھوں گھت سمند مدھاناں کر کچھ گل اگاہیں



کیہہ جاناں اس دار فنا وچ کیڈ پیاں گھل زہراں
 حال مزا جاں فاسد کر کے خون وگاؤن نہراں
 جالیاں گرد کھلار کھلویا ایہہ شیطان شکاری
 ڈاروں توڑ وچھوڑ طیوراں پھاہ گل دھرے کٹاری
 مت اے کونج نہ وچھڑ ڈاروں جھل ویلا پچھتاویں
 جس ویری دا خوف دلے نوں مت اُسدے ہتھ آویں
 جاں یوسف دیاں بھائیاں تائیں رشک دلاں وچ دھانی
 غم غصے وچ وانگ قیامت اک اک گھڑی وہانی

دفتر حرف منقش ہوئے جو تقدیر قلم دے
 تدبیراں دی مرہم لایاں مٹن نہ گھا الم دے
 زخم قلم دے تیز اثر نوں کیہڑا موٹن ہارا
 آئی کون ہٹائی لوڑے کد اس تھیں چھٹکارا
 پر جو عہد ہويا اک واری توڑن ہويا بھاری
 تورن توڑن عہد وسائے دونویں تیز کٹاری
 اوڑک عہد نبھاون لگا جھل فراق قضیہ
 سب سامان تیاری والا کردا گیا مہیا
 دیکھ دلا ایہہ دنیا ایویں موہ رنگوں تے کھسے
 مزہ چکھے سو نہ مڑ تکے چھوڑ تعلق نے
 رنگا رنگی چھوڑ رنگیلا رنگ رنگت وچ وسے
 جے غافل دل ماہر ہووے بہت رووے کم ہسے
 ہو ساقی ایہہ راہزن دنیا شکل جدھی ظلمانی
 ولاں چھلاں دے پردیاں اندر چمکے ہو نورانی
 مے رنگین رنگت دے خم تھیں ہر رنگ نال پلاوے
 لٹ سدھاوے مار گواوے تے اے سمجھ نہ آوے
 بے رنگی وچ رنگ سوہاندے تینوں نظر نہ آئے
 چھوڑ رنگاں دی یاری یارا یار جمال دکھائے
 وانگ پتنگ شمع دے شعلے کیوں جھڑ جان جلاویں
 دُوروں سیک لگن دے ویلے کیوں نہ پیر ہٹاویں
 سہہ سرتے تقدیر ازل دی پیغمبر رحمانی
 ہتھیں تور پسر نوں گھر تھیں کھڑا اندر حیرانی

بھین کہے اے ویر پیارے خبر نہیں تیں تائیں
 گرگاں نال غزال چریندے کد گھر مڑے کدائیں
 بازاں سنگ جو گئیاں کونجاں پھیر کدوں گھر آئیاں
 یوسف تینوں جان نہ دیساں نال پیاریاں بھائیاں
 کویں کٹاں میں تیرے باجھوں فرقت دے وچ راتاں
 پھیر کدوں توں ملیں اسانوں کٹ ڈراڈیاں واٹاں



جس غم دا دل فکر چروکا تے ساری غمخواری
 کیہہ جاناں اج او سے غم دی آن ڈھکی سرداری
 لے دردا ہُن جان میری یا تیری تیز کٹاری
 دھس وچ بیٹھ جگر دے رس مس تیں میں دی ہن یاری
 لہراں چھوڑ وچھوڑے والیو دو نینو کرلاؤ
 ویت رہن جگ روندیاں روندیاں جھور مرو پچھتاو
 سُن دیاں سار نبی دے دل نوں لائیاں درد ادائیاں
 وقت گئے جد خوشیاں پائیاں ہن سر سختیاں آئیاں
 تے احسان کرے جے کائی عالی درجہ پاوے
 تے جو حسد عداوت رکھے کیوں نہ دوزخ جاوے

فرود آمدنِ کاروانیانِ مصر بر سر چاہ و بر آوردنِ ازانِ یوسفؑ را و
خریداری نمودنِ از برادرانش بدر اہم معدودہ و پیش گرفتنِ راہِ مصر و

ذکرِ حکایات کہ در راہِ روی نمود و رسانیدنِ او را در مصر

اے ساقی بھر جامِ شرابوں دے مخموراں تائیں
دل وچ درد ہو یا انگیارا قطرہ گھت بجھائیں
شعلہ شوق اٹھاواں غالب جاں مستی وچ آواں
قلب جگر دے دولت خانے کر آتش دکھلاواں
بھج بھج مرن برہوں دے جالے ہو ہو بریاں سینے
جھڑے زخم دلریشاں زخمے رسن بے تسکینے
سینے لاٹ جہناں دے بلدی ہجر بجن دے داغوں
رخت جلے بے صبرے دل دا گھر دے ایس چراغوں
جاں تے عشق غلام رسولے نازک نوکاں لائیاں
شوق طلب وچ وقت وہاندے غفلت واگاں چائیاں
ہر دم یار وسیندا نیڑے کھول اکھیں گھت جھاتیں
او گنہاریاں نوں گن ملدے کردیاں نظر صفاتیں
جے وچ شوق تیرے بہ یارا کرے عدول نتارا
راز نیارا تن من سارا اک اک کرے پکارا
ہن سیار لیاؤ کائی یوسف نوں لے چلے
مصر اڈیکے مغرب زادی زخم جہدا دل سلتے
چڑھن لگوں آج دیس پرانے کرنے نوں رُوشنائی
چلیوں چھوڑ قدیمی واسا یاراں گھت جدائی

چل اڈیکاں تیریاں یوسف داغ دلاں وچ پائے
 جہاں دلاں نوں تیریاں تاہنگاں شوق ترے دکھ چائے
 دیس چھٹے پردیسیں چلیوں سفر دُراڈے آئے
 لے پینڈے دُور وطن دے تیں ول قصد لیائے
 چھوڑ وطن چل دیکھ کوہیاں پردیساں دیاں واواں
 اکنناں نوں وچ تیریاں درداں چھوڑ گیاں جن ماواں
 اُجڑیاں نوں چل وساؤ وسدیاں گھت اُجاڑا
 اُج کنعان نبی دے گھر تے ٹٹ پیا سو دھاڑا
 چھوڑ پدر تر چلیوں یوسف سن سب بھیناں بھائیاں
 گزرن لگے وقت جہاں دے تیریاں وچ جدائیاں
 وچھڑیاں نے روندیاں رہنا ملنے نوں اک واری
 وچ پردیس نوں دکھ والیاں کرنی گریہ زاری
 چل ول اُہناں جہناں سک تیری اپنا آپ جلایا
 خود ول ڈٹھا کجھ نہ پایا انت توہیں ہتھ آیا
 وچ اڈیک فراق ترے دے جگر جہاندے تپدے
 نام ترے دے نین اوہناں دے موتیاں مالاں جپدے
 وکاں کتے لے جاوے کوئی تیریاں طلب رضائیں
 قید کریں توں راضی ہوویں لکھ خوشیاں میں تائیں
 وا دردا دل بیدرداں دا واقف نہیں قدر دا
 اُٹھ تک دیکھ حسن دیاں لہراں بیدردا نامردا
 واہ وچ عشق وسیندیو یارو یار ساڈے ڈیرے
 پر ایہہ دید کرم دا قطرہ وس نہ تیرے میرے

جے یعقوبؑ کریندا قیمت مل زلیخا لیدی
دیدی جان اوہ اک دیداروں ایہہ پسند نہ پیندی
ایہہ قیمت یعقوبؑ پچھانے بھائیاں خبر نہ کائی
تے یا کجھ زلیخا جانے جان دھرے کڈھ سائی
آج جدائیاں نے سر میرے بھار چوائے بھارے
ہن کد باپ ملے مڑ مینوں جھور مراں دیدارے
پردیساں دے واسیاں دے وس پیا نتھاواں ہو کے
باپ نہ ملیا جاندی واری میں تڑ چلیا رو کے
میں راضی جاں رب نے چاہیا جو میرے سر ورتی
لکھیا ہوئی مدفن میرا وچ پرائی دھرتی

حضرت یوسفؑ اپنی ماں دی قبر تے

قبر یوسف دی مادر سندی راہ وچ ظاہر آئی
اُچھلیا دل رویا یوسف دیکھ مرا دکھ مائی
دیکھدیوں جے درد میرے نوں جھل نہ سکدی غم نوں
دل پتھر پھٹ پرزے ہووے میرے دیکھ الم نوں
دکھ میرے دے لمے پینڈے دُور دُراڈیاں واٹاں
دل پُر غم تن دُکھیں بھریا جگر بلیندیاں لاٹاں
اے مادر فرزند ترا میں جو نازاں وچ پلپیا
پردیساں دے پنڈھ دُراڈے ظلموں بدھا چلیا
میں وچ گود تری سکھ پائے دکھ پئے اج بھارے
دید پدر تھیں طالع ٹٹے وچھڑ گئے پیارے

پردیساں وچ بنھ لے چلے مینوں لوک پرانے
 ہو پردیسی میں تڑ چلیا درد جگر نوں کھائے
 اے مادر میں تریا جاندا میریاں تند مہاراں
 ناقہ دھرے قدم ول دکھیں بھری غماں دیاں بھاراں
 دیکھ مرا دکھ چھیکڑ واری میں مڑ ملنا ناہیں
 خاک قدم تیں گئی نصیبوں زار رویاں آپیں
 انہاں مکاناں تے مڑ میری پھیر نہ ہونی پھیری
 نین نہیں مڑ وسنے میرے خاک قدم پر تیری
 تربت پاک تری دی دیدن میتھیں پئی پریرے
 کیہہ جاناں ہن ہوسن میرے کس دھرتی وچ پھیرے
 واہ دردا میں چھوڑ سدھاناں توڑ اجزا صبر دے
 ایہہ گل بول شتر تھیں جھڑیا قداماں وچ قبر دے
 وائے دریغ مرے فرزندا قبروں پیا پکارا
 وا دردا اس تیرے دردوں میرا جگر دوپارہ
 ایہہ پکارا سن کے یوسف غش کھا جھڑیا تازہ
 پھیر قبر تھیں دوجی واری پیا بلند آوازہ
 نور اکھیں دل میرے دا توں فرزندا میں واری
 واہ لگے میں چا چھوڑواں سن سن گریہ زاری
 حکم الہی موڑ نہ سکدے توں میں تے جگ سارا
 پوے مصیبت بندے تائیں باجھوں صبر نہ چارہ
 ویلا صبر صبر کر بیٹا توں پنیمبر زادہ
 جو تیرے سر ورتی جاندی ازلی کل ارادہ

کٹ سرے تے بنیاں یوسف ویلا گزرن ہارا
 جے تیرا دُکھ میں سر آوے خوش ہو جھلاں سارا
 کیا کراں ہن دُکھ تساڈا مینوں ملدا ناہیں
 شکوہ رنج نہ کر فرزندا تے چھٹ جان نہ آہیں
 سر پیاں جھل لیاں جے توں دلدیاں نال رضائیں
 فضل کرم دے بحر مواجیں تر تر داغ گوائیں
 دن کائی ایہہ دنیا بیٹا اسدا گھٹ وسیرا
 آون جاون دُکھ سکھ اسدے چانن برق اندھیرا
 سن سن ایہہ پکارا قبروں یوسف صبر سمھالے
 سیس اٹھا قبر تھیں بیٹھا صبر کرے ہر حالے
 جے میں بہت گناہ کمائے توں ہیں مخشنہارا
 رحم کریں توں میرے اُتے تیں بن ناہیں چارا
 بخش مری تقصیر الہی رحم ترا ہے بھارا
 تینوں معلم حالت میری اے میرے غفارا
 ہے اوہ اک جو پاک شریکوں اُسدا عالم سارا
 سب جگ ہے پیدائش اُسدی اوہ اک سرجنہارا
 چھوٹی بڑی سبھا شے اُسدی حکم اُسے دا جاری
 اُسنوں چھوڑ جو ہوراں پوجے پاوے اُنت خواری
 میں کی شے تے میتھیں چنگے سارے اُسدے بندے
 جس نے اوہ اک جانیا ناہیں اُسدے طالع مندے

رب کرے مقصود میسر سب دے کار سوارے
تے ایہہ ظالم جاہل خاکی غیراں کرے پکارے
چھوڑ اِکا در صاحب والا در در دھکے کھاوے
جاں دیکھے ہر در دا والی اس در سیس نواوے



دے ساقی مے ساغر باقی پیوندیاں دُکھ جاوے
جذب قلوب تاثر والا ذوق جگر بھر پاوے
ورجیاں صبر نہ آوے دل نوں دلبر دے دیداروں
رخت وکے شہ جہات اُلا رے ہوش لُئے ہشیاروں
اگلی فجر ہجوم خلائق آ کیتا دربارے
گرد محل طواف کریندے یوسفؑ طلب نظارے
لکھ لکھ بندے صاحب سندے اس دنیا وچ آئے
اِک دو جے تھیں اعلیٰ دے اِک تھیں اک سوائے
جو اوہ حُسن پیارا خلتقاں یوسف تھیں دسیاوے
مالک طالب دنیا زر دا اوہ تس نظر نہ آوے
جیوں ول نظر اوہا من وسے اثر کھلے کد رازوں
کداں وچیندا جداں وسیندا اُسُنوں اصل طرازوں
مالک در پر کرے پکارا لوکو سُنپو سارے
یوسفؑ دا اک دید کراواں بدلے اک دینارے
سُن خلتقاں نے جوش اُٹھایا مینہ ورھیا دیناراں
ہر دینار دُون تے جاوَن اندر وار ہزاراں

صبح ہندی نوں در مالک دے مصریاں جوش رچائے
 لے دینار دکھا اوہ صورت دید کرن اسیں آئے
 زر قربان سنے زر داراں جے ایہہ مئل نظر دا
 ایہہ سنگریزہ مل گھر دا تے کردا مئل زر دا
 زر دتیاں جے دلبر دسے واہ وا خوش اقبالی
 جے نہ زر ات کاری آوے بھلا مڈھوں ہتھ خالی
 جے دیدار رکھے مئل آخر واہ وا قسمت عالی
 سرمایہ رُخ زردی دا زر دولت عاشق والی
 تن زریں دینار عشاقاں مالک دے دربارے
 کت لیکھے لکھ واری واریاں کارن اک دیدارے
 زر دل دا مسکوک رضا دا دارالضرب فناؤں
 قلب ایہدا جے نام اے بھی مالک جھل رضاؤں
 جے لکھ قلب اسماں زر دل دا جید ہے معذوری
 اے دیدار فروش کرم دے کر فضلوں منظوری
 قلب جہناں زر عشوں نہ خالی جداں محک ازماوے
 جے تیں در منظور نہ مالک پھیر کتھے کم آوے
 کریں قبول نہ جے توں ایہہ زر ہو نہ جھلے مولے
 زر تیرا توں زر دا مالک تیں بن کون قبولے
 چل عشقا اے او تھے لے چل جتھے یار وکائے
 دیکھدیاں دی جند سدھاوے مئل کرے رڑھ جائے
 مرداں جان کھپے وچ سائی قیمت اے اگاہیں
 جاناں جان طلب دے مئلوں مالک منے ناہیں

جان فدا بلہاری ہر شے دیداروں سو واری
 وچے دوزخ وچے جنت وچے دُنیا ساری
 وچے خوشی وچے دُشواری صحت تے بیماری
 وچے درد فراق خواری وچے آس اُدھاری



آ ساقی دکھلا چمکدا دن دو رین وچالے
 لٹ گئے لے دل دیاں رختاں نین تاثر والے
 بیٹھ عزیزاں بزم وصالے پیتے ذوق پیالے
 تے تلوین کچھی وچ حالے وچ جلال جمالے
 تے احوال بیانوں گذرے بحر نشے دے پیتے
 عشق پلائے جوش رچائے پیندیاں صبر نہ کیتے
 تے ایہہ نشہ برہوں بے بہرہ انتوں تے انجاموں
 بحر اوویں مستقی اوویں تشنہ دُور آراموں
 پیوندیاں دل رچے ناہیں جے پیوں سے ندیاں
 ترہایاں دو لبیاں پکارن تیک ہزاراں صدیاں
 آعشقا ہن ویلا تیرا تیریاں نت اڈیکاں
 عیب بھرے بیدرداں وانگوں چھوڑ نہ لاویں لیکاں
 وچ دربار تیرے جند جائے جھل بلے اگ سینے
 بھکھ بھکھ لاٹ کرے رُوشنائی وچ پردیس زمینے
 گھاٹیاں عشق اُکھیڑے پینڈے راہ پون اتھ سوری
 ہون حضوریاں پوندیاں پوریاں چلدیاں چال تنوری

پر دیاں دے وچ وسدیاں رمزاں ول لے جان جدائیں
 میں قربان نہ چشم جھمکاں روز قیامت تائیں
 ویلا آج قریب ہو یائی عشق بشارت گھلی
 ہتھوں گیاں دلاں پُر درداں لگی ملن تسلی
 طور عظام صدور جہاناں قلب کلیم جہاندے
 اَرْنَسِي اَنْظُرْدے وچ نشیاں مودونین تہاں دے



بازغہ نام وے اک عورت سرور مصر نواجی
 عادیاں دی وچ قوم اُسیدی سرداری تے شاہی
 پہلی عمر کنواری رعنا سرو چمن دا پورا
 زُہد لُٹے تے صبر لٹاوے اس دا ناز نہورا
 نور رُخوں لشکار دنداں تھیں لین اُدھار سیارے
 قوس قزح دو ابرو اگے کھاوے جھول ہلارے
 زلفاں ناگ سیاہاں ظالم ماندریاں کٹ کھاون
 جنگاہیں میدان برہوندے کار کمند لیاون
 مشاطہ سو منتر پڑھ کے زلفاں نوں ہتھ پاوے
 اچے ڈرے مت انگلیاں نوں ظلم کرے کٹ کھاوے
 اوہ خوش رنگ رنگت وچ رنگی اس تھیں بہت اگاہاں
 جیس تک پہنچ سکن کر شوخی و صافاں دیاں واہاں
 پیا پکارا گرد نواجی ہر جا شہر گرائیں
 لے اموال و ہاجن چلی بازغہ یوسف تائیں

یوسف دے اوہ آن مقابل آپے اُنت کھلوی
 پتھیاں دے پر سڑدے اگے تے اوسنوں کد ڈھوی
 وچ مقام ادب کھلیاری دلبر دی خوش روی
 جے خود حسن نہ کرے سیاست ورجیاں رُکے نہ کوئی
 بازغہ نے کڈھ پردے وچوں جاں دو نین وگائے
 اِکو وار نگاہ پئی پھر ہتھوں ہوش گوائے
 اُٹھ پچھے توں کی کجھ ایہی تینوں کس بنایا
 رگاں پیاں تن ہڈیاں اُتے ایہہ کن رنگ چٹھایا
 کس نے سازی صورت تیری سوئی حد بیانوں
 ہیں پیدائش خاک زمینوں یا کاشے اسمانوں
 سن یوسف لا غوطہ جاندا وحدت دے دریاں
 اوہا اک جہدا میں بندہ کہندا بازغہ تائیں
 صانع پاک بناون والا میرا حسن دلارا
 جسدی صنع قلم تھیں قطرہ سورج دا انگیارا
 اے بی بی میں جسدا بندہ اوسے دا جگ سارا
 میں اک نقش کروڑیں نقشوں تے اوہ سر جہارا
 میں بیچارا تے جگ سارا گن دا کل پسارا
 اوہ فی الذات غنی ہر شے تھیں اس بن ہر بیچارا
 ہر ہر وقت چمکدا ہر جا قدرت دا چکارا
 نور اکھیں تھیں مات کریندا حکمت دا لشکارا
 جہاں اکھیں تھیں نظر وگا پو ایہہ ملیاں نابینے
 جہاں اکھیں وچ معنی چمکے اوہ نوری آسینے

ایہہ ناچشم نظاریاں لائق جسدی دھیری کالی
 ایہہ خود فانی فانی دیکھے دیکھ رہے متوالی
 صورت بہت اکاہر معنی بہت ملے جاں تکیں
 جاں لگ ملے اشارت ناہیں توں کجھ سمجھ نہ سکیں
 صورت دیکھ نظر دھر معنی راز اسے وچ سارا
 تے معنی بن صورت تیں پر ہون نہیں آشکارا
 چلدی وا نہ گھت کلاوے رہن دوویں ہتھ خالی
 کس دے شوق بھریں دم ٹھنڈے جان کدھے غم گالی
 متاں پیاسی جھاک دو بونداں وگدا بحر اگاہیں
 جھڑ قطرہ رل خاک نہ رہسی بحر کتے سر ناہیں
 نابیناویں جے جھک آیوں ظاہر دے دربارے
 وائے تیرے پر جے نا پاویں باطن دے چمکارے
 بعض رنگاں پر مرمر جاویں بعض تکیں وٹ کھاویں
 بعض منے تے بعضیوں منکر منصف کوں سداویں
 میٹ اکھیں ایہہ ظاہر والیاں گذر گیاں انصافوں
 باطن والیاں کھول اکھیں نوں ملے نجات خلافتوں
 چھوڑ مینوں لہج صاحب میرا اوبا صاحب تیرا
 تیرا میرا دم دا لیکھا کائی روز وسیرا
 میں محتاج کھڑا در جسدے دتس بوند جمالوں
 اک قطرے ول دیکھ نہ رُجھیں اوگت جاویں حالوں
 جے توں چاہیں غموں آزادی آس ملے درگاہوں
 جے توں چاہیں ہر دم خوشیاں بھل نہیں اس راہوں

جے توں چاہیں میں سَکھ پاواں چھڈ دے دنیا ساری
 جے توں چاہیں فخر ہزاراں چاہ خودیوں بیزاری
 جے توں یار پیارے خاطر ہر شے تھیں چھٹ جاویں
 جو چاہیں توں سو کجھ پاویں تھاؤں کھتھا مڑ پاویں
 جو چاہیں سو ملے اتھائیں ایہہ در چھوڑ نہ جائیں
 جے ایہہ چھوڑ چلیں کد کدھرے خیر ملے تڈھ تائیں
 پلپیں جدھے وچ ناز احسانوں اُس تھیں خبر نہ پاویں
 جے خود وانگ ملے کا صورت دیکھ جھڑیں غش کھاویں
 پھر مڑ دیکھ جو سبھ کجھ اُسدا نا کجھ تیرا میرا
 کتول نسبت کریں پکاریں تیرا حُسن گھنیرا
 ابرو طاق کھچے پُرکاروں تینوں نظری آئے
 ایہہ پُرکار وگی کس طرفوں کیوں ایہہ راز نہ پائے
 تے جس نہروں پانی ملیا گل تازہ رُخساراں
 اُسدے فضل کرم دی لہروں پلدے باغ ہزاراں
 نال مثالاں گلاں سنیاں رکھدیاں فرق وڈیرا
 تے اوہ پاک مثالاں کولوں اُسدا شان اُچیرا
 اوہ ہن ڈھونڈ جو تیں ہتھ آوے جس وجود وجودوں
 غفلت چھوڑ اچے ہے ویلا خوب لہے ناخوبوں
 پرپشہ دا قدر نہ رکھدی فانی دنیا ساری
 عشق جنہاں دل دیں وہا جے جنس گئے لے بھاری
 اوہا ہادی راہ دلاں دا فضل جنہاں تے یاری
 نال اشارت سمجھ گیاں دی واہ واہ بر خورداری

سُن تقریراں نازک معنی زن اکھیں کھل گئیاں
 ترہائی وچ دریا شربت ڈب مراداں لئیاں
 لہ لیا میں اصل پیارا چھوڑ ہوس دی بازی
 اصل حقیقت میں ہتھ آئی پھڈی طلب مجازی
 نُور ندی وچ نہائی دھوئی حسنے دی ونجاری
 جان فدا اس زن دے قدموں جو ہو مرد سدھاری
 واہ مردو مرجاؤ ڈب ڈب زناں گئیاں ودھ اگے
 ناموری دیاں پگاں تائیں کیوں آج داغ نہ لگے
 قدم پچھے اس زن دے مردا جے توں قدم اٹھاویں
 یار ملے تے مقصد پاویں کدی نہ اوگت جاویں
 در بیانِ نسبِ زلیخا و دیدنِ اوجہِ حالِ نومِ جمالِ یوسفی را بہفتم

سا لگی از عمر خود و از خود رفتن بجز مشاہدہ
 گھت وچ جام طلب دے ساقی دوگھٹ شوق شرابوں
 سیل فنا وچ رُہڑیا جاواں چھٹے جان غذاہوں
 تے ایہہ جام دکھاندا بھریا لبوں نہ لاہاں مولے
 لکھ لکھ خوشی غلام رسولے جے محبوب قبولے
 وا دردا سر کُوکاں کردی رات فراقاں والی
 آ یارا میں وچ اڈیکاں جاں تے سُر ت سمھالی
 ہستی سوز برہوں دیاں لاٹاں مشکل بھلدیاں جانان
 تن من ساڑ شمع تے آخر لاٹ چھڈے پروانہ

جل جل جان قلم دیاں نوکاں پرزے ہون زباناں
 حرف لکھن یا کہن کدائیں نال کلام بیاناں
 اک دختر اس نام زلیخا پُر انوار صفائی
 حوراں اُسدیاں خدمتگاراں پریاں چیز نہ کائی
 کالی رین جھلکدے تارے وانگوں زخم عشاقاں
 برگ گلاں پُر عرق تریلوں وانگ متھے مشتاقاں
 نور بحر وچ غوطے کھاندے مارن جوش ہلاراں
 چھن چھن نور ورھے وچ سینے ہر شب زندہ داراں
 خار وچے وچ دل دیاں اکھیں رڑکن غم دیاں نوکاں
 تن زندہ دل مُردیاں داخل خبر نہ کائی لوکاں
 پر وچ طلب مراد حقیقت تن مُردہ دل زندہ
 واہ وا عشق جتھے جھل وگدا جمع ضداں کر دندا
 آج قلم تقدیر ازل دی دین لگی کی جھڑکاں
 کن اگھاڑ جدھر ول دیکھاں پون دکھاں دیاں بڑکاں
 اج ارادہ رج رج روواں وگ درداں دی وائے
 رس رس وچ دل دے دردا روون دے دن آئے
 رڑکے زخم نہ سوون دیوے کد ایہہ درد سوکھالی
 نین وگن دو ساون جھڑیاں تر ہو گئی نہالی
 اے میرے محبوب پیارے اے مقصود دلاں دے
 مینوں روڑھ وگاؤن والے تیرے زخم نہ جاندے
 کہیہ جاناں توں کتھوں آئیوں کتول قصد اٹھایا
 راہ جانڈے ول گھت کمانوں میں پر تیر چلایا

جے میں تیں وچ فرق نہیں تے کہہ ہے درد جدائی
 جے توں ہوو تے میں شے کائی آخر راز کیائی
 یا میں عشق تیرے دے زخموں قطرہ ہاں اک خونی
 یا توں ظاہر تے میں مظہر حالوں گوناگونی
 توں کجھ چیز سبھاں تھیں سوہنی تیری مثل نہ کائی
 میرے وہم گمان قیاسوں دور تیری وڈیائی
 نام تیرا جے معلم ہووے ورد کراں دن راتیں
 وچ محراباں تیریاں دوہاں پڑھاں دعا صلواتیں
 کوں کہاں وچ نین میرے دے گذراکھیں تک حالے
 پیر دھریں وچ میریاں اکھیں ڈراں پون مت چھالے
 بھکھ لونڈے وچ میریاں اکھیں نین جلن وچ بھاہیں
 پیر رنگیلے نازک تلیاں ایہہ جھل سکدیاں ناہیں
 بخش میری بے ادبی جو میں نقش تیرا دل دھریا
 ایہہ پُرخار مقام نہ اُسدا سوز اَلم تھیں بھریا
 کیوں مڑ خبر نہ لیو میری دھر چنگیاڑی ککھیں
 میں دیدار تیرا رج دیکھاں مل ملے جے لکھیں
 ول چھل یاد نہ مینوں کائی دل سادہ کہہہ جاناں
 عشق تیرے دا بھار قیامت میں پر کرے دھگاناں
 رین نہ مکے نین نہ سکے چین نہ ڈھکے نیڑے
 غمدیاں آہیں گھٹ دیاں ناہیں کیتیاں غمدے جھیرے

پردیاں دے وچ ایہہ رنگِ خونی رہن نہ مول دبائے
 پردے جان رنگے اس رنگوں پھیر نہ چھین چھپائے



عشقوں تیر وجے جتھے کاری رہے نہ زخم لکایا
 تدبیراں دے پردے اندر ایہہ دکھ کدی نہ آیا
 عشق ایہا وچ لکھاں آتش بھکھ بھکھ لاٹاں مارے
 عشق لکایاں لکدا ناہیں آخر جوش کھلارے
 وچے وچ دل لانبو لاوے دھواں نہیں دکھلاوے
 جے اوہ دھواں نہیں دکھلاوے لاٹ کدی چھٹ جاوے
 برہوں ویل لگی وچ دلدے اشکوں پانی پایا
 ایہہ ودھ سر چڑھ گئی درختیں حال سبھا دس آیا
 میں بے کیف ڈٹھا اوہ دلبر کوں کہاں کیفیت
 مت کو وہم کرے اوہ ناہیں جاہل ہے بدنیت
 جے اوہ کائن نہیں مکون صورت نازاں والی
 آخر کوں سمائے برزخ عالم وچ مثالی
 میں ہاں محض عدم اوہ ہستی اوہ باقی میں فانی
 میں معقول خفی وچ ثانی اوہ محسوس عیانی
 اوہ مشہود مشاہد آپے میں ناہیں شے کائی
 میں مقید ہاں اعتباری مطلق اوہ صفائی
 وچ قواء بدن دے رکھدا وہم سپہ سالاری
 جتول وہم دھرے رخ اُتول وگے طبیعت ساری

گُورِا نقش خیال ترے وچ وہم ترے گھڑ دھریا
توں ہن اس انہوئے نقشوں درد بھنا دل بھریا
جس شے تے توں عاشق ہوئیوں اوہ ناہیں بن تیرے
خارج وچ وجود نہ اُسدا بھادیں لہہ پچھیرے
وہمی نقش مجسم نوں توں کر کر مشق پکایا
جھوٹھا نقش دماغے دھریا کاہوں کوہ بنایا
دامن عقل سدا پھڑ جھبڈے وہم اڈیسی آپے
جاں لگ عقل نہ کرے دلالت تینوں کجھ نہ جاپے
اوہ بے مثل اجیہا سورج پردیاں تھیں اگ جھاڑے
عقل وہم جے اڈن اوہدے ول دوہاندے پر ساڑے

دیدن زلیخا بار دوم جمال یوسفی را در خواب و از خود رفتن و
درد یوانگی اُفتادن و پدرزنجیر در پالیش کردہ در حجرہ انداختن

بھر ساقی دے دوجی واری تیز نشے دا کاسہ
خودی تکبر مان گماناں رہے جہنم واسا
سودائیاں دی حیرتمندی اگے تھیں ودھ جاوے
کرے علاج تے پوے قضیہ دل ویتچے غم کھاوے
جسدن دا وچ خوابے دسیوں مینوں نیند نہ آئی
جسدن دا توں چھوڑ سدھالیوں مینوں سرت نہ کائی
میں راتاں وچ کلی بہہ بہہ پیش دھرے غم تیرے
میں جاگاں تے طالع سٹے واہ وا طالع میرے

طالع کولوں میں اچ راتیں منگاں نیند اُدھاری
 جے اوہ جاگے تاں میں سوواں میٹ اکھیں اِکواری
 اے ول دار کمنداں والیا محبوبا میں واری
 تیرے ناز کرشمایاں اُتے میں قربان بیچاری
 جیون جوگیا جو کجھ ہوگیا سن لے درد کہانی
 جے نا موئی میں مرجانی توں مت خام پچھانی
 وچ فراق تیرے دُکھ کئے جان غماں وچ ڈالی
 جسدن دا توں پُٹ سدھاپوں میں نہ سُرَت سمھالی
 جسدن دا توں میرے اُتے غمزبوں وار چلایا
 مینوں صبر آرام تسلی خوابے نظر نہ آیا
 جسدن دا میں تینوں ڈٹھا اپنا آپ بھلایا
 جسدن دا میں تینوں پایا خود نوں روہڑ وگایا
 جسدن دا میں تینوں لبھیا ہور سبھا سٹ پایا
 جسدن دا میں تینوں پوجیا پوجا دا ول آیا
 جسدن دی توں میرے دل تے واہی ناز کٹاری
 خون جگر دا آب دِلے دا رہیا اکھیں تھیں جاری
 میں وچ درد تیرے دے رسمس ہور نہ درد پچھاتا
 مرن چنگا کر لکھ لکھ واری اس جیون تھیں جاتا
 سچ کلام صباحوں صادق صاف گہر دی آبوں
 روشن نوروں شیریں شہدوں خوشبو ناک گلابوں
 وسیں زمینے یا آسمانے چند ہوویں یا تارا
 یا توں سورج یا توں بجلی یا توں کجھ نیارا

سُن اُسے ایہہ گریہ زاری انت ایہا فرمایا
 میں ہاں خاکی آدم زادہ شوق ترے اتھ آیا
 جیوں توں میریاں درداں اندر رو رو کریں دُہائی
 ادویں میں بھی شوق ترے دے سر پر آفت چائی
 جے توں عاشق میرے اُتے میں کد عشقوں خالی
 ایہا دام مرے گل گجھی تیریاں زلفاں والی
 جے تیرا وِچ شوق مرے دے دردیں وقت وہایا
 آخر میں وِچ شوق ترے دے ہاں وِچ درد سوایا
 جاں میں نال ترے خود پہلے دل تھیں سچیاں لائیاں
 میریاں لائیاں تیں ول آئیاں تُوں لائیاں میں پائیاں
 جے میں تیں ول نہ رُخ کردا توں کد میں ول جھکدی
 جے میں تیرا حال نا چکھدا توں دردیں مر مکدی
 یاد رکھیں مت میرے باجھوں ہورس نوں گل لائیں
 عشقوں ہرگز ہل نہ جائیں ثابت قدم ٹکائیں
 ایہہ امانت عشق اَساڈا پورا پار نبھائیں
 سٹ وچکار نہ ہاریں قولوں جاویں متاں ازائیں
 جے لائیاں توں توڑ نہ جائیں جیوں کیوں چائیں چائیں
 تے عشقے نوں لیک نہ لائیں داغ لگے تے تائیں
 جے وِچ عشق وگن سر تیغاں اتول نظر نہ پائیں
 اوکھیاں گھاٹیاں مُشکل پنیڈے دیکھ نہ قدم ہٹائیں
 میں تیرا توں میری ہو کے تن من خاک رلائیں
 تے غیراں دل جھات نہ پائیں غیروں جان چھڑائیں

جے میں چھوڑ جھکیں ول غیراں میں نہ ملاں کدائیں
تے جاں تینوں میں نہ ملیا تیرا واس بلائیں
اکدم دور نہیں میں تیتھیں توں بھی دور نہ جائیں
ہاں میں دل تھیں تیرے نیڑے پُوریاں کریں وفائیں
تے میں عہدوں کدی نہ ہاراں توں بھی ہاریں ناہیں
جے توں ہاریں خار کھلاریں خود اپنے وچ راہیں
باجھ میرے کوئی لہیں ناہیں لہہ پواں گا تینوں
میں بھی یاد رکھاں گا تینوں یاد رکھیں توں مینوں
رکھ پچھان اساڈی صورت بنھ نقشہ وچ دلدے
یاریاں والے سخت کشالے یار نہ سوکھے ملدے



اک ول پیا کھلاون لگی پیچ گیاں سو گنڈھیں
وگدا پانی روکن لگی اُچھل گیا چڑھ کنڈھیں
بے مقصد میں مقصد منگدی جان ولوں ہتھ دھوئے
شاید نین میرے دکھ بھنے اُجے نہیں رج روئے
اے وچ خواب لٹیندیا یارا رات براتے آویں
وقت نزول ترا شب پچھلی جاں جلوہ فرماویں
بے پرواہ نظر دی رمزوں سینوں دل لے جاویں
جاں توں پکی یاری لاویں اگ بلدی وچ پاویں
چا پردہ جے گھات وگاویں پتھر نوں اگ لاویں
تے ہر برگوں لاٹ چھوڑاویں لکھ لکھ طور جلاویں

اُٹھ صبا لہجہ اس دلبر دا کدھرے تھاؤں ٹکاناں
 جسدا عشق میرے پر کردا دل ول زور دھگاناں
 برہوں بال غماں دا لانبو اگ لگاپو خانے
 میں وچے توں باہر بیٹھوں دھر وچ تیر کمانے
 جلاں وچے جے باہر جاواں تاں توں مار گواویں
 ادبا قول ترا سو ایویں کیوں توں رحم نہ کھاویں
 تھاؤں تیرے دے پتے نشانی پچھ نہ لئے زبانون
 تاں میں جا طواف کریندی سچے صدق ایمانون
 توں خوشیاں وچ بیٹھا ہوسیں چھوڑ مینوں وچ غمدے
 میں گھائل دے سینے اندر رڑکن گھا اَلْم دے
 زندیاں دے وچ واسا میرا مُردیاں وچ شماروں
 اج بیزار پرایاں سکلیاں میری گریہ زاروں
 واہ وا درد اہناندا جہاں وچے عشق کٹاری
 جہاں دلاں وچ درد نہ ہوون مرن بھلا لکھ واری
 عہد پکا کر دل تھیں ہونیاں دو اکھیاں اقراری
 آب سکن سوگند آساہاں توبہ لکھ لکھ واری
 گرم آہاں نے سینے اندر بہ سوگنداں چائیاں
 تن من کراں جلا سواہیں اندر سوز جدائیاں
 عشقا چل صبر گھر نیڑے منزل اجے دُراڈی
 پانی چھڑک کرم دا اِکدم جل دی جان آساڈی

ہُن ساقی بس کریں شرابوں دے اک جام گلابوں
 ملے آرام خمار عذابوں مستان حال خرابوں
 کھول اکھیں دم کائی پھر مُڑ دیکھ لون جگ وسدا
 گڈریا درد حساب کتابوں یار ملے ہن ہسدا
 نہیں مجال ملے جے دلبر آن ہئے گھر آپے
 پر عاشق جاں خاک نہ ہووے وصلوں قدر نہ جاپے
 انت مجازوں بعد حقیقت ڈھونڈدیاں ہتھ آوے
 شاید گذر خطاؤں دلبر عیاں نوں گل لاوے
 جے لکھ وقت وصال دُرڈا پاس اُمید دکھاوے
 جے اُمید نہ پاوے عاشق تڑف تڑف مر جاوے
 میں سُنیاں درمان دُکھاں دا آس سُنکھاں دی دھرنی
 کھڑا کلیم پُکارے اَرنی طُور نہیں سٹ بَرنی
 اُچھل وگیں غلام رُولا تھاؤں نہ قدم ہلایاں
 محبوباں دے راز سوہاندے وچ کلام پرایاں
 عشق کھڑا دربار تیرے تے دیہ اُسُنوں وڈیائیاں
 رنگ برنگیں وسدیاں رسدیاں جسدیاں رمزاں پائیاں
 واہ عشقا توں کیا اچنبا کدی زنجیر پواویں
 لُٹ لیجاویں عقل کدائیں موڑ کدی دے جاویں
 کدی کدی سُنکھ وسدیاں تائیں عُمَر گھنیں ویرانی
 اُجڑیاں مُڑ پھیر وساریں کار تری حیرانی
 کدی کدائیں ہسدیاں تائیں عُمراں روناں پاویں
 کدی کدائیں روندیاں تائیں کر شفقت گل لاویں

واہ شمشیر کدی وچ دلدے ڈونگھے زخم لگاویں
رتوں وہندے گھاہ کدائیں مرہم لا مٹاویں
گردابے گھت کشتی ڈوبیں ڈبیاں بنے لاویں
پھیر کدی ہڑھ موڑ لیاویں بنیوں روہڑ لیجاویں



ایس سہاگوں خوب رنڈیا مرگ بھلی لکھ واری
نا میں نال ویاہتیاں رلدی نہ میں رہی کواری
واٹاں جھاک برہوندے پینڈے چڑھی سلاندے بیڑے
سو حصہ ودھ اگے نالوں پئے دکھاں دے جھیرے
دل زنجی تے جگر دو پارہ دوجا دیس پرایا
تے عنخوار نہ واہرو کائی حاکم ظالم آیا
کیا کراں ہن کدھر جاواں تھاؤں نہ ریہا ٹکانا
میرے وانگ نہیں آج کوئی عاجز حال نتانا
واہ قسمت میں کی گجھ منگیا آخر کی گجھ پایا
خالی رہی مرادوں روندی دکھ دوناں ہتھ آیا
فضل کرم تھیں باراں منگدی پئے پلے تن کانے
تئے زخم لگے تن میرے غم دکھ درد پُرانے
تئے مینوں تیغاں وگیاں تئے کاری پیاں
بے وس ہوئی آس نہ کوئی سیاں وچھڑ گیاں
تئے مینوں خواہاں آیاں تئے سختیاں پائیاں
مدت روئی قیدی ہوئی ڈھوئی ول ایذاں

تتے دُکھ پچے سر میرے تتے مشکل بھارے
 میں روناں دُکھ کنے نہ سُنناں وگنے زخم فوارے
 تتے ساتھی سان رلائے تتے روہڑ وگائے
 دل دُکھیارا چگر دو پارہ نین فراق جلائے
 تتے میرے دُھر دے ویری تتے بنے وسیلے
 تن بالن من بلدا لانبو نین رتوں رنگیلے
 تتے سل وچے دل میرے تتے وچے کاری
 طمع نکاری آس اُدھاری برہوں درد کٹاری
 تتے حرف طمع دے آہے تتے نکتیوں خالی
 میں خالی ہتھ میرا خالی خالی سَفرِاں جالی
 سر میرا داناؤں خالی تے میں درداں والی
 ایویں درد میرے دیاں بیتاں اوہ بھی نقطیوں خالی



سُفنے دے وچ کر پکیایاں کپے قول پکائے
 غیر وُلوں مگھ موڑ بندی دا خود تھیں جوڑ جُڑائے
 دیکھ لواں ہُن کوں گزاریں نال اَساں دن کائی
 کن تیرے ہُن میریاں چنچاں یا گُجھ سوز جُدائی
 میں اَن تھکت نہ رونوں ہُناں تے ایہہ درد نہ گھٹناں
 جسنے نال میرے رو کٹناں کی کھٹناں کی وٹناں
 میں مَرنّاں پر روندی روندی تیں روناں بہ قبرے
 قبروں نہر وگانڈے رہنے نین میرے بے صبرے

کھلن گے گل خاک مری تھیں غمدیاں کنڈیاں والے
 شرماؤن گے داغ برہوں تھیں باغاں دے گل لالے
 گل گل دے سر بلبل روندی دیکھے گا جگ سارا
 ہر ہر بلبل دی ہر آہوں راز کھلے گا بھارا
 تے اوہ راز دلاں وچ بہ بہ کر سی درد پکارا
 سینے تھیں مجروح دلاندے وگ سی خون فوارا
 گرد غبار جگت وچ چھایا میروں حال ملاوں
 وچ افلاک اٹھتالی شکلاں روندیاں میرے حالوں
 توں بھی روتے میں بھی روواں رونا پیا ہتھیرا
 پتھر ورہن تری ہر آہوں سٹ سہے سر میرا
 لے ہن بیٹھ شفق وچ رو رو خون اکھیں تھیں دم دم
 منصب عشق پیچے جے تینوں سہے سرتے دکھ جم جم



آپیں کر دیاں جل بل جاناں پئے عمر دے پھاہے
 واہ وا وچ برہوں دا اُلٹا مول گیا سن لاہے
 کر کر یاد وگتا ویلا جھور دیاں مر جاناں
 پیناں خون تے سوناں دکھیں زہر غماں دا کھاناں
 ایہہ جوانی چمکاں والی رووندیاں گھل جانی
 اُچھل وگے اکھیں تھیں میرے نیل ندی دا پانی
 اُگھڑ بول نہ سکاں ظاہر ہجر غماں دیاں گلاں
 ایہہ وچھوڑا سخت قیامت کوں سرے پر جھلاں

اکھیں دوویں روندیاں رہسن سینہ جلد ابلدا
 جگر تڑندا شوق اُچھلدا تن گلدا من گھلدا
 کالیاں راتاں پُر پُر تارے لمیاں گہاں ہزاراں
 گھر بیگانے دیس پرائے رو رو کویں گزاراں
 واس پیا میں نال پرایاں رہن جو دردوں خالی
 کویں جراں بہہ دل وچ آہیں کد ایہہ درد سکھالی
 جس محبوب پیارے ولوں مینوں نت اڈیکاں
 اُسدے شوق طلب نے لائیاں درد مندی دیاں لیکاں
 یار مینوں تُوں سُننے اندر کہتیاں لیکاں لائیاں
 قول قرار کریں خود پکے کسدے ہتھ پھڑائیاں
 نا ہُن ظاہر نظری آویں نا سُننے دسیاویں
 نا ایہہ دل دی اگ بچھاویں نا دیدار کراویں
 مہر کماویں دید کراویں خوابے روپ دکھاویں
 توں کتھے کد ملسیں ظاہر سچ پتا دس جاویں
 میں مر چکی مرنوں گزری رچے ہڈیں غم تیرے
 جیوں جیوں روز وہاندے ہجروں وگدے نین ودھیرے
 تیری خاطر لے پینڈے چھوڑ وٹن میں آئی
 اوبا اچے قضیہ اوویں ہجر فراق جدائی
 مل مینوں دُکھ دیکھ کدائیں کیا کیا سرتے ورتی
 کویں رُلاں وچ غم دے فرشیں وچ پرائی دھرتی
 لے خیراں جگ ویتے مینوں درداں نے سر چائے
 میں دُکھاں وچ گھائل ہوئی ایہہ توہیں دُکھ لائے

میں جلدی وچ لاٹ برہوندی چھڑک لقاؤں پانی
 عشق ترے دا بھار بھلیرا میں ہو رہی نتانی
 میریاں ٹون بھرائیاں اکھیں تینوں نظر نہ آئیاں
 عمراں ویت گیاں وچ درداں صبر مہاراں چائیاں
 مل مینوں توں ظاہر ظاہر نا رہ وچ حجابے
 جے منظور نہیں ایہہ تینوں جھات دکھا وچ خوابے
 تے سوگند ہزاراں واری تینوں ماہ جینا
 وچ وچھوڑے ناز نہورے ساڑ نہ میرا سینہ
 حُسن ترے دیاں شوخیاں وسیاں تن من دیوچ میرے
 میں تھیں نہیں سمہالیاں گیاں تے میں ہوئی بیرے
 یار ملے دُکھ کٹیا جاوے خوشی ودھے غم مُکے
 نہر سرشک دو اکھیں وچوں مہر کریں اَج سَکے
 رووندیاں میں گھائل ہوئی کویں قرار نہ آوے
 تے اوہ شعلہ درد فراقوں چمکے جان جلاوے
 کرو غلام رُسل دعائیں وید ملے بیماراں
 تے بیماریاں کٹ گواوے یار ملاوے یاراں
 ہُن تجویزاں تے تدیراں واہ لا چکلیاں سبھے
 فضل منگو جو فضل بغیروں دلبر مشکل لبھے
 جاں طوفان کرم دا وگے روہڑ کھڑے دُکھ سارے
 نا اُمیدیاں تے غم ہاوے بیڑیاں پور نگھارے

درذ کر خریدن زلیخا یوسفؑ را پرورش کردن در ناز و نعم و رسیدن
یوسفؑ بجوانی و طلب وصل کردن زلیخا و اعراض فرمودن آنحضرت

جسوں یار و کیندا لیجے قیمت ہو وں پلے
اُسدے جیڈ نہ طالع والا اُسدے کرم سولے
اَنڈٹھیاں دا شوق جہاں نوں اَنملیاں یاری
ایتھے دل دیاں دل نوں ضرباں و جدیاں بے وں کاری
جے محبوب خوشی وچ و سے عاشق دا دل ہسے
جے معشوق غماں وچ دھسے عاشق دا دل گھسے
جاں دل جھک ات جائے پنچے منزل مقصد پاوے
ایہہ مقام دُر اڈا جاں جاں خام اَجے دِسیاوے
اوہ اک داغ وچھوڑے والا میرے چوگ بتھیرا
بے صبری دی ایہہ کیا آفت پاوے گھمن گھیرا
جیوں جیوں کرے ملامت دل نوں لا لا ساریاں واہیں
اُسدا قدم دُکھاں دی طرفے ودھدا گیا اگاہیں
سُرخ گُلاں تے بلبل روندی کر دی کھڑی سیاپے
ایہہ سر مار کہے ہتھ دوویں نچ جنیندے ماپے
ملے مثال سخن دیاں دنداں دیکھ چنے دیاں کلیاں
دیکھ شقائق دے رُخسارے دل وچ لاٹاں بلیاں
گل لالے دی خُونی صورت کھل پئی وچ سینے
سینوں داغ برہوں گل سینے جھاڑے نقش گکینے

عشق اُجاڑے گھت پواڑے وسدیاں رہن نہ دیوے
 وسوں اُجاڑ نظر وچ وسے عشق جہاں دل لیوے
 آبادی جا کرے اُجاڑیں گُو کے درد پہاڑیں
 ایہہ آبادی عاشق والی خوش ہو وسے اُجاڑیں
 عشق وطن وچ مجنوں تائیں رہن دینا جے وسدا
 وچ پہاڑیں پر بت غاریں کیوں اوہ جا جا دھسدا
 شہر وکیں میں جنگل لبھاں ستے مل وکاویں
 سائی جان جہان نہ قیمت ارزاں اچے دساویں
 لکھ لکھ شکر امانت تیری جاں میں دُھر اپڑائی
 زمیں فلک پھٹ پرزے ہوون جے دُکھ سہن جدائی
 میں وچ آس تری دی ہر دم نین دھرے سر انیاں
 آخر تینوں معلم ہوسی جو میرے سر بنیاں
 یوسف وچ دتا جاں مالک لے قیمت خوش ہويا
 پھر یوسف دا قدر کھلا سو مڑ ڈٹھاتے رویا
 پہلے اس دیاں اکھیں اندر یوسف قدر نہ جاپے
 وچ دتا سو ظاہر ہويا پچھتایا پھر آپے
 یوسف دے ول گھت نظارہ ڈگیا ہوش گوائی
 اول قدر ترا میں یوسف مول نہ پایا کائی
 جے جاناں ایہہ صورت تیری مل نہ کراں کدائیں
 زمیں فلک جے قیمت اندر ملدے میرے تائیں
 شوق ترے ہُن روواں تڑپھاں مینوں صبر نہ آوے
 کیوں میں زردا طالب ہويا عقل مری ڈب جاوے

کس نوں چھوڑ کدے ول رُجھا ظالم نفس کمینہ
کس تھیں وار گیوں اے ظالم سو ٹکڑے کر سینہ



اَج جوانی ہتھ بضاعت کر لے سودا کائی
تے دل لئیں وہاج پیارے سستا کہے لوکائی
اس سودے وچ نفع وڈیرا لے لے بھل نہ جائیں
اج بندی کر چھڈ کسے نوں گھاٹا نہیں کدائیں
اُس حُسنے ول دیکھ نہ بھلیں نظر نہ کریں اُچیری
چھلیا حُسن ڈٹھا میں اکھیں چھل مُد کرے نہ پھیری
عمر جوانی نہر وگیندی حُسن ندی دیاں لہراں
گندری ٹھاٹھ گئی مُد آئی کد وچ چھلیاں شہراں
دن کائی جگ کوئل واسا دیکھدیاں چھل جاناں
حُسن جوانی نوں وچ دُنیا تھوڑے روز ٹکاناں
واہ اکھیں دیاں رمزاں غمزے ایہہ بھی نے دن کائی
بہ گوشے کر سونیاں گلاں رہے دریغ نہ رائی
عمر جوانی نین گمانی ایہہ دن چار زمانہ
ایہہ قالب جاں گئی جوانی رہسی ماتم خانہ
تن بلوریں رُخ نورانی تے انور پیشانی
جاں سر جھل پئے ویرانی رہسی ہتھ حیرانی
اُلفت دا دم بھر لے کائی جاں لگ ہے سمیاناں
تے ہُن حال آساں پچھ دیکھن غفلت چہاں جواناں

زخمِ دلے وچ عشق ترے دا کدی آرام نہ آوے
 آہ بھراں جے دل دے درووں جان مری جل جاوے
 جان مری دی خبر نہ مینوں جان محبت تیری
 ایہا جان میرے وچ تن دے عقل ایہائی میری
 سب کجھ عشق ایہائی تیرا میں وچ کجھ نہ میرا
 تیرے شوق محبت والے پایا گھٹمن گھیرا
 تُوہیں میرے لُوں لُوں اندر کیتا آپ وسیرا
 توہیں اندر توہیں باہر دل میرا گھر تیرا
 سوہنیا وے میں تیرے دردیں بن واسی بن روئی
 ہو بیراگن میں در آئی اے نہ ملدی ڈھوئی
 میں تے دکھ پئے نوں روندی توں کیوں روون لگا
 منصب میرا تُوں مل بیٹھا ایہہ کی ہوون لگا
 میں قربان نہ کر تُوں زاری تے نہ رو کدائیں
 اکھیں روندنا دیکھ نہ سکاں ہرگز تیرے تائیں
 دکھ میرے میں دکھاں والی دیکھ دکھاں دل رونا
 توں نہ رو وچ میریاں دکھاں ایہہ دکھ جھل نہ ہونا
 بھار میرا سر میرے دھریو اے مجُوب پیارے
 نین ترے وچ میریاں درداں ہون نہ اشکوں بھارے
 شعلہ درد میریدا بے وس دل تھیں ظاہر آیا
 حیف ایہی جو چشم تری نوں آبے غرق کرایا
 دل میرے دی آتش سندی ایہہ خاصیت بھاری
 جتول دلدیاں لاٹاں وگیاں آب دیکھایا جاری

تے وچ آب اکھیں دے تیرے اس تھیں حکمت ڈاہڈی
 جیوں جیوں نین ترے دو وگدے جلدی جان اساڈی
 ایہہ اکھیں دا پانی تیرا میں دل لانبو لاوے
 ایہہ پانی نہ اگ بچھاوے لائیں بالن پاوے
 یا حضرت ایہہ تیرا روناں مینوں بھلا نہ بھاوے
 پونجھ اکھیں مت میرے دل نوں تیرا درد جلاوے
 اک اک قطرہ اشک ترے دا جگر پوے چنگیاڑی
 آتش بالے تن من جالے رکھے واس اُجاڑی
 تیریاں آیاں میں سر آون میریاں بھی سر میرے
 تُوں دُکھاں تھیں خالی چنگا مینوں دُکھ تھیرے
 فال وچار ڈھی دُکھ خوشیاں سانجھے میں تیں والے
 آئے دُکھ بندی دے حصے خوشیاں تہدھ حوالے
 میں اس ونڈ عدالت ولوں راضی ہاں سو واری
 کیوں ایہہ ونڈ پسند نہ تینوں کردوں گریہ زاری
 میں روواں رو مر مر جاواں دل تے جان جلاواں
 اشک دگاواں عقل صبر نوں دُونگھے وہن رڑھاواں
 دیکھ تماشا بنے بیٹھا اے محبوب پیارے
 مینوں تیرا نیر ڈباوے درداں دے وچکارے
 میں ازمودہ کار دُکھاں دی دُکھیں روونہاری
 روون دے توں میرے تائیں توں نہ رو میں واری
 جے توں دیکھ میرا دُکھ رویوں محبوبا ہٹ جائیں
 دُکھ میرے جگ رسدے رہنے وسدی دُنیا تائیں

لمیاں شاخاں درد میرے دیاں تیں ول کیوں جھک چلیاں
 رُڑھیاں جانڈیاں میریاں اکھیں درد ترے وچ جلیاں
 سوہنیاں لگدیاں ہسدیاں رسدیاں تیریاں اکھیاں دوویں
 میں کد ونڈ دتے دُکھ تینوں توں کس دردوں روویں
 ہوئی ونڈ عدالت والی اجے نہ راضی ہوویں
 ونڈ مری وچ کریں تَصُّرف نا وچ عدل کھلوویں
 میں روواں دل ڈردا میرا سُن سُن تیریاں آپہں
 میرے اُپر عشق کسے دا خیر گزارے ناہیں
 ہُن کیا دیکھ لوواں سر میرے تیرا عشق لیاوے
 جان میری تے دیکھاں کائی کیا مصیبت پاوے
 نار مجازی وچ سڑ مرناں مینوں سہل دساوے
 پر وچ لاٹ برہوں دی سڑناں مشکل نظری آوے
 سڑ مرنے تھیں جے دُکھ جاندا خوش ہو میں سڑ مردی
 جیون مرن دوویں دُکھ کیتے دلبر دی بے دردی
 بے پرواہاں دے سنگ یاری لاون مشکل بھاری
 آخر لاج او سے نوں ساری میں جس تے بلہاری
 نین میرے دو پانی بھر دے عشق تیرے دے بردے
 کھڑے دوویں ہتھ پکھا جھلدے جدوں سیا پے کردے
 غم دکھ دو فراش بندی دے بستر سولاں دھر دے
 شوق طلب دو پہرے والے راکھے میرے در دے
 من پرچاون گیت سُناون آپہں وقت سحر دے
 درد میرا دل پاڑن سیون درزی میرے گھر دے

وین میرے شاگرد سداون دل دے آہن گر دے
 سینے دے صندوق میرے وچ گھڑ تلواراں دھر دے
 دیگ دماغ پکاؤن میرے سوز فراق جدائیاں
 سینے دا تنور تپاؤن دل دیاں تیز ہوائیاں
 مثل انہاندے باجھ شمارے خدمتگار ہتھیرے
 ہر دم میری خدمت اندر بخشے ہوئے تیرے
 توں مینوں ایہہ خادم دتے ہر ہر خدمت والے
 ہن کو منصب ریہا نہ خالی ہرگز باجھ وصالے
 در تعریف بستانسرای زلیخا و ذکر فرستادن یوسف را بگلشن آرائی
 آن وحیلہ انگیختن برای وصل بہ تعین فرمودن خواصان خود

در خدمتِ بابرکتِ یوسف

غنچکیاں وچ گلشن زاداں خون جگر دا پیتا
 باد صبا دم مُرشد والے غنچے تھیں گل کیتا
 میوے روندے تے گل ہسدے وچ اس باغ ہزاراں
 رنگا رنگ جناور اس وچ سو ڈاراں دیاں ڈاراں
 گلزاراں وچ بلبُل بولے گل نوں بولیاں کردی
 میں روواں توں کھل کھل ہسیں واہ تیری بے دردی
 تے گل حال زبانون کہندا واہ تیری نامردی
 جیہیں صدمات فنا متعاقب شوق اُہدا سر دردی
 اوہ کہندی خوش رنگی تیری تے نکھت دم بھر دی
 توں منظور نظر دلبر دا دِلوں جدھی میں بردی

ہر ہر برگ ترا آئینہ صنعت صیقل گردی
 جلوہ دیکھ سجن دا جس تھیں میں دل تاب نہ دھردی
 اودہ کہندا توں وصلوں روویں قید فراقوں ڈردی
 ہو آزاد مقید نقشوں ٹٹے بند صور دی
 وچ گلاں دے بلبل رجھی تے سرواں وچ ٹُمری
 شمشاداں پر کونل گُوکے نار وناں پر ٹُمری
 وچ عراقاں چکن کبوتر مور پھرن دیوارے
 منگے مینہ بنیہا بولے ہڈ ہڈ لین ہلارے
 زیرک مُرغ لکدا شاخوں حق حق بھرے گواہی
 موسیقار اندر موسیقی پڑھدا حمد الہی
 قنفس نار برہوندا جلیا دیندا خبر فراقوں
 وقت نوای حجاز رہاوے لُدا صبر عشاقوں
 بوسلیک صفاہاں کوچک ہور بزرگ عراقوں
 زنگیوں کر راست نغمہ پڑھے حُسنی طاقوں
 ارحم ارحم مُرغ سنہری پڑھدا صدق یقینوں
 ملی نوید قبول دمام اُسنوں مُرغ آمینوں
 چیللاں چھوڑ گیاں گھر و سِدے ڈردیاں کال کلینوں
 بوم کلون انداز فسادی بھلا دُنیا دینوں
 تے باخہ وچ آب چو فیروے حق حق کرے سویرے
 نہراں وچ مُرغابی بولے کھائیاں وچ وٹیرے
 گھگی وچ وظیفے رُجھی لٹ کھادا گھر کاواں
 باز عقاب وگے چھٹ جتول پُت نہ سانجھے ماواں

تے شارک دے پیر رنگیلے کرم نکھٹی سوئی
 تے گل گل دے رنگاں اُتے بلبل بھی بہ روئی
 خوش آواز جناور کُوکن وچ گلستاں زارے
 تے محرم اسرار دِلاں نوں ملدے راز اشارے
 واہ وا باغ جدھے وچ وسدے گئے بہشت کنارے
 تے وچ وگدیاں چارے نہراں طرف جُداول چارے
 تازہ روئیوں وچ بہشتاں ایہہ گلشن وڑبھـنـدا
 تے شاعر اس باغے وڑیا نکلنوں اڑبھـنـدا



میں بے درد جن تھیں لائیاں اُس نے روٹھ گوائیاں
 توں بھی کر لے دوڑ کدائیاں میریاں روٹھ جدائیاں
 یار مرے وچ گھر دے رہندا اے میرا دکھ اوویں
 ملیا وید تے وہندیاں دردوں اوویں اکھیاں دوویں
 میرا رات دنے ورتارا نال اُسیدے سارا
 میں بھی اوہ تے اوہ بھی اوہو پر اوہ اے نیارا
 میرا باجھ اوہدے دیداروں ساعت نہیں گزارا
 اے فراق جدائی اوویں دیکھ تعجب بھارا
 اوہ ظاہر وچ ہر ہر مظہر گھر اُسدا چکارا
 اے اندھیر مرے وچ اکھیں دیکھ برہوندا کارا
 میں اُس تھیں اوہ میتھیں نیڑے دوری اے تھیری
 دکھ سکھ تھیں میں گذر سدھاری اے اوہدے دکھ گھیری

جے میں کہاں بجن نے لٹی جھڑک ادب دی کھاواں
 خود نوں کہاں کہاں کی ہو کے کسوں چور بناواں
 اول آخر ظاہر باطن آپے سب کجھ جانے
 جان بنے انجان اساں تھیں کار کرے من بھانے
 خانہ عکس بجن دا بنیاں دل رنگین آئینہ
 تے کھلڑ ہے ہڈیں بھریا بیدرداں دا سینہ
 باجھ ترے میں درداں لٹی پاس کہدے دکھ پھولاں
 دل تھیں سن میں تیرے اگے درد دلیدا کھولاں
 نت محبوب رہے گھر میرے نہیں نصیب وصالوں
 کیا کراں بیچاری ہوئی آں وچ فراق وبالوں
 عرض کراں ہتھ بنھ ہزاراں دل تے نہیں لیاوے
 اُچی نظر نہ کرے کدائیں میں ول جھات نہ پاوے
 بوٹا مہندی دا گھر لاواں اکھیں نہر وگاواں
 چشمہ خون جگر تے دل دا رو اُسدے مُڈھ پاواں
 بوٹا ودھے پھلے اس آبولں برگیں رنگ سماوے
 رگڑاں گھولاں کھڑاں بجن ول اوہ نا پیریں لاوے
 اس تھیں پرے کیائی مشکل میں قسمت نے ماری
 یاری بھاری جالتھاری یاد کرے بیزاری
 دل میرے نے آفت چائی میری جان کھپائی
 تے دلبر نے وچ جدائی میری گرد اڈائی
 لاواں اگ جلاواں خانہ جلاں وچے جی چاہے
 پھیر کہاں ایہہ داغ نہ جاوے بُرے برہوندے پھاہے

خاک لوں سر پاواں راتیں روواں وچ جدائی
 عشق اسانوں گنڈیاں پائیاں وانگ مچی ترفائی
 خونی چشمے چشم مری دے دیکھ شفق رت روئی
 تے آتش سُن میریاں آہیں جل جل کولا ہوئی
 پر اُس بے پرواہ سخن نوں اثر نا میرے دردوں
 نا تاثیر مری آہ گرموں ترس نہیں دم سردوں



آ دردا وگ پردیاں وچوں پا وچ دیس دُہائیاں
 اَن سُنیاں نوں چا سناؤ سوز فراق جدائیاں
 گوشے تھیں کڈھ لاٹ برہوندی دیس اُلبنے لاؤ
 بے خبراں نوں خبر پچاؤ آؤ روگ ونڈاؤ
 مے رسوائی دا سٹ شیشہ مجلس دے وچکارے
 دے خوشتر رقیباں تائیں آن رن وچ ڈارے
 جاں ایہہ مستی جوش کھلارے ورلے رہن کنارے
 تے ایہہ تلخی لبوں نہ جاوے ویت رہن جگ سارے
 پھاہی مکر صیاد کھلاری باز پھسے اکواری
 باز پھسے یا پھسے نہ مولے خود پھس مے شکاری
 بھکھدی اگ لگائیاں پھوکاں تپ دل گھلے کسیدا
 اے کسے کجھ سیک نہ پوہتا جلیا رخت اسیدا
 ہوری نوں اس لٹن کارن مکروں دھاڑ چڑھائی
 ہوری دا اے گیا نہ کائی اسدا رہیا نہ رائی



ساقی بھر دو جام وصالوں بخش غلام رُولے
 جاوے جان مقابل اکھیں خبر نہ پاوے مَولے
 پھڑی وگے تن پُرزے ہووے مستی چڑھے سوائی
 نُون آلود رہے تن گھائل جاپے حال نہ رائی
 جان کندن وچ آخر دم دے دیوے یار دکھائی
 تاں اوہ نزع نہ جاپے دنوں شوق لقاؤں کائی
 ڈونگھے راز نہ کھلن والے جسم ہون ہویدا
 نویاں رمزاں تازے غمزے دیکھ رہے دل شیدا
 پردہ چا اُگھاڑ پلک بھر چشم کرشمیاں والی
 پُ پُ لالی لبے سوائی رین زلف دی کالی
 عشق ہتھیرا آتش بھاری جان جلاون کارن
 طعنے ہور ودھے ایہہ غمدا بالن پاون کارن
 اوہ کیہہ جان سار دکھاں دی جہاں ڈٹھے دکھ ناہیں
 تے وچ سینے زخم نہ کھادے برہوں دے جنگاہیں
 کی معلم بیدرداں تائیں درد منداں دیاں آہیں
 منزل عشق دُراڈی جانن جاں تڑفن پے راہیں
 گذرن حال زبانی سوکھا پر جے وارد ہووے
 دیکھ لوواں اوہ مائی جائی جو سر جھل کھلووے
 چڑھ چندا کر روشن خانہ ہوون دُور اندھیرے
 وچ اڈیکاں راہے تگن شوق جہاں نوں تیرے



چل وچ قید دلا کٹ دیکھاں چھٹن مکر جہاناں
تے اُمید دلیوچ ہر دم وصلوں بندیواناں
کثرت چھوڑ قدم دھر وحدت اپنا آپ نہ جاپے
تے اوہ وصل دلیدا مقصد ملے دلے نوں آپے
وچ ریاضت بندیخانے قید نہ پویں جداہیں
ایہہ کدورت دل تھیں تیرے ہرگز جاوے ناہیں
ساعت دُکھ عُمر دیاں خوشیاں طلب کرے ہتھ آوے
اتھ سوالی حاضر آیا خالی کدی نہ جاوے
ملے مُراد اُٹھن دُکھ سارے پوے تسلی پوری
دوری دُور حضوری نیڑے عرض کھلے منظوری
تازی واگ اُلاں پیارے چل مطلب گھر نیڑے
یاد نہ رہن بھلن وچ دم دے دُکھ درداں دے جھیرے
مُر چل یار دُراڈا وگیوں بھیت نہ سمجھے جاوَن
محبوباں نوں بندیخانے یار ہتھیں چا پاوَن
قید پیاں جے ملے پیارا واہ واہ بندیخانہ
بندیواناں تھیں چا وارو جے بے قید زمانہ
ہر ہر دے میں عشقوں یارا جھلے دُکھ ہتھیرے
میں ڈریا ہن عشق اوبا ای آن لگا دل تیرے



دے ساقی اک جام دُکھاندا گھٹ بھراں گم جاواں
بیخود ہو رہاں دم کائی آخر مقصد پاواں

یار نہ دسے صبر نہ آوے گھر بھریا سو دردوں
 رُخ زردوں پُر خون دو چشماں لاٹ بے دم سردوں
 جے اک وصل نہ ملدا مینوں خوش رہندی دیداروں
 ہُن دیدار نہ نظری آوے گذریاں صبر قراروں
 یار ہتھوں چھڈ آپ وگتی میں ناشکری جھلی
 بے عقلی دی قہر اندھیری سر میرے پر جھٹلی
 کیا کراں ہُن وں نہ رہیا بے درداں ہتھ آیا
 زخم اُتے ایہہ دوجا کاری طالع زخم لگایا
 گھر خالی لا لانبو پھوکاں لاواں اگ محلیں
 کسوں طعن ایہا میں آپے راہیں پئی کولیں
 بعد وصال فراق نہ معلم کیڈک آفت بھاری
 لمنوں اگے جے دُکھ جھلے ایڈ نہ اوہ دشواری
 میں بے عقل مراں کس تھاویں تھاؤں نہ جھلے کائی
 اس دُنیا وچ میں بیچاری غم کھاون نوں آئی
 جاں تے جمی میں وچ دنیا سَکھ نہ ڈھیاں گھڑیاں
 درد دُکھاں پر چڑھدے آئے غماں وسائیاں جھڑیاں
 بے صبراں نوں وصل نہ حاصل صبروں مقصد حاصل
 میں سُنیاں کر صبر ہزاراں عاشق ہوئے واصل
 جوش نہ گھلے آہ نہ چھٹے اُکھڑ قدم نہ جائے
 عاشق تے اندھیری جھلے ذرا نہ جنبش کھائے
 صبر بنا دُکھ جاوے ناہیں صبر دُکھاندا دارو
 صبر بنا وچ مشکل ویلے ہور نہ کائی واہرو

جو سر آپ نہیں جھل گزری اُسُنوں خبر نہ کائی
 اوہ دل جانے جیں پر گزرے اندر عشق جدائی
 عاشق دے دل صبر اوہیا جیوں پانی وچ جالی
 پا ہتھیرا ڈھلدا جاسی نظر پویسی خالی
 عشق صبر وچ ویر پُرانا مڈھوں بغض لڑائی
 عشق جتھے اُتھ صبر بیچارہ دخل نہ رکھدا کائی
 عشق ستمگر تیج فولادی صبر سمن دی ڈالی
 انت کداں تک انہاں لڑائی قہر قضیاں والی
 رات پئی غم دوناں ہويا زخم جگر رس وگے
 دفتر غم دے لکھ نصیباں آن دھرے سو اگے
 زخم جگر دے نُقطے اِسدے آنسو زیراں زبراں
 آہاں مداں نعرے شداں وقف ملن وچ قبراں
 راتیں دیکھ چمکدے تارے دل دے حال دسائے
 ایویں گھاہ دلے وچ میرے درد فراقت پائے
 اوہ دلبر دیاں زلفاں وانگوں کالی رات جدائیوں
 اے محبوب ہوئی میں گھائل تیری بے پروائیوں
 گھر مینوں اج تیرے باجھوں دسدا ماتم خانہ
 شمع رُخوں اج روشن ہوئے طالع بندیواناں
 اے افسوس رہاں میں وچھڑی دیکھن لوک پرانے
 واہ دردا ایہہ درد اجیہا جیہا سہیا نہ جائے
 کھیلن ہار نہ واقف بیدل چھلیا نال کھلارو
 ہار دسی ہن بازی جاندی بخت بنایا ہارو

طفلی تھیں لا سبھ جوانی اندر غماں وہائی
 تے اے عشق چھوڑیندا ناہیں دم دم مرض ودھائی
 تے اوہ لاٹ برہوں دی سوزاں ہندی گئی سوائی
 عہد پُرانا زخم برہوں دا پکڑ گیا پکیائی
 دن دن پیر ضعیفی اندر قدم عشق دا اگے
 جیوں جیوں قوت تن تھیں جاندی اگ ودھیری لگے



ایدوں پرے کیا ای اے دل دردمندی دیاں واہاں
 حیف ایہی ول غیراں جاون وگدیاں اے نکاہاں
 مر ظالم ایہہ عشق زناں دا تے فانی دی یاری
 جاں صورت وچ ایڈک جلوے معنیاں کیڈ خمار
 جلوہ یار کرے ہر ویلے واٹ ہووے جاں پوری
 ہن وچ وصل دے دُکھ جاوے دُور رہے ہو دُوری
 اکھیں میٹ رہے یا کھولے دے یار مدامی
 تے خود اس بُتخانے وچوں نکل وگے تمامی
 پہلا سیر تمام ہو یائی جس وچ سختیاں چائیاں
 تے ایہہ منزل مقصد والی گیاں دُور جدائیاں
 ہن اتھ طالب رے ناہیں نہ منزل سر آوے
 چھوڑ کنار زمان مکاناں دیکھے جو دسیاوے
 مڑ وگ اے قلم گجھ رہندا ودھ ودھ جا نہ موے
 دعوے ایڈ پلے دم کھوٹے کد صراف قبولے



آہے یوسفؑ نوں وچ بندی ورہیاں ست وہائیاں
 قید رہیا وچ درد غماندے کنے نہ خبراں پائیاں
 اک دن یوسفؑ پاس جنابوں جبرائیل جو آیا
 بعد سلاموں یوسفؑ تائیں ایہہ پیغام سُنایا
 کہہ یوسفؑ کس بلدی اگوں ابراہیمؑ پچایا
 تینوں زندہ کڈھ کھوہے تھیں کنے مصر پچایا
 اللہ باجھ چھوڑاوے کہڑا یوسفؑ عرض سُنائی
 رب کہے پھر کیوں توں غیروں کیتی طلب رہائی
 میں ہندے توں کیوں ول ہوراں دلدی آس لگائی
 تے توں جس تھیں مدد چاہی اُسدا زور کیائی
 میرے باجھ چھوڑاوے تینوں عاجز کون لوکائی
 وچ زمین اسماناں میں بن کس دی حکم روائی
 دیکھ ہٹھاہاں یوسفؑ پیارے یوسفؑ چشم نوائی
 فرش زمیناں ستاں سندا ڈٹھا پاٹ گیا ای
 ستویں دھرتوں پٹھاں آیا نظری پتھر بھارا
 مار پروں جبرائیل فرشتہ سنگ کرے دوپارہ
 کیڑا سُرخ نکل اک سنگوں باہر ظاہر آیا
 ہرا پتا مونہہ اندر اُسدے یوسفؑ نوں دسیا
 رب کہے وچ پتھر کیڑا مینوں بھلا ناہیں
 روزی تازہ نت پچاواں خطا نہ کراں کداہیں
 تے تینوں وچ بندیخانے کیونکر دس بھلیندا
 میرے باجھ کیائی جہڑا تیرے بند چھوڑیندا

مینوں بھل گیوں کد یوسفؑ میں کہہ کویں بھلاواں
 رحم کراں میں خالق تیرا تیری قید چھوڑاواں
 توں جس کولوں مدد چاہی اوہ محتاج بیچارا
 میں بن اوہ خود اپنے دکھوں کد پاوے چھڑکارا
 ایہہ طعنہ سُن یوسفؑ رویا صبر قراروں خالی
 میں بھلا توں بخش الہی توں عالی توں والی
 میں بندہ توں مالک میرا تو ہیں بخشہارا
 فضلوں بخش نہ پکڑیں عدلے یا خالق غفارا
 مینوں ہور نہیں دروازہ باجھ ترے دربارے
 کتول جاواں تھاووں نہ کائی بخش ربا چھڑکارے
 تیرا قہر جھلن دی یا رب میں وچ طاقت ناہیں
 ہو راضی رکھ بندیخانے ہور نہ طلب کداہیں
 روندے روندے یوسفؑ تائیں صبر گیا اٹھ سارا
 بیخود ہر دم پیا پکارے فضل کریں غفارا
 جبرائیلؑ کہے اے یوسفؑ ملسی فضل اسیراں
 اللہ ارحم بخشہارا بخشیشی تقصیراں
 ختم الرسل نبیؑ فرمایا قید ہوندی پنج سالی
 جے نہ ہوندا ساتی کولوں یوسفؑ پاک سواں
 اس تھیں پچھے جاں لگ یوسفؑ رہیا قید اتھائیں
 اوہ تقصیر کلجے رڑکے نہ آرام کدائیں
 استغفار کرے نت رو رو اللہ دے دربارے
 میں بھلا توں بخش خدایا فضل تیرے نے بھارے

دل میرے اُمید کرم دی توں مالک میں بندہ
تقصیروں سے دفتر دھوے قطرہ رحمت سندا



اِکدن یوسف بندِ بخانی غماں ستایا ہویا
باہر نظر جھروکھے بیٹھا بُرقہ پایا ہویا
کرواناں دا ڈیرا اتول شام دیاروں آیا
وطنی لوک نظر وچ آئے یوسف دل اُچھلایا
دیکھ وطن دیاں لوکاں تائیں نین رُنے وچ پردے
تُرف تُرف دل گھائل ہویا وچ فراق پدر دے
یار وچھنے نین جہاندے کردے گریہ زاری
مدت گذری وچ وچھوڑے بہت کٹے دُشواری
میل اللہ توں میلنہارا ہوئے زخم پُرانے
ایہہ دو نین لہو بھر وھندے تے ہو رہے نتانے
شوق وطن دیاں تاہنگاں دنوں دیندیاں شوق ہلارے
مہجوراں دیاں جگراں اُتے درد دھرے انگیارے
یا اللہ توں ارحم اکرم توڑ زنجیر غماں دے
در تیرے بن تکیہ ناہیں اسیں بندے درماندے
محبوباں دیاں گجھیاں رماں ظاہر نظر نہ آون
زخم دیوچ رسیاں جاون گھائل کر دکھلاون



چھوڑ غلام رسول پلک بھر جوش قلم دیاں لہراں
دیکھ کویں مطلوب ڈھوڈیندے نین چھڈن رت نہراں

توڑ تعلق چھوڑ تملُّق روہڑ تکلف سارے
 بُت کرگرد ملیندے ڈھونئی دلبر دے دربارے
 واہ عشقا کر بردہ رکھیں جیں ول نظر اُلا ریں
 گلزاروں کرواویں توبہ آتش فرش سواریں
 جاپے دُکھ سُکھاں تھیں افضل صحت تھیں بیماری
 تیں وچ ایہہ خاصیت بھاری جیں وچ خوبی ساری
 واہ دردا میں عشق اُجاڑی گلیو گلی رُلائی
 درد جدھے نے خاک رلائی اُسدی اج دُہائی
 خبر کرو محبوب مرے نوں دیکھ لوے دُکھ میرا
 لائق رحم ہوواں جے عدلوں کرے کرم دا پھیرا
 بے پرواہا شاہنشاہا توں مکاں دا والی
 در ترے سب جگت سوالی تے میں سب تھیں خالی
 جے ہے عشق مرا بھلیائی جنت ہے مل تھوڑا
 جے ہے برا نہ حاجت دوزخ کافی اجر وچھوڑا
 نور پذیر سبھے جگ تیتھیں روشن چار چوپھیرا
 میں محروم قدیمی باندی زیر چراغ اندھیرا
 راہ سخن دے عشق ستمگر بیٹھا مار نکارا
 کدی ہووے جو یار پیارا فضلوں کرے نظارا
 عالی قدراں والیا شاہا دیکھ نتانیاں تائیں
 بے قدراں دیاں حالاں اُتے کریں نگاہ کدائیں
 میں انجان نواقف بیدل بھار ایہا سر چایا
 جسنے حال میرے نوں پایا پا جنبنش وچ آیا

واہ تعجب ہے اے تینوں میں پر ترس نہ آوے
 ایڈ رحیم کریم تیرا دل کوں کہاں جھل جاوے
 آج دیکھ میری ویرانی حیرت تے حیرانی
 میں وچ درد تیرے دیوانی ہتھوں گئی جوانی
 پہن کفن میں کھڑی اڈیکاں قاتل دیوچ راہاں
 میں میدان تیرے وچ حاضر ہن نا ہٹیں پچھاہاں



اگے وانگ زلیخا اوویں کر دی رہی دہائی
 دھکے کھا رہی ڈگ راہے ملی مراد نہ کائی
 مڑ گئی دل روندی آئی دل وچ غصہ آیا
 اے بُت ظالم تیرے کولوں میں کجھ نفع نہ پایا
 توں وٹا جڑ پٹا ظالم بہ گھڑیا بدکاراں
 کس پہاڑوں چک لیاندوں بُت سازاں مُرداراں
 پتھر بیڑیاں ڈوبن والا توں میرے ہتھ آیوں
 میں ناتانی دے سر غیبوں کس آفت چا لایوں
 میں بھلی کیوں پوجیا تینوں عمر گئی سڑ سڑ کے
 توں سڑدی نوں نار برہوں وچ ساڑیا خود پھڑ پھڑ کے
 مقصودوں توں آپے خالی سب تھیں آپ نکارا
 دُب مرے جو تینوں جانے مقصد دیونہارا
 سجدہ کرے جو تیرے تائیں یا تے توڑ گواوے
 غصہ خوشی نہ تیں وچ آوے فرق نہ تہدہ دساوے

تے جاں صفت نہ کوئی تیں وچ اے دشمن مُردارا
 کداں عبادت لائق ہوئیں کیا بناونہارا
 تینوں رب رہی میں کہندی عقل قیاسوں ہاری
 میں وچ جان تے تیں وچ ناہیں ایہہ نا سمجھ وچاری
 یوسف دا رب قدرت والا سچ یقینوں پایا
 جس بردے نوں تخت بہایا سر تے تاج رکھایا
 یوسف دا رب سب تھیں چنگا خلق اُپاونہارا
 توں میرا رب سب تھیں مندا کم گواونہارا
 یوسف دا رب دل دیاں جانے جان چھپاونہارا
 توں میرا رب کجھ نہ جانے مفت ستاونہارا
 یوسف دا رب حاضر ناظر آس پچاونہارا
 توں میرا رب چکے باجھوں کتے نہ جاونہارا
 یوسف دا رب سب دا مالک رحم کماونہارا
 توں میرا رب تن اپنے دی خبر نہ پاونہارا
 یوسف دا رب سُن فریاداں درد اُٹھاونہارا
 توں میرا رب گنگا بولا مغز کھپاونہارا
 یوسف دا رب پاک شریکوں اک سداونہارا
 توں میرا رب وچ پہاڑاں رمل جاونہارا
 یوسف دا رب بردیاں دے سر تاج رکھاونہارا
 توں میرا رب تاجوراں نوں خاک رُلاونہارا
 یوسف دا رب جو کجھ چاہے کر دکھلاونہارا
 توں میرا رب آپ نناناں دھکے کھاونہارا

یوسفؑ دا رب رب سبحاندا اُس بن رب نہ کائی
 توں میرا رب رب نہیں میں رب کہا پچھتائی
 کر اقرار گناہ زلیخا توبہ دے در آئی
 استغفار کرے سو واری رو رو عرض سُنائی
 عرض قبول پئی درگاہے درہیاں رحمت باراں
 چھوڑ صنم در وڈے ڈگیوں خوشیاں ملن ہزاراں
 جاں یوسفؑ مڑ سیروں آیا اٹھ زلیخا روئی
 اگے وانگ جھگی تھیں نکل رستہ مل کھلوائی
 نعرہ مار پکاریا جاں اس ڈٹھی عظمت شاہی
 سُبْحَانَ اللہ پاک خدا دی واہ وا بے پرواہی
 لے پیغام ہوا سدھاوے حکم کرے رب عالی
 یوسفؑ دے وچ کن پچاوے گُوک زلیخا والی
 حاضر کرو پکارن والی یوسفؑ نے فرمایا
 آن زلیخا نیڑے ڈھکی کر کر سوز سوایا
 ہو جا کھڑا نہ جائیں یوسفؑ گل میری جاہ سُنکے
 دیہہ انصاف نتاریں دُھوں خالص پانی پُن کے
 یوسفؑ جداں بڑھی ول ڈٹھا وچ پچھان نہ آئی
 تے اوہ گھوڑا پھڑے لگاموں رورو کرے دُہائی
 یوسفؑ جاتا ایہہ ناتانی حاجتمند بیچاری
 تڑ چلیا کہہ خادم تائیں اسدی کریو کاری
 جبرائیل خدا دے حکموں اسماناں تھیں آیا
 اللہ وٹوں یوسفؑ تائیں آن سلام سُنایا

ہو جا کھڑا نہ جائیں یوسف اللہ نے فرمایا
 فریادی دا اپنے کنیں سُن لے دُکھ جو پایا
 سُن یوسف لہہ گھوڑیوں آیا ڈردا خوف الہوں
 طرف زلیخا ہو متوجہ سُن چکھے بھر آہوں
 کون کوئی توں کتھوں آئی حاجت تُوڈھ کیائی
 کہہ بڑھی کی دُکھ ترے سر توں کیا تختی پائی
 گل سُنی بیہوشی آئی تداں زلیخا تائیں
 ہوش پئی بھر آہ پکارے یوسف بھٹل نہ جائیں
 نیناں والیا دُکھیں پالیا میریا بے پرواہا
 اکھیں کھول نظر کر میں ول دیس مصر دیا شاہا
 مصر تراتے سب جگ تیرا میں بھی تیری باندی
 لکھ افسوس قدیمی باندی اج کیوں بھلدی باندی
 اج پچھان نہ سکدوں مینوں ہوئی نظر اُچیری
 وائے دریغ رہیوں بے خبرا جان گئی کھپ میری
 درد تیرے نے پُرزے کر کر میری خاک اڈائی
 شوق تیرے وچ عمر وہائی تے توں خبر نہ پائی
 کون ہوواں میں کون سداواں کون نہیں میں کائی
 میں خود کون نہیں کی دساں خود تھیں اج پرائی
 کون کوئی توں چکھیں مینوں میں بلہاری جاواں
 کون کوئی میں ہو کے تینوں اپنا حال سُنواواں
 کون کوئی میں دساں تینوں سُن میری بیجالی
 نویں لباس ترے تن یوسف میں نت پاون والی

شربت شہد عقیق پیالے گھول پلاون والی
 کنگھی واہ تری وچ زلفاں لعل جڑاون والی
 سختی نرمی عشق ترے دی سرتے چاون والی
 کیا کہاں مونہہ زیب نہ دیندا قید کراون والی
 طفلی تھیں لا پیری تائیں صدق نبھاون والی
 قول قرار برہوں دے تیرے پال دکھاون والی
 مال خزانے نام تیرے تھیں چا لٹاون والی
 ہو انھی وچ راہ ترے دے گلی پاون والی
 دیکھ پچھان لویں توں شاید دل درداں وچ جلیا
 دردیں جلیا دکھیں پلپا تیل فراقیں تلیا
 سُن یوسف بھراکھیں رویا ایہہ اوہ مغرب زادی
 جیس جیہا وچ مصر نہ کائی اندر قدر آبادی
 ایہہ اوہ بی بی مصرے سندی جسدیاں عالیشاناں
 سلطاناں پر حکم چلاندى جمی گھر سلطاناں
 یوسف چکھے دس زلیخا کدھر گئی جوانی
 کہے زلیخا عشق ترے تھیں کر چھڈی قربانی
 یوسف چکھے دس زلیخا حُسن کتھے اج تیرا
 کہے زلیخا ہجر رُٹھایا ہتھ نہ پہتا میرا
 یوسف چکھے دس زلیخا زلفاں کدھر گیاں
 کہے زلیخا تیرے دردیں کھس زمیں جھڑ پیاں
 یوسف چکھے دس زلیخا دنداں سلک کتھائیں
 کہے زلیخا کھس کھس ٹٹے کردیاں وصل دعائیں

یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کتھے لب دی لالی
 کہے زلیخاؑ جال سدھائی لاٹ فراتقاں والی
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا اکھیں کدھر گیاں
 کہے زلیخاؑ فرق ترے نے واہ چھڑیاں کڈھ لیاں
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کتھے اوہ وڈیاں
 کہے زلیخاؑ وچھڑیوں توں مینوں یاد نہ آیاں
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا گئی کتھے بینائی
 کہے زلیخاؑ دوہری ہو ہو لہدی پھراں گوائی
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کتھے تیریاں شاناں
 کہے زلیخاؑ اوہ دن گذرے بدلیا ہو زمانہ
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا اج کتھے اوہ شاہی
 کہے زلیخاؑ تیں ہتھ آئی رب دی بے پرواہی
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کتھے حشمت بھاری
 کہے زلیخاؑ چار دھاڑے اوہ بھی گذر سدھاری
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کیوں بلدا سر تیرا
 کہے زلیخاؑ جنبش دیندا تیرا عشق لئیرا
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا نین تیرے کیوں روندے
 کہے زلیخاؑ میرے رخ تھیں گرد دکھاندی دھوندے
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کتھے مال خزانے
 کہے زلیخاؑ نام تیرا لے کھادے لٹ جہانے
 یوسفؑ چُکھے دس زلیخا کتھ امارت عالی
 کہے زلیخاؑ خاک رُلیندی اج امارت والی

یوسفؑ پُکھے دس زلیخا دولت کتول ڈالی
 کہے زلیخا بے دولت دے دیکھ دوویں ہتھ خالی
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا جُڑے کتھ نیارے
 کہے زلیخا تیرے باجھوں بھرے دُکھاں تھیں سارے
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا کتھے زیور سارے
 کہے زلیخا نام ترے تھیں وارواری وارے
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا کتھے تیریاں سیاں
 کہے زلیخا جاں غم لئی چھوڑ گھراں نوں گیاں
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا اج کتھے سرداری
 کہے زلیخا درد ترے نے لٹ کھڑی اوہ ساری
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا ایہہ کیا گریہ زاری
 کہے زلیخا عشق ترے دی ایہہ خاصیت بھاری
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا کیونکر حال گزارے
 کہے زلیخا وچ وچھوڑے دوزخ دے وچکارے
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا کویں تیرے دم دیتے
 کہے زلیخا دم دم یوسفؑ زہر پیالے پیتے
 یوسفؑ پُکھے دس زلیخا کیونکر عُمر وہائی
 کہے زلیخا روون باجھوں گھڑی نہ گُزری کائی
 فرمایا دس کار تیرے دی کس تے ذمہ داری
 عرض کرے سب عشق تیرے تے میری کار گذاری
 فرمایا دس کون کریندا اج تیری عنخواری
 عرض کرے غم درد وچھوڑا تے ہور گریہ زاری

فرمایا دس کون پیاری تیرا درد ونداوے
 عرض کرے دُکھ وندن والی کوئی نظر نہ آوے
 فرمایا دس شربت شیریں تینوں کون پلاوے
 عرض کرے دل جگر غماں تھیں خونی جام لیاوے
 فرمایا دس دردی ہو کے کون سُنے دُکھ تیرا
 عرض کرے دُکھ سُندا میرا تیرا عشق لٹیرا
 فرمایا دس اج زلیخا کتول ملدی ڈھوئی
 عرض کرے در تیرے باجھوں ہور نہیں در کوئی
 فرمایا دس اج زلیخا کس نوں کریں ندائیں
 عرض کرے دربار خدا دے میریاں سوز دُعائیں
 فرمایا دس کون زلیخا تیرا فرش وچھاوے
 عرض کرے اوہ وہم پرانا جو اج عشق سداوے
 فرمایا دس اج زلیخا نال کدھے ورتارا
 عرض کرے ورتارا میرا شوق تیرے تھیں سارا
 فرمایا دس دھووے تیریاں کون کوئی پوشاکاں
 عرض کرے بہ غمدے پن دو اکھیں نمناکاں
 فرمایا دس کویں زلیخا تیرا وقت وھاوے
 عرض کرے غم آوے تاوے پانی ہنچھ رڑھاوے
 میں یوسفؑ بیماریاں والی میریاں کرو دوائیں
 دیکھ میرے دُکھ اُچے لے روندی چھوڑ نہ جائیں
 باہوں پکڑ دلاسا دیویں جھڑک نہ دور ہٹائیں
 بحر کرم دا جاری تیرا جام وصال پلائیں

مان ٹٹی دیاں سُن لے کوکاں درد بھری دیاں چیکاں
 یوسف دیکھ کرم دی اکھیں عشق لگایاں لیکاں
 جے میں جل بل گئی جہانوں تے ہُن رہی نہ کائی
 اوہا تیرا عشق قدیمی اجے نہ گھٹیا رائی
 رچدے گئے ہڈاں وچ میرے درد قضیے تیرے
 جیوں جیوں زور تو ان بدن دے گئے ہتھوں چھٹ میرے
 دمدم آتش برہوں والی گئی ہڈاں نوں کھاندی
 جیوں جیوں تیرے وچ وچھوڑے مدت گئی وہاندی
 زوروزور شہود تیرے دیاں میں دل چمکاں پیماں
 جیوں جیوں میتھیں صفتاں میریاں فانی ہوندیاں گیاں
 جھکدیاں آیاں تیریاں تاہنگاں پیرو پیرو اگاہاں
 جیوں جیوں میں اس میں کہن تھیں ہڈی گئی پچھاہاں
 خونوں خون ہویاں رت بھنیاں اکھیں دکھیں سرٹیاں
 جیوں جیوں حُسن عقیق تیریدیاں میں دل لالیاں چڑھیاں
 چھٹدے گئے لوازم میرے دمدم وچ جدائی
 جیوں جیوں ڈھک تیرے دل آئی تیوں تیوں شوق جلائی
 توہیں اندر توہیں باہر چمکیوں عالم سارے
 جیوں جیوں ٹٹ اضافت میتھیں رُہڑ گئے سب پیارے
 مست الست جنہاندیاں اکھیں عہد نہ جنہاں بھلائے
 جے اکوار تلن دُکھ میرا رہن سرشک نہہلائے
 میں یوسف اوہ ملاں والی مغرب دی شہزادی
 دیکھ اکھیں اج عشق تیرے نے کیڈ گھتی بربادی

سُن یوسفؑ بھر ہنچوں اکھیں رورو کے فرماوے
منگ زلیخا جو اج حاجت اللہ کرم کماوے
کہے زلیخا عرض کراں میں جے ہووے منظوری
جے توں پکا قول نہ کرسیں رکھاں صبر صبوری
جے توں عرض قبولیں ناہیں کراں نہ عرض ضروری
دور ہوئی میں وچ مہجوری سڑ مرساں وچ دُوری
یوسف نے فرمایا رورو چھوڑ اندیشے سارے
کی خزانیاں رحمت ناہیں اللہ دے دربارے
جو منگیں سو دیونہارا پوریاں کرسی آساں
تدوں زلیخا دل وچ جاتا لگیاں ملن خلاصاں
عرض کرے دو اکھیں اول ملن مینوں تیں دیکھاں
منگ خدا تھیں لے دے یوسف جے میریاں وچ لیکھاں
سن یوسف دربار الہی عجزوں عرض گزاری
یا رب بخش زلیخا تائیں پھیر اکھیں اکواری
عرض پئی مقبول جنابے اکھیں اگھڑ آئیاں
کھل پیا سو نور مجابوں چمک پنیاں رُوشنائیاں
یوسف تائیں اکھیں دُٹھس جاں کھلی مینائی
رُخ پُر نور نظر وچ آیا بیہوشی وچ آئی
پائی ہوش اٹھی پھر کہندا یوسف دوجی واری
ہور مراد کیا ای دلدی آکھ سنا لے ساری
عرض کرے اوہ جوش جوانی جو تیں نظری آیا
کہہ ہُن اوہو حسن جوانی بخش جمال خدایا

ایہہ بھی یوسف عرض گزاری پئی قبول شتابی
 دیکھدیاں قد سدھا ہویا چڑھیا رنگ گلابی
 لعل بدخشاں وانگوں دکے سر انگشت عنابی
 چہرہ چندوں دون سوایا جیوں روشن مہتابی
 لہر حسن دی ٹھاٹھاں مارے پیشانی پر سارے
 کالی رین ستارے وارے زلف سیاہ دی تارے
 تہجی واری کہے زلیخا عرض رہی اک بھاری
 مونہہ لکا نہیں ہن یوسف اوہ بھی سُن لے ساری
 کر لے عقد نکاح اساتھیں ہن نہ تاب جدائی
 یوسف چپ پیغام اڈیکے کہے جواب نہ کائی
 تد نوں جبرائیل جنابوں آن سلام سُناوے
 من جویں تیں کہے زلیخا پاک اللہ فرماوے
 اُپر عرش تیرا تے اسدا عقد کیتا میں یارا
 دردوں غموں زلیخا تائیں بخش دتا چھٹکارا
 جُوں مراد رہی ایہہ منگدی تے کجھ ہتھ نہ آیا
 اج سوال اساتھیں کیتا جو منگیا سو پایا
 اس دروازے جو کوئی آوے خالی ہتھ نہ جاوے
 ارحم اکرم میں رب صاحب جو منگے سو پاوے
 جاں یوسف نے صورت ڈٹھی جوش محبت پایا
 حکمے نال خدا دے اوویں اس تھیں عقد کرایا
 یوسف اُتے جویں زلیخا سی احسان کمائے
 یوسف نے دو چنداں اس تھیں خوشیاں عیش کرائے

صحیح سلامت پالیں یوسفؑ راز کچھے دسیا
 کامل عشق زلیخا والا تاں یوسفؑ نے پایا
 صدق کماویں تے کجھ پاویں اے دل سمجھ کدائیں
 میدانوں جے نس کھلویوں تھاؤں نہیں ٹدھ تائیں
 ول ول عہد اکت ازل دے قول نبھایا لوڑے
 علموں عین اکو حق پایا غیر تعلق توڑے
 وحدت دے وچ آن سمائی چشم دے تھیں کھلی
 عشق حقانی غلبہ کیتس ہور محبت بھلی
 ملیا رب کفایت ہوئی مقصد دوہاں جہاناں
 پکڑ دلا راہ جا نہ بھلا کائی روز زمانہ

شنیدنِ اہلِ کنعانِ احسانِ یوسفِ براہلِ جہانِ ورسیدنِ برادرانِ
 یوسفِ بطلبِ غلہ در مصر وشفقت نمودنِ یوسفِ بر حالِ ایشاں و

طلبیدنِ بنیامینِ را

اے دل کھول پُرانے دفتر بھرے فراقاں والے
 درد منداں دے دلدیاں آپیں پُر پُر غم دے حالے
 جاں ہُن شاہِ مصر دا ہو یا یوسفؑ ات زمانے
 غالب قحطِ پیا جگ سارے اُٹھے صبرِ جہانے
 دن تے رات ضیافت خانے کھلے رہنِ مدامی
 پردیسی تے مفلس بھکھے کھاون لوگِ تمامی
 کرواناں جتھ ڈیرے لہندے آن اندر کنعانے
 سی یعقوبؑ نبی دا جُبرہ اندر ایت مکانے

پاس نبی دے مصروں آیاں صفت کبھی کرواناں
 وانگ عزیز مصر دے والی ہوگ نہ وچ جہاناں
 خیر کرے خیراتاں ہتھیں آپ طعام کھلاوے
 شور جہان رہے تس گردے متھے وٹ نہ پاوے
 سکھیں مُلک وسایا سارا ظلموں رسم ہٹائی
 اسیں نہ سنیاں دیس مصر دے ظلم کنندہ کائی
 رہن چور نہ ٹھگ مکاری مُلک امن وچ سارا
 دیس سھے مہمان اُسیدا صدقیوں کرن گزارا
 تقوے وچ امانت پورا ہر ہر نظری آیا
 شاہ عزیز کیائی چنگا جسدا عالی سایہ
 نیویاں اکھیں خوف الہوں دل پُر رحم کرم تھیں
 جیکو کرے زیارت اسدی چھٹے درد الم تھیں
 حُلقِ حلیم کریم طبع دا عقلِ فراست بھاری
 جے مسیکن پوے تس نظرے کچھے حالت ساری
 سُن سُن کے یعقوب پیغمبر دنگ رہے تعریفوں
 شاہ عزیز ملی ایہہ نعمت کسدے قُرب شریفوں
 ایہہ خصائل باجھ پیغمبر مشکل نظری آون
 والی مصر پیغمبر ہوسی صفتاں ایہہ فرماون
 قُط پیا کنعان ولایت بھکھی مرے لوکائی
 پیغمبر دے پُتاں قبضے ایڑ رہیا نہ کائی
 ہو کے جمع پدر دے اگے حاضر آن کھلوئے
 یا حضرت اج سُن لے عرضاں نین ہنجوں بھر روئے

کرو دعائیں عرض گزارو اللہ دے دربارے
 رزق ملے دکھ جانھ اساڈے تے دلدے غم سارے
 سُن پیغمبر نے فرمایا تاں فرزنداں تائیں
 سُنیاں بہت اناج رکھیندا ملک مصر دا سائیں
 تُو جاؤ فرزندو جھبڈے ناکیاں دی اسواری
 میرا جا سلام پچائیو آس ایہا میں بھاری
 فرزنداں نے عرض گزاری اساں بضاعت ناہیں
 سو چوداں نے درہم کھوٹے سارے پاس اساہیں
 نبی کہے کم قدر بضاعت اوہ موڑیندا ناہیں
 اس تھیں خالی مُڑ کو آیا سُنیاں نہیں کداہیں
 پھر فرزنداں عرض گزاری تے جے موڑ ہٹاوے
 پھیر علاج کیائی حضرت مقصد حاصل آوے
 فرمایا کہہ نسب سُنائیو ہاں اولاد خلیلوں
 اسرائیل نبی دے بیٹے صدق صفا دلیلوں
 مُڑ کہندے جے نسب نہ مئے پھیر کیائی چارہ
 فرمایا پھر عجز سُنائیو تے جیوں حال آوارہ
 کریو عرض وطن تھیں آئے پونجی فقر لیائے
 دھک نصیباں ات پچائے آئے نال قضائے
 آیاں تے کر رحم عزیزا دیسی رب جزائیں
 سُنیاں صفتاں کٹ مسافت پہتے تیرے تائیں
 اول جاں لگ اذن نہ ہووے وچ حضور نہ جائیو
 اذن ملے تے حاضر ہوئیو پر کجھ نہیں الائیو

وچ دربار کھڑے ہو ادبوں چُپ ریہو ہو سارے
 آپس اندر گل نہ کریو جاں ہو سو دربارے
 لانجھے کتے دھیان نہ کریو رہے نظر ول شاہے
 مَکدی گل سنائیو تھوڑی جاں اوہ پرسش چاہے
 جداں اجازت ملے مڑن دی پھیر نہ عرض الائیو
 ول سلطان نہ پشتاں کریو پچھلے پیریں آئیو
 بے ادباں مقصود نہ حاصل تے درگاہ نہ ڈھوئی
 تے منزل مقصود نہ پہتا باجھ ادب تھیں کوئی



جام کرم دیہ ساقی ہتھیں کر کر چا بکدستی
 یار پرستی دے وچ حالاں ذوق چڑھائی مستی
 یار وچھنے فرقت بھننے لاٹ برہوندی جالے
 دیکھن یار جھڑن رو دھرتی چا خود یار اٹھالے
 یار ملے دکھ کٹے جاون قسم کراں لکھ واری
 نام فراق کہے جگ جدا ایہہ ہے مشکل بھاری
 اکھیں دیکھ وگیندیاں رمزماں صبر جلے وچ لاٹاں
 جاں محبوب دکھائے جلوہ کٹ دُراڈیاں واٹاں
 یاریاں لائیاں بھل بھلاوے جنہاں دلاں اندھیرے
 یار بنے اوہ انت لئیرے پا وچ گھممن گھیرے
 کھوٹے یار چھوڑا دم کھاندے زخم لگاندے کاری
 غداراں دی یاری کولوں توبہ لکھ لکھ واری

جے تُوڈھ قدم غلام رسولا اٹک رہے ادھواٹے
 ضائع گیوں گئی تُوڈھ ہتھوں سرمایہ وچ گھاٹے
 رو ظالم کت کارے آیوں کرنے نوں کجھ کائی
 سووائی ایہہ حال کیائی لکھ پناہ کمائی
 غفلت چھوڑ نہ اے تکلیدوں گئی بضاعت ساری
 دم دے دیں لیکھا پوسی وچ خسارت کاری
 میٹ اکھیں کت وپنے رہڑیوں طعم نہنگاں ہوئیں
 چشم اُگھاڑ کویلا ہوندا مت ویلا چھل روئیں
 شمع پتنگاں شوق پُرانا سورج نور اُجالا
 اُنت شمع تے جان جلاوے جسدا درد گسالا

مضمون نامہ یعقوب بجانب عزیز مصر قلوب بعبارت درد انگیز

و طرزِ مرغوب

ایہہ یعقوب ابن اسحاقوں نامہ ہے غم خانہ
 طرف عزیز مصر دے والی جو اج شاہ زمانہ
 مصری شاہ عزیزا تیرا مینوں نام نہ آوے
 یاد ہوندا میں خط وچ لکھدا شوق ایہا فرماوے
 اوّل حمد الہی دائم عالی ذوقاں والا
 میرا پھیر سلام تسائیں دلدیاں شوقاں والا
 وچ اشارہ رلیا ملیا خالص یاریاں والا
 سکھ سنیہا درداں بھریا تے غمخواریاں والا

کیا کراں میں غیراں اگے غمدی گریہ زاری
 قد میرا جھک غم تھیں لپھیا وچ مُصیبت بھاری
 وارووار نبیاں تائیں اللہ نے ازما یا
 آپے فضل کرم کر لطفوں ثابت پار لنگھایا
 یوسف نام میرا پُت سوہنا نور دیاں رُخ چمکاں
 جتیاں دا نقشہ نُوری دیکھاں چشم نہ جھمکاں
 فرزنداں لے میرے کولوں تس کھڑیا صحرائے
 کھادس گرگ نشانی گُرتہ خون آلود لیائے
 غم اُسدے وچ میریاں اکھیں کیا کہاں کی ہوئیاں
 داغ سیاہوں غمدے پانی جھول ندی وچ دھوئیاں
 ہُن اوہو فرزند سدھائے لے اُسنوں ول تیرے
 جام چرالیں آن سُنایا کھول دتے سل میرے
 یوسف دا اوہ زخم وگیندا دُوناں کر دکھلایا
 بنیامین وچھوڑ اساتھیں تیر جگر وچ لایا
 سُنیاں کیتو قید عزیزا بنیامین پیارا
 ایہہ گلاں سُن دلدا میرا مان گیا ٹٹ سارا
 میں سُنیاں تیں نیک خصائل صفت نبیاں والی
 تیں احسان جگت وچ کیتے وسدی خلق سوکھالی
 ہور جہان سوکھال وسایو اساں وبال پچایو
 ہوراں اُتے کرم کمايو سانوں ندی رُٹھایو
 زخمی نوں گٹ زہر کھلایو نظر نہ کیتی کائی
 چوری وچ اساہاں ناہیں ایہہ تہمت تُساں لائی

ایہہ فرزند سعید اساڈا کرے نہیں بریائی
 بنیامین نہ چوریاں کردا اوہ یوسف دا بھائی
 وانگ بضاعت بھارے اندر آپے جام رکھایو
 اوہ فرزند پیارا میرا سُنیاں قید کرايو
 کر احسان اساڈے اُتے چھوڑیں بنیامین
 خوف تیرے دل اللہ والا زخم نہ لا وچ سینے
 بُری دُعا حق تیرے اندر میں اجے کیتی ناہیں
 درد دلیدا ظاہر ہوسی توں ایہہ قہر نہ چاہیں
 سَکھ و سیں سُلطانا دائم سانوں سَکھ نہ کائی
 میں فرزنداں دے وچ درداں سخت مُصیبت پائی
 صبر مرا در صاحب والے طلب جدھی میں یاری
 ختم بنام الہی نامہ جسدی خلقت ساری

رفتن بنی اسرائیل بارسوم در مصر و اظہار ساختن یوسف بر ایشان

درگذشتن از خطای ایشان و طلبیدن قبائیل پدر در مصر

دیہ ساقی اک جام برہوندا گھیاں رمزاں والا
 جس تھیں جاون درد پُرانے تے دُکھ رہے نرالا
 خط پدر دا لیندا یوسف نیر اکھیں وچ بھریا
 چُم اکھیں تے رکھ پیاروں ادبوں سر پر دھریا
 یوسف دے دل جوش ہجر دی موج غموں ویہ چلی
 وچھڑیاں نوں باپ پیارے لکھ کتابت گھلی

باپ میرے پروانہ گھلیا درد وچھوڑے والا
 سل پُرانے دے چا خونوں درد لکھایا حالا
 جان فراقیں گھائل ہوئی یاد خطاں وچ پائی
 کھول دلا دُکھ دیکھ کیائی کیا بشارت آئی
 باپ میرے نے کی گُجھ لکھیاں درد میرے دیاں آہیں
 دل اپنے نون میں اَزماواں جھلدا ہے یا ناہیں
 یوسف کھول پڑھے خط سارا وچھڑیاں دا حالا
 حرف پڑھے دو گھڑیاں سوچے رووے کرے کُسال
 جتھے جتھے یوسف لکھیا نامے دے وچکارے
 قطرے خون دو چشم پد دے پئے ڈٹھے اتھ سارے
 پکڑ قلم چا ہتھیں لکھدا موڑ جواب پد نون
 نامے جھاڑ نمک تڑفایا زخمی پئے جگر نون
 نُور اکھیں دا سر دی برکت خط نبی دا آیا
 میں پڑھیا یا حضرت رو رو جو تُساں لکھ پچایا
 اکھیں تھیں تُوں دُور نبیا دلوں وساراں ناہیں
 میں وچ یاد تری ہر ویلے غافل نہیں کداہیں
 نامہ ختم خُدا دے ناموں تے پُر ذوق سلاموں
 گُزر گئی تحریر جنابے پُر تاثیر کلاموں
 نیکاں اجر الہوں ملدا ضائع مول نہ جاوے
 صبر کرے کو وچ مُصیبت آخر مقصد پاوے

گوچ فرمودن یعقوب مع اہل قبائل جانبِ مصر واستقبال نمودن
افواجِ مصر پی در پی در اثنای راہ و ملاقی شدن بیوسف و عفو کردن
یوسف بر برادران و گرامی کردن ایشان را و بر تخت نشانیدن والد

را و گزرانیدن عمر در فرحت و کامگاری

ناقہ شوخ قلم دی شوقوں چاہڑ وصال سواری
چلو غلام رسول مصر نوں بہ وچ عشقِ عمری
واہ واہ مصر مصر دیاں گلیاں قدم نبیاں پائے
وچھڑیاں دے مصرے اندر طالع وصل کرائے
جاں یعقوب ڈٹھا خط سارا شوق لگاماں چائیاں
ناقیاں گھت مہاراں چلے وصل اڈیکاں لائیاں
پا ویرانی وچ کنعانے تریا نبی خُدا دا
ناقیاں اُتے فرحت اندر ہر پیغمبر زادہ
پیغمبر دے دل وچ خوشیاں جگر چھٹا اج قیدوں
اوٹھینے سٹ قدم اگاڑی یوسف دی امیدوں
سُن ہوئیاں دل خوشیاں تازہ یوسف شکر گزارے
استقبال کرو امرواں ہو ہو شاد پکارے
آ تعظیم کریندے سجدہ پیغمبر دے تائیں
ایہہ کارن تعظیمی سجدہ آہا روا تداہیں
پیغمبر نے جاں یوسف دی خبر سنی اکواری
دل ہو آب وگیندا جاندا دو چشماں تھیں جاری

آ محبوب ملاں گل رو رو جاون زخم پُرانے
 مہجوراں دے دل دے پُرزے ویہہ چشماں تھیں جانے
 دُور رہبانڈے صبر دِلاں نوں کٹ نہ سکدے واٹاں
 پاس دیاں دے دل تے جگرے پئے جلن وچ لاٹاں
 دُوروں سیک لگے پر تھوڑا فرق بڑا موصُولوں
 پا باہاں وچ گلے ملیندیاں جلدے رخت سمولوں
 اَج شمار گیا چک دل دا گندیاں سال فراتوں
 کرے صبوری پوے نہ پوری پاس دُھکے مشتاقوں
 رہن نہ یاد دُکھاں دے حالے جاں چمکے رُخ نُوری
 تے فرقاں وچ فرق پویندے دُور چلی ہو دُوری
 یوسف تے یعقوب دُولوں آن دُھکے جاں نیڑے
 گردے خلق ہجوم ہزاراں رستے بند چوپھیرے
 یوسف کہندا خلقاں تائیں کون تئیں ہو لوکو
 ملیا باپ زیارت ویلا میرا راہ نہ روکو
 پئی نظر یعقوب نبی دی جاں یوسف تے دُوروں
 اکھیں دے وچ شعلہ روشن جھلک پیا آ نُوروں
 لہہ گھوڑے تھیں نیویں اکھیں طرف پدر دی آیا
 دوہاں دِلاں تھیں پیدل ہو کے فوجاں دیدن پایا
 باہاں کھول تڑے پیغمبر دوہاں ولاں تھیں آئے
 چارے چشم دوہاں پُر اشکوں وچھڑے رب ملائے
 دُھک فرشتے گردے آئے وقت ملن دے سارے
 باپ پُتر دے خوشیاں اندر کھاون جگر ہلارے

پھڑ کے سیس کنارے یوسفؑ رویا زاروزاری
 ادھی رات نبی دے تائیں ہوش پئی اِکواری
 کھول نظر پیغمبر ڈٹھا یوسفؑ نظری آیا
 نیر وگن دو چشماں جاری دیکھ پدر فرمایا
 اے فرزند سلام ترے پر میتھیں لکھ لکھ واری
 نا رو یوسفؑ رب ملائیوں گذر گئی دُشواری
 گذر گئی جو گذری سرتے ہوئے دُور کسالے
 سارے درد گوائے اللہ سَکھ دکھائے حالے
 میرا رب کرے جو چاہے تدبیراں دا والی
 دُکھ سَکھ حال دِلاندے جانے اُسدی حکمت عالی

حضرت یعقوبؑ دی وفات دا ذکر

مُر ناقہ دھر قدم پچھاڑی چل ول دیس پُرانے
 سفری مُڑے وطن ول جاندے جتھ ہمیش ٹکانے
 چل کول دن چارے واسا پردیساں وچ تیرا
 ویر سہیڑ نہ دیس پرانے اتھ نہ نت وسیرا
 جھائلیاں وچ رُکھاں دو دن مان لیاں تہ چھاواں
 کھول اکھیں مُڑ دیکھ چوپھیرے وسدا جگت نتھاواں
 نہیں وفا وچ باد بہاری پیاں جگت پکاراں
 سدا نہ باغیں بُلبل بولے سدا نہ باغ بہاراں
 تہندی پُر ٹھاٹھ غماں تھیں وہندی نظر نہ آوے
 مت گھت پیر وچے متاروتیں مت روہڑ لیجاوے

ایہہ دُنیا دن کائی واسا ایہہ خوشیاں غم سارے
 ایہہ غفلت دے حال ملالے گزر چلن دم چارے
 بھل گیوں کتھ جاناں اگے کس تھیں ہے ورتارا
 ہُن توں نال کدھے بہ رُجھوں وقت گیا ای سارا
 جسدے نال قدیمی واسا اُسدے جیڈ نہ کائی
 دو دم غفلت والے تیرے پاؤن جگ جُدائی
 پچھتاوا مُڑ کم نہ آوے چھوڑ گیوں جاں واسوں
 کون کوئی توں کیڈ دلاور بھل گیوں کت آسوں
 نا مر گئیوں غلام رسولا گھل ہو آب حیائے
 طعنے جھڑکاں تیں سر بھارے سنگ ہووے ڈھل جائے
 تیرا کار گذاریاں ویلا مالک دے دربارے
 دیکھ سیاں من بھانیاں شہ دے جہاں کار گزارے
 ہار نہ ہوش دوویں اتھ فرتے اک جتے اک ہارے
 سب دُنیا دے وچ بازارے عملاں دے ونجارے
 تے دنیا وچ رہن ہمیشہ کسے نہ ملیا مولے
 ولیاں شیخ نبیاں حکموں قبریں فرش قبولے
 اوہ اک حرف محبت والا رقم دلے جے جاوے
 ان منگیا سو مقصد پاوے اچے بلند دساوے



حکم ہويا جا جبرائیل پاس نبی کنعانی
 دیہ خبراں دن نیڑے آئے چھوڑ وسیواں فانی

جبرائیل پیام لیایا آن سلام سُنایا
 جو جو حکم جنابوں آیا کر ظاہر فرمایا
 چل پیغام جنابوں آیا دُنیا چھوڑ نکاری
 چل ول وصل ملیندیاں آساں حکم ہو یا غفاری
 سُن یعقوب تیاری کبیتی دلدے قصد اُٹھائے
 واٹ لمی دل تاہنگاں لایاں شوق وصل سر چائے
 بس گئی ہو روزی میری دُنیا دے درباروں
 قدموں دموں نکلٹھے جانڈے نقش عناصر چاروں
 ہُن فرزند تیرے کولوں میں رخصت ہو چلیا
 کار گزار قضا قدر دے لکھ پروانہ گھلیا
 تُوں فرزند دائم وسین جنت دے گلزاریں
 دن کائی ہن پیا وچھوڑا دل تھیں نہیں وساریں
 سُن وچ سانگ کلبجے وجی یوسف نوں یکباری
 غش کھا پیا تڑاک زمیں تے ہوش گئی بھل ساری
 سُر ت پئی جاں ساعت پچھے چشم رہے دو جاری
 تیرے باجھوں حال آساں تے کون کرے غنخواری
 کہے نبی توں نہ رو یوسف جاندی دُنی وہاندی
 جو آیا دم کائی وسیا عمر ہمیش نہ آندی
 یوسف عرض کرے میں تینوں ملاں اگے یا ناہیں
 نبی کہے ہر مومن تائیں مومن ملے اگاہیں
 حکم خدا دا سر تے منیں اسنوں نہیں بھلاویں
 حاجت طلب سوال جدائیں اسنوں عرض سناویں

ایہہ گل کہہ منگوائی ناقہ کیتی ترت تیاری
 لے چل مینوں وچ کنعانے حکم گیا ہو جاری
 اس دنیا وچ آون جاون رہیا طریقہ جاری
 آخر حسرت تے پچھتاوا ایس بضاعت ساری

حضرت یوسفؑ دی وفات دا ذکر

مدت گجھ پدر دے کچھے یوسفؑ حکم چلایا
 شوق لقاء دلیوچ آیا اٹھ قرار سدھایا
 دھرت اگاس بناون والے اے شاہاندے شاہا
 والی میرا اوّل آخر توں ہیں پاک الہا
 وقت نزع دا حاضر ہویا آن زینجا تائیں
 بہت خوشی غم تھوڑا دل تے متھے نقش رضائیں
 یوسفؑ دا اک درد وچھوڑا داغ جگر لے چلی
 اے محبوب تیری میں بندی تیتھیں رہی اکی
 اے یوسفؑ قربان گئی میں نور تیرے دیداروں
 صدق نبھاء چلی میں پورا تیرے عشق پیاروں
 طفلی وقت لگایاں تیتھیں دم آخر آج میرا
 عشق تیرے دا وچ جگر دے غالب گھمن گھیرا
 جتوں توں اُتوں میرا دنوں طلب وسیرا
 ایدھر اودھر دوہیں جہانی میں تیری توں میرا
 جھبڈے ملیں وساریں ناہیں آویں منگ دُعائیں
 تے محبوب قدم دا دلیوچ غالب شوق اسائیں

دیکھ بندی رو عرضاں کر دی بردی تیرے گھر دی
 من سلام ودع دا میرا توں ہیں میرا دردی
 کہہ کلمہ جا وڑی بہشتے رو یوسفِ دفنائی
 یوسف دے دل باجھ زلیخا ریہا قرار نہ کائی
 چالی روز ریہا وچ غمدے حال فراق اوہیا
 جبرائیل سلام لیایا آندس مرگ سُنہیا
 افرائیم سدایا یوسف گل وچ لے فرمایا
 اے فرزندا مرنے ویلا آج میرے پر آیا
 دُنیا وچوں دانہ پانی چُک گیا اج میرا
 رہو تئیں وچ حکم الہی پاسو فضل بھیرا
 تن بھرے ساہ ایہہ گل کہہ کے بدن گیا رہ خالی
 نکل رُوح گئی وچ جنت حکم خدا دا عالی
 چالی روز رہے سب روندے مُسلم وچ وچھوڑے
 یوسف ولوں ضرب ہجر دے زخم نہ ہوون تھوڑے
 آخر صبر دلاں نوں آئے دُنیا ہے دن کائی
 وارو وار سبھاندے سرتے حالت ایہہ وہائی
 رہندیاں سریں وہاندی جاندی آوندیاں تے جھلسی
 کھوٹا کھراتے جید ردی ایس تراؤ تئسی
 دُنیا دو دم خواب خیالوں دامن بھرے وبالوں
 تہند شراب ابد دی تلخی رلے حرام حلالوں
 اک آوے آ حکم جگاوے چھوڑ اُمیداں جاوے
 ایدوں غافل جھاکاں لاوے پاوے چھوڑ سدھاوے

دو دروازے جاری اُسدے رہن ہمیشہ کھلے
 آئے بہت گئے چھڈ اوڑک دوہاں دماں وچ بھلے
 ایہہ دُنیا ہے جاؤ خانہ ول چھل نال بھلاوے
 دل لاوے وچ اسدے غافل جاون یاد نہ آوے
 یوسف جیہاں شکلاں آیاں ایہہ گھر چھوڑ سدھائیاں
 سُلطاناں دیاں تیغاں نُونی گیاں نُون دُبائیاں
 افسر تخت معلیٰ والے شاہ سلیمان جیہے
 چھوڑ حلومت تخت سدھائے گلے مرگ سنیہے
 لاکھ کروڑیں آساں دھر دے توڑ گئے سب تانے
 وڈے نک رکھیندے جھڑے پپتے اُنت ٹکانے
 نیویں اُچی گردن والے قبریں گرد کرائے
 زوروراندے نُونی بازو اُڈن عُبّار ہوائے
 کندے تے گلزاراں ہریاں ہو ہو خاک سمائیاں
 ادہ بھی گئے جہاں نوں کہندے مرد جنے دھن مائیاں
 مائیاں جائے اتھے آئے چھوڑ غرور سدھائے
 وانگ گُلاں رُخ نازک جیہے جھڑ وچ خاک سمائے
 چٹے دند چنے دیاں کلیاں اک اک جھڑے دہانوں
 قاتل چشم کرشمیاں والی رہی نہ نام نشانوں
 ونگے ابرو ناز کماناں رنگ جھڑے بند ٹٹے
 لعل دکدے روشن چہرے مرگ پئی سب لٹے
 نازک بدن گُلاں دے دستے خاکوں باہر آئے
 نکے نکے کر پھیر خزاں نے توڑ زمین رلائے

شے مذکور نہیں سی کائی پچھلے وچ زمانے
 آخر خواب خیال چھڑیسی وڑسی جداں مکانے
 دو طرفاں وچ ایہہ کجھ حالا وچ قضیے سبھے
 ایہہ غافل دل سُننے اندر دوڑ مُراداں لہھے
 ہو بیدار رہیں پچھتایا پھیر نہ آوگ واری
 پا ویلا مت اوگت جاویں کم کڈھے ہوشیاری
 جیوں سُننے کسے شاہی پائی چشم کھلی ہتھ خالی
 ایویں نال تیرے تک اے دل نسبت دُنیا والی
 اے بزدل توں کس دُکھ کارن روویں کر کر آپیں
 سُننے دا بگھیاڑ نہ چھوڑے جاں لگ جاگیں ناہیں
 نیندوں جاگ تیرے دُکھ جاون سُنیا دُکھیں لُٹیا
 توں وچ خواب اَن وگیاں تیغاں کیوں گھائل کر سُنیا
 چھوڑ دلا دل جتول مائل ہر ہر طلب اوہا ای
 غافل پاس پڑھیں سو دفتر نفع نہیوں کائی
 عالم پوری غلام رُسولا تیریاں عرض دُعائیں
 جے وِل فضل وگن دِن راتیں سو خوشیاں تہ تائیں
 کراں نگاہ ڈھلے دل دردیں پلے عمل نہ کائی
 باجھوں فضل ٹکانا ناہیں میں دل طلب ایہائی
 مہر ازل جییں دلیں عَضَب دی اونہاں اثر نہ کائی
 ہادی آپ دِلاندا اللہ خبر قدیموں آئی
 بِسْمِ اللہ تھیں شروع ہو یا ای ختم خُدا دے ناموں
 نال طفیل نبی دے یا رب نُور ملے اسلاموں

منتخب کلام چٹھیاں چٹھی بنام سید روشن علی

..... (۱)

ندیوں پار وگ چٹھئے لئیں خبراں کہے پئے معالے درد والے
ساڈے نین وچھنڑے رت بھنے لہراں مار وگاوندے ندی نالے
ندیوں پار وسیندیا بیلیا او تیریاں اُلقتاں دے ڈٹھے عجب چالے
تیرے درد فراق دیاں شورشاں نے ترسیندڑے نین وچہ نیر گالے
اکھیں تکدیاں تکدیاں پک رہیاں وگدی پوٹلی داروں رنگ ڈھالے
نیناں میریاں وعدے پریت والے چنگیاں گوڑیاں لالیاں نال پالے
تیرا خط آیا لاٹاں ماردا او ساڈے جگر اندر پاندا گیا چھالے
واہ واہ جھوٹھیاں وعدیاں تیریاں نے لانبوچہ کلیجڑے خوب بالے
سانوں رہی اڈیک نت آونے دی انت آس ٹٹی گیا چاء نالے
رُتاں بدلیاں تے موسم ہو آئے دُھپاں گڈریاں تے لگے پون پالے
اسیں سردیاں گرمیاں چکھ گذرے دکھ سکھ والے رو رو وقت جالے
اساں کھول سہاگ دیاں پٹیاں نوں جٹاں دھاریاں وانگ گل وال ڈالے
واہ واہ رنگ سہاگ پریت دے دا کجھ پیر نیلے کجھ ہتھ کالے
سوہن یاریاں نال خواریاں دے وگیا تیر تقدیر دا کون ٹالے

..... (۲)

رو رو لکھئے چٹھئے درد بھریئے پتہ لئیں پردیس دے واسیاں دا
پھیرا گھت پڑانیاں بچناں تے چل پچھ لے حال اُداسیاں دا
اک حال پئے سڑدے کالجے نے سڑناں روٹیاں جویں اِکواسیاں دا
لے جا سکھ سنیہوڑا دکھ والا اکھیں روندیاں دید پیاسیاں دا

جھوٹے عہد پیمان لکھیں دیاں نوں کہیں سامنے حال نراسیاں دا
 پنڈے مک دے نہیں فراق والے دل ہو گیا بیل خراسیاں دا
 چھٹا بیٹ تیں تھیں دھریا پیٹ اگے لبھا مالوہ بیل سنیاں دا
 تیں تھیں وچھڑے اسیں توں گیا ساتھوں گھاٹا دوہاں نوں پیا چھیاں دا
 بیٹھوں توڑ پریت دیاں رشتیاں نوں گیا اثر پرانیاں گھاسیاں دا
 ساڈی زلزلہ ناک فریاد دل دی جاتا تہاں کلیمان مراسیاں دا
 بے درد کیہہ درد دی سار جانن ماواں ماریاں فکر کیہہ ماسیاں دا
 جہاں درد دیاں لذتاں چکھیاں نے نہیں انہاں توں چاؤ خلاصیاں دا

.....(۳).....

سانوں رہی اڈیک توں نہ آیا آساں بہت مصیبتاں جھلیاں او
 آہیں درد بھریاں ساڈے کالجے تھیں تیرے مالوے تے چڑھ چلیاں او
 بے وس دل درد لٹاریاں دا آہیں جان دیاں نہیں ہن ٹھلیاں او
 انتظار دے درد دیاں تیز نوکاں ساڈے نیناں دیاں دھیریاں سلیاں او
 اسیں وانگ پردیسیاں دیں اندر کیہڑے دیں تہاں کوٹاں ملیاں او
 مڑ بوہڑ پردیسیاں میریاں او تیرے باجھ نہ آساں تسلیاں او
 باہاں میل میل جا دکھ جانہہ میرے اچے زخم دیاں شورشاں آلیاں او
 اکھیں روندیاں میریاں دیدناں نوں ندیوں لہر دے خون اچھلیاں او
 جے توں آوناں نہیں سی دغے بازاکا ہنوں جھوٹیاں چھٹیاں گھلیاں او
 ساڈے دل دیاں زاریاں مات پیاں چھیڑ چھاڑ تھیں پھیر اچھلیاں او
 اکھیں دید وچھنیاں جگ ویتے رہ سکدیاں نہیں اکلیاں او
 بھانویں کیتیاں تہاں کولیاں او آساں جاتیاں سب سولیاں او

.....(۴).....

وے تُوں نچ ویاہیا جاوندوں وے لیندوں نچ مہورتاں نال پھیرے
 ملیا نویں سہاگ دا دھرم دھکا ندیوں پار ہو گئے محبوب میرے
 چڑھی جیج فراق دیاں جانجیاں دی چھٹا دیس پردیس وچ پئے ڈیرے
 میرے یار رنگ رتڑے لاڈلے تُوں پئے پریم سہاگ دے کہے گھیرے
 زنجیر تقدیر دے پئے بھارے نہ کجھ وں میرے نہ کجھ وں تیرے
 مینوں چاہ دیدار دی اک واری میں ول موڑ واگاں ذرا ڈھک نیڑے
 سانوں ہجر معاملے پئے جہڑے ساڈے کرم کوڑے آپ بھیڑے
 تیریاں شوق محبتاں لگیاں نے سانوں چاہڑیا چاء فراق بیڑے
 سانوں پارار اکسار بنیاں وے میں کاسنوں پریت دے پیچ چھیڑے
 جاں ایہہ پیچ چھیڑے ڈٹھا ڈھک نیڑے درد دکھ دے لہڑے پئے جھیرے
 جہاں دید پریت دے کھیت بیج انت تہاں دو نین دے ہلٹ گیڑے
 جہاں عشق دیاں ٹھوکران و جیاں نے تھاؤں اکھڑے پھیر نہ وے کھیڑے

.....(۵).....

رودار ہیں جے لائیاں یاریاں دا مُر قصد کر کھ دکھانے تُوں
 آپے جوڑ دا ہیں جوڑ توڑ دا ہیں اُوئے روندیا یاریاں لاونے تُوں
 گھر دے پئے دھندے تینوں کہے مندے دلوں یاریاں بھل بھلاونے تُوں
 ساتھوں او چنگی جہدے نال رُجھوں ساؤں خط لکھیں پیتاؤنے تُوں
 ساؤں ڈھور جاتا آپ چتر بنیاں گلاں لکھیاں بال پرچاؤنے تُوں
 تیرے ول دھیان تُوں بوہڑ جھبڈے ساڈی دکھ تھیں جان چھڑاؤنے تُوں
 جے تُوں آوناں نہیں تے لکھ سانوں اسیں آپ آئیے درشن پاؤنے تُوں
 ایہہ بھی نہیں منظور تے نشر ہو کے اسیں پھراں گے حال سناؤنے تُوں

ہوواں خون بہ نین تھیں وگاں سارا رُکھ مہندی دے جڑیں سماونے نُوں
 رچے رَنگ ہو برگ تے یار شائد منظور کرے پیریں لاونے نُوں
 پیریں لگیاں دی اُنٹ لاج پالے کرے موچہ وصل نہلاونے نُوں
 ایہہ کچھ دور نہیں رحم یار دے تھیں اوگنہار تے کرم کماونے نُوں
 اَساں عشق زنجیریاں گھت پیریں لکھیاں چٹھیاں درد سناونے نُوں
 تھیاء تھی نچایا اے سوز تیرے دھک پئی جنون بلاونے نُوں
 ایدھر چڑھی بہار جنونیاں تے بیٹھا یار خود طبل و جاونے نُوں
 واجا وجیا تے تاراں ہلیاں نے عشق گجیا رمز سمجھاونے نُوں
 بھریا دور شراب دا گل عالم ساقی اٹھیا جام پلاونے نُوں
 رخ ساقی دے جھلک وچہ جام دتا پیونہار دے روہڑ وگاونے نُوں
 عشق روہڑ داتے روہڑ ساڑ دا اے ندیاں و ہندیاں تھیں لاٹاں چاونے نُوں
 اسیں بھیت کہئے وچہ کھیت رہئے لگوں کاسنوں اگ سُلگاونے نُوں
 ایہہ عشق ہے بحر عمیق بھارا کاہنوں پیا ہیں بھیت پھلاونے نُوں
 ساڈا پیونا کھاونا زہر بنیاں دم دم کھڑے ہاں دُکھ اٹھاونے نُوں
 تیرا آونا ہووے جے بہت مشکل میں ول گھل دے خط بلاونے نُوں
 پہنچے اَساں ول خط بلاونے نُوں تیاں تیار ہو بہاں گے آونے نُوں
 لکھیں سچ کچھ کریں نہ کچھ میاں لکھیں خط ناہیں آزماونے نُوں
 انکار جے کریں توں آونے تھیں اسیں آوناں تیرے لیاونے نُوں

.....(۶).....

جے ہیں یار میرا میں ول کریں پھیرا ایس جند دا کچھ اعتبار ناہیں
 خاکی پُٹلا کلا دا چنجرہ اے اڈیا بھور تے پھیر درکار ناہیں

ایہہ کلا دی تار تے وَجدا اے ٹٹی فیر مُرُ وَجنی تار ناہیں
 جدوں پھیر مُرُ وَجنی تار ناہیں ویلا ہنئے ہے گھڑی اُدھار ناہیں
 اس کھڑک دے ساز دی تیند بگڑی مُل پاوندی کسے بازار ناہیں
 دُنیا کُوج مقام ہے راہیاں دا ایتھے لمبڑے پیر پساں ناہیں
 چلا چل دی ٹل پئی کھڑک دی اے ایویں گُوڑ دے کوٹ اُساں ناہیں
 میں تیں وانگ اُساں دے کئی گذرے لیا کسے نے کڈھ بخار ناہیں
 سانوں زخم وچھوڑیاں تیریاں دے دیندے گھڑی آرام قرار ناہیں
 تیز زخم فراق دے بیلیا اوئے ایسی تیز تلوار دی دھار ناہیں
 نہ توں لائیاں لا نہ جاتیاں او سانوں لگیاں نے تینوں ساں ناہیں
 تیرا سچ دا قول اقرار ناہیں یاری لاوئی جان شکار ناہیں
 جہڑا یار دا یار غمخوار ناہیں جگ پُچھ دیکھو ایہہ کوئی یار ناہیں
 سانوں وچہ فراق دے مار ناہیں کیتے قول اقرار تھیں ہار ناہیں
 جے تُوں سچ پکھیں قلم ہتھ ساڈے قلم جیہی بھی ہور تلوار ناہیں
 گھائل کراں گے قلم دیاں نال زخماں خالی جاوئا قلم دا وار ناہیں
 وگی قلم دے زخم نہ کدی مٹ دے بڑا قلم تھیں ہور ہتھیار ناہیں
 قلم دلاں نوں قلم کرسٹ دی اے قلم جیڈ کوئی بڑی پیکار ناہیں
 دفتر راز جہان دے قلم لکھدی کیہڑا شاہ اسدا خدمت گار ناہیں
 وچہ مُلک حکومتاں قلم کردی کھاندی وچہ جنگاں دے ہار ناہیں
 حُوشی عیش دا گرم بازار ناہیں جس بزم دی قلم سردار ناہیں
 جوش دلائے قلم اُگھاڑ دی اے ودھ قلم تھیں ہور سچیاں ناہیں
 نخرے باز لڈکڑی ناز بھنی قلم جیہی حُوب مُیار ناہیں
 وچہ کارخانے دُنیا دین والے باجھوں قلم صاحبِ افتخار ناہیں

میدان بیان دا اُلٹ وگیا اَبے چشم ساڈی بیدار ناہیں
 غافل یار تھیں پلک ہوشیار ناہیں ڈھوئی اوسنوں وچہ دربار ناہیں
 ساڈیاں غفلتاں بیڑیاں روہڑیاں نے فضلوں رکھ لے ڈوب وچکار ناہیں
 میریاں کیتیاں ول نہ جا سائیاں میرے وانگ کوئی گنہگار ناہیں
 کرفضل توں فضل ہے کار تیرا تیرے فضل باجھوں بیڑا پار ناہیں
 تیرا نام غفور رحیم سائیاں تیرے فضل دے باجھ چھٹکار ناہیں
 تیری ہو مڑ غیر دے ول تکے اس تھیں ہور پھر ودھ خوار ناہیں
 سچے یار دا یار اغیار ناہیں جیویں عین دا غین اُتار ناہیں
 سچی پریت دا پالنا بہت مشکل مستحق اس دا مکار ناہیں
 دید باز چاہے جان باز ہووے کچے یار جیہا کھوٹا یار ناہیں
 کچے یار نوں یار نہ جانے ہاں سراوس دے صدق دستار ناہیں
 کچے یار دی غیر ول نظر جاندی گھر یار دے کدی اغیار ناہیں
 دیکھو کچ نوں رنگتاں چڑھدیاں نے کدی سچ نوں رنگ دی کھار ناہیں
 ساڈے جہل نے سب بگاڑ پائے کدی چھڈیا کجھ سوار ناہیں
 جاہل آپ توں سٹ جوں مار دا اے کدی کوئی دشمن سکدا مار ناہیں
 وے توں آوندا کیوں نہیں ملن سانوں پیاں القتاں منوں وسار ناہیں
 وفادار وسار دے یار ناہیں وفادار ہو بنیں غدار ناہیں
 شائد خصلتاں ہور دیاں ہور ہویاں تیرا اسماں ول رہیا پیار ناہیں
 یاتے گھروں تینوں اذن نہیں ملدا دیندی پھٹیاں اَبے سرکار ناہیں
 تیرا سفر دا ساز تیار ناہیں ساڈے درد دا اُنت شمار ناہیں
 جے تیں درد دے اثر دی کھار ناہیں خط لکھدیاں بھی سانوں بھار ناہیں
 آساں آپ لکھنا سانوں بھار کہیا ہونا مُنثیاں دا مُنت دار ناہیں

اسیں لکھاں گے جدوں تک نہ آویں گھاٹا کاغذاں وچہ بازار ناہیں
 ساڈے دیس وچہ کمی نہ کانیاں دی قلمیاں گھرن تھیں ہتھ بیزار ناہیں
 رنگا رنگ دواتاں دے رنگ ساڈے کہڑا ساز جو آج تیار ناہیں
 ہر رنگ وچہ رنگتاں رنگدے ہاں ساڈے رنگ توں کدی زنگار ناہیں
 کدوں شعر دا قافیہ تنگ ساڈا کدے بگڑدا وزن مقدار ناہیں
 تقطیع دے وچہ میزان ٹلدا مطیع حشو عروض کجدار ناہیں
 وچ اکت معنی واحد قافیے دے سوچ دیکھ لے پیا تکرار ناہیں
 ایہہ شعر شعور تھیں دُور بھانویں ایپر سحر ہے صرف اشعار ناہیں
 نوک قلم دی چھان دی موتیاں نوں ایسا ابر نیساں گوہر بار ناہیں
 نقد دماں دے ونج دا اج ویلا پھیر لھنے درہم دینار ناہیں
 مڑ چٹھیاں لکھنیاں پھیر کس نے گوہر ہوونے نت نثار ناہیں
 جھولے خزاں دے جھلنے آنت اِکدن مڑ کھلنی ایہہ گلزار ناہیں
 اتھے پھیر کد آونا بجنا اوئے لد گئے مڑ ملن وِچار ناہیں
 ریس انب دی کرے تربوز کیونکر قائم رہے گا ایہہ اچار ناہیں
 بے درد نوں درد سناونے کیہہ گھٹنے اساں دے درد انبار ناہیں
 یار سنے نہ سنے سناونے ہاں ہٹی ہجر دی ایہہ بیگار ناہیں
 عمراں بیتیاں جانڈیاں وچہ دَرداں دلدار ساڈا ملن سار ناہیں
 ساڈے درد دی آہ تھیں جگر کیہڑا جھڑا ہووندا آج فگار ناہیں
 کیا وس ساڈے ساڈے لیکھ ایویں سانوں پھدے ہار سنگار ناہیں
 سنجیں ہار سنگار نوں اگ لگے اساں جوگناں دا گھر بار ناہیں
 وے میں نیند وگتیاں باجھ تیرے گلے لگ اکڑی ٹھار ناہیں
 کہڑا ہجر دے درد دا دیوے دارو ساڈے پنڈ وچہ کوئی عطار ناہیں

اَج اَجَل دے ہتھ مہار ساڈی جے تُوں موڑنی اَجے مہار ناہیں
دُکھ دَر د ساڈے گڈر گئے حدوں دو چار سو لکھ ہزار ناہیں
اودے درد دا اَنت شمار کیہا جہدے ہتھ وچہ یار غمخوار ناہیں
سانوں آسرا نہیں مَجُوب باجھوں ساڈا ہور تھیں کجھ سروکار ناہیں
بے مزہ کلام بے درد دا اے اہدی دال وچہ مرچ وسار ناہیں
بے ترس دل اونہاں سُنکھ وسدیاں دا دکھ جنہاں تُوں پیا دم چار ناہیں
دُکھ جنہاں تُوں پیا دم چار ناہیں ساڈی سمجھدے اوہ گفتار ناہیں
آہیں درد فراق دیاں دیکھ یارا کدوں وگدیاں بنھ قطار ناہیں
وے میں کیویں جراں لاٹاں وچہ سینے اس تھیں ودھ ہن سچ نثار ناہیں
یار پڑھے نہ پڑھے خط نال درداں میرے قلم تُوں اَج کھلیار ناہیں

.....(۷).....

کر یاد توں خطاں وچہ جیویں لکھیا گوڑے چاؤ نے شورشاں چاہیاں نے
تیریاں لائیاں اَساں ول آئیاں نے سانوں دیتیاں ہجر ایذائیاں نے
ندیں نیناں دیاں اَج اُچھل آئیاں اسیں سفر تیریاں لائیاں نے
تیرے خطاں نوں سچ کر جانیا سی چھٹیاں موڑ جواب دیاں پائیاں نے
جے توں اَساں دے ملن نوں جھور دا ایں ایدھر بلدیاں دُون سوائیاں نے
توں نہ رو میں واریاں جگ جیویں لیاں تیریاں اَساں بلائیاں نے
سانوں آمل ملن دے شوقیا اوئے تیں تھیں ودھ سانوں اچوائیاں نے
تینوں چاء ساڈا سانوں چاء تیرا دوہاں دلاں نوں سوز جڈائیاں نے
منتظراں دے دلیں تے گھت پھیرا اسیں گردناں آپ نوائیاں نے
اسیں کھڑے اڈیک دے راہ تیرا ساڈے دیوندے نین دہائیاں نے

حال حال او سچنا حال دیکھیں حال اسماں دے مثل سودائیاں نے
 اسیں اکھیں دیاں دھیریاں گھولیاں نے گھول وچہ دوات اُلٹائیاں نے
 اسماں چٹھیاں لکھیاں واپنے نوں توں تاں واپکے پاڑ گوائیاں نے
 یارا تیریاں بے پرواہیاں نے ساڈیاں رڑک دیاں ہور رڑکائیاں نے
 جے میں ہتھ تیرے توں کد دور میتھیں میں کہندیاں بھی پچھتائیاں نے
 آپے آپ تیں یاریاں لائیاں نے آپے دیکھیاں آپ دکھائیاں نے

.....(۸).....

عالم پوروں ول مالوے وگی چٹھی ہن رہیا نہ وقت تاخیر دا اے
 ساڈے لکھے تے کس نے رونا ایں وگ چلیا تیر تقدیر دا اے
 دل دے جوش دے خون دا رنگ گھلا خاکہ بجر دی پاک تصویر دا اے
 اس سبز تر برگ دا رنگ خونی کھول دیکھیا رنگ تفسیر دا اے
 تفسیر اس راز دی دلاں اندر دھر دی خواب تے حکم تعبیر دا اے
 تعبیر اس خواب دی خواب دائم پابند جنون زنجیر دا اے
 کیتا ختم کلام دے سلسلے نوں اگے خوف ہن عمل کثیر دا اے
 قائم رہے نماز جے عشق والی جان فضل کریم قدیر دا اے
 جانی یار دی وچہ دُکان بہہ کے پیا ایہہ اتفاق تحریر دا اے
 دردیں بھرے دل رنج مجبور دے نے رورو ڈولہیا رنگ تاثیر دا اے
 اکھیں دکھدیاں نال میں خط لکھیا دوپہر دا وقت دن پیر دا اے
 اج اٹھویں ماہ محرموں ہے صدی تیرہویں سال اخیر دا اے

چٹھی بنام ہیرے شاہ

.....(1).....

بعد حمد صلوة سلام میرا رُس پٹھیاں بجنائں پیاریاں نوں
 یاراں کمر ہنکار دیاں ماریاں نوں رنگ رتڑی لہردیاں تاریاں نوں
 لیکھاں ماریا میریا ہیریا او ہن چیریا دفتریاں ساریاں نوں
 جاتا عہد پیمان میں دوستی دا تیرے فن فریب دیاں لاریاں نوں
 تیرا کدوں کجھ اسیں گناہ کیتا کیوں توں توڑ گیوں او گنہاریاں نوں
 کدھر گئے اوہ ویلڑے بیلیا او جدوں نہیں سی صبر گھلہاریاں نوں
 بجلی چمکدی تے راتاں کالیاں نوں ندیاں چیر ملدوں ملن ہاریاں نوں
 راتاں کالیاں کٹیاں نال ساڈے چھوڑ نیند دے جھوک ہلاریاں نوں
 جے میں سچ دساں بے اگ جھلیں کون من دا سچ نتاریاں نوں
 جے توں اساں تھیں ٹھیک منہ موڑ بیٹھا تھاؤں دس کھاں اساں بچاریاں نوں
 موسم گیا بہار دا خزاں آئی گئی گلاں دے توڑ نظاریاں نوں
 ملیا دیس نکاڑا بلبلاں نوں بھوراں عاشقاں عشق دیاں ماریاں نوں
 سنبھل وقت وہاندڑے جاندڑے نوں رہنا ملے نہ پیر سپاریاں نوں
 مٹھی پریت دے عہد دی وفاداری شیریں کرے سمندراں کھاریاں نوں
 قربان محبوب تھیں جان ساڈی منظور جے کرے سر واریاں نوں
 چھڈ بے پرواہیاں بجنائں او آ پچھ لے حال بلہاریاں نوں
 اسیں لاوے وقت نہ جانیا سی تیری رمز دیاں ناز اشاریاں نوں
 تیرے نور ظہور دیاں مستیاں نے کیتا عقل دے مات چکاریاں نوں
 تیری خاص حضور دی حاضری نے عرش چاہڑیا دھرت اوتاریاں نوں
 وفادار ہیں تے دیکھ وفاداری خونی نیناں دے دیکھ فواریاں نوں

ساڈے تان تو ان مغلوب کیے شیراں گھیریاں جیویں چکاریاں نوں
 جے توں نہیں و حاجتی وفاداری کتھے خرچناں دماں ادھاریاں نوں
 ویلا یاد کر انت چھڈ جاونا ایں اتھے سب پساں پساں نوں
 پاپی رہن توں آ مل سجناں او داغ پوے کد میل نکھاریاں نوں
 دودھ اک دے نال جگ پچھ دیکھو نہیں نسبتاں شہد چھواریاں نوں
 اکھیں باجھ کی واچنا انیاں نے کناں باجھ کیہہ سنن پکاریاں نوں
 دنیا دیکھ نہ بھل صد رنگ و سدی مڑ مڑ جھل دی پیر پساں نوں
 غافل حال انسان بے خبر پھر دا ڈھوئی نہیں حضور سنگاریاں نوں
 مینوں سد منگا دربار شاہا میں ول فصل دے گل ہر کاریاں نوں
 شیریں بدلوں بھر پور کر شاخ دل دی سرسبز کر انہاں کنڈیاریاں نوں
 سانجھ رکھ نگاہ وچہ چھوڑ ناہیں سچے درد دے لاس اُبھاریاں نوں
 وقت گیا تے پھیر پچھتاونا ایں اتے لہناں درد دے چاریاں نوں
 چارہ درد دا پھیر کد ہتھ آوے سینے جھلنا پوے شراریاں نوں
 میرے ہیریاں سمجھ اشاریاں نوں ابے سمجھ کے ورت ورتاریاں نوں

.....(۲).....

اسیں بھل پریت کیوں پا بیٹھے دیکھ مکر دے فقر دیاں بانیاں نوں
 جھڑی ہونی سی سوئی ہو گیتا کون موڑ دا رب دیاں بھانیاں نوں
 تیز دھار تلوار فراق دے دی وگی غیب تھیں درد ستانیاں نوں
 گھائل دید دے نین حیران ہوئے اج روندے وقت وہانیاں نوں
 ایس عشق دی کارگزاریاں دی کاہنوں خبر سی اسان ایانیاں نوں
 دنیا کوڑ دا واس پردیس ہو یا دمدم جہاں دا قصد چلاناں نوں

ٹٹ جمع تھیں وچ تفریق رُجے آخر رون گے چھوڑ ٹکانیاں نوں
 دنیا رنگ برنگ دیاں لذتاں اے کھانا عشق دا عشق رنجانیاں نوں
 جھماناں دا نیندرا پاہندیاں نوں جمعرات دا ختم ملانیاں نوں
 بول روگیاں دا وچہ بوتلاں دے تُو ساں دیوندا وید سیانیاں نوں
 اچے وقت ہے غافلا سمجھ جائیں کاهنوں بیجناں بھنڈیاں دانیاں نوں
 پلا پکڑ محبوب دا گم جائیں تھاوں نہیں درگاہ تھیں رانیاں نوں
 عشق آپ مڑدا جییں ول وصل ناہاں ملے سار دربار سدھانیاں نوں
 لاون ہار چاہئے وفادار پورا کوئی کچھدا نہیں گھرانیاں نوں
 پرواہ کیہہ انہاں نوں والیا اوئے تیرا مان ہے جہاں نمائیاں نوں
 توں ہی توں کچھیاں وچہ دسدہاں ہیں بیٹھ اپنا آپ پچھتائیاں نوں
 سورج چڑھے تے یاد تھیں بھل جاندی کالی رین دی چمک ٹھانیاں نوں
 تیرا نور ظہور منظور ناہیں گھٹا غفلتیاں دا اکھیں چھانیاں نوں
 قاصد یار دے تے جند وار اکھاں دلوں توڑیا کفر دیاں تھانیاں نوں
 جس جسم نوں ہیریا پالنا ایں گزرانیاں کرم دے کھانیاں نوں
 چھڈ فن فریب ہن روک ناہیں سروں برہوں دے لشکراں دھانیاں نوں
 کنے نہیں وہاجتاں دام دیکے انہاں کھلداں پیاں پرانیاں نوں
 سن گوج دی گوک چھڈ جاونا ایں دھولر دھانیاں دے تنبوتانیاں نوں
(۳).....

اہل دلاں دے دلاں نوں جان میاں عرش پاک کریم رحمان دا اے
 بے درد دل دور اس مرتبے توں جیویں فرق زمین آسمان دا اے
 جامع عرش تے فرش ہر رنگ اُس دا ایہہ مرتبہ خاص انسان دا اے
 جے تے عرش ناہیں دل عاشقاں دا پھیر حوصلہ ہو رکس شان دا اے

سینے تہاندے آب حیات رسدا دل جہاں دا نور عرفان دا اے
 تردی ٹھاٹھ جمال جلال دی تے ہر آن مشاہدہ فان دا اے
 رواں اک نشان دی باندڑی اے ایہہ وہم گمان نادان دا اے
 گل شیبی ہالک باقی اک مالک نگہبان تمام جہان دا اے
 جے ہے ونج تیرا وچہ دوتی دے ایہہ ہے نفع نہ کم زیان دا اے
 دلاں درد بھریاں عشق والیاں نوں رڈ سٹناں کم زیان دا اے
 بیٹھیں بنھ دعویٰ جے تیں بیٹھ رہنا آتے حوصلہ نین پران دا اے
(۴).....

تیرا واس و سے وے توں جگ جیویں کدی موڑ مہار دکھ دیکھ میرا
 نگری سنج و سدی جے توں وچہ ناہیں میں ول فضل دی نظر دا گھت پھیرا
 اونہاں دلاں دی شان بیان ناہیں دمدم جہاں نوں شوق دھیان تیرا
 پندھ عشق چلیندیاں عمر گیتا اے سوہنے دا سنی دا دور ڈیرا
(۵).....

ساڈا وس ہوندا جدوں لگیاں سی ہتھ پاوندے سمجھ امانتاں نوں
 ساڈے وس تھیں گل بے وس ہوئی پکڑے جاوناں پیا خیانتاں نوں
 ہن توڑ ناہیں ہتھ جوڑ ناہیں ساڈیاں رکھ سنبھال دیاں تاں نوں
 جے توں دھک سٹیں سانوں ہوگ مشکل جنے کھنے دیاں سہن امانتاں نوں
(۶).....

تینوں نہیں پرواہ میں ورگیاں دی تیرے جیہا مینوں کوئی ہور ناہیں
 تینوں ہور لکھاں مینوں اک توہیں ایپر ہتھ میرے دل دی ڈور ناہیں
 ہتھ تہاں دے دے دی ڈور ساڈی دھک ہور دربار ول ٹور ناہیں
 کڈھیں دھک فریاد نوں تھان ناہیں سننا کسے نے درد دا شور ناہیں

جے توں کریں منظور یوں دور آپے بے زوریاں دا کوئی زور ناہیں
گوروں دور جاوں جہاں درد ناہیں بے درد نوں جھل دی گورناہیں
.....(۷).....

سکھ وپیج کے درد وہاج میاں جے ہے عشق دا طلب مقام تینوں
جہات گھت ناہیں ویڑے عاشقانہ جے ہے طلب دل ننگ تے نام تینوں
یکرنگی دے رنگ وچہ رنگ ہو جا یکرنگ ہوسی صبح شام تینوں
دیکھ عشق دیاں کار گزاریاں نوں بھل جان کے کار تمام تینوں
.....(۸).....

ایہہ ہے عشق برات مستانیاں نوں جہاں ننگ ناموس ڈبونا ایس
الماس کر کے نوک قلم دی نوں یاقوت سرشک پرونا ایس
سکھ جیوڑیاں نے دکھ جھلنا کیہہ کئے اَلک نوں بل نہ جوونا ایس
جہاں چھوڑ محبوب ول غیر جاتا ول دوزخاں تنہاں نوں ڈھوونا ایس
پورا تول منگ دیاں سوکناں نے چھابے عدل دے نہیں کھلوونا ایس
گردش دُور دوار دی سازگاری طلب کر دیاں رُو مکھ دھوونا ایس
دھر آسرا عہد دے پاپیاں دا اکنائ غافلاں وقت وگوونا ایس
کئے بُرا کہنا کئے بھلا کہنا اکو جہیا جہان نہ ہوونا ایس
دیکھ خط غلام رسول دے نوں کئے ہسنا تے کئے رونا ایس
.....(۹).....

حسن یار مفتون بے حال عاشق مصددار تھمید جبار دا اے
بحر کون مکان دے سلسلے دا اس تے حمد دی لہر لشکار دا اے
احمد مصطفیٰ سید المرسلین ہے مطلع فیض دے گل انوار دا اے
سرکٹ دھرتلی چل عشق گلی من چاؤ جے دلا دیدار دا اے

پٹ سوکناں نوں رو بجان نوں وین ہوو دے تے دکھ یار دا اے
 میرے دکھ سکھ گئے قربان دونویں جاں تے وجیا زخم تلوار دا اے
 اک نشے دی جھوک سنتوک دلوں دکھ سکھ سب مکھ دلدار دا اے
 نہ توں خبر گھلی نہ توں آپ آیا درد اکھیاں نوں انتظار دا اے
 آ جیوندے جی مل صبر آوے ترسینڈا جی دکھ یار دا اے
 شائد دیکھ مصیبتاں کنب گیوں ایہہ کم کدوں وفادار دا اے
 وفادار ہیں تے جھل بھار سرتے وفاداریاں جھلنا بھار دا اے
 وائیں ٹھنڈیاں تازیاں جھل رہیاں ایہہ فائدہ بیٹ دیاں دا اے
 پت پھلاں دے وجن تار اُتے گوکن کونلاں وقت بہار دا اے
 ڈونگھے وچہ وہناں تردی مچھلیاں نوں اے پتہ نہ بحر زخار دا اے
 آ دیکھ خوش رنگیاں رنگ بازا ملک الموت بھی کھرا لکار دا اے
 چھڈ موت دا خوف مر جانیا او مر گزرنا موت نوں مار دا اے
 مرے موت تے زندگی رہے زندہ حکم عشق دی خاص سرکار دا اے
 اے موت مگرے موتوں ڈر دیا اوئے کد نساں موت گھلیار دا اے
 جے توں موت گھلیارنی چاہوناں ایں وڑنا عشق گھرکار سوار دا اے
 ایہہ فن فریب نہ پیش جانڈے راز دان خود راز نتار دا اے
 مڑ گھت پھیرا دیکھ دکھ میرا تیں بن نام نہ صبر قرار دا اے
 خونی نین ہینڈے دیکھ میرے کرہ آتشیں جویں لوہار دا اے
 افسوس توں اے بھی دور وسیں خاصہ یار دا ایہہ اسرار دا اے
 مشاق تیرا بھاویں جان وارے ایہہ وارنا کس مقدار دا اے
 توں من نہ من میں تیریاں اوئے مینوں درد دے شوق اظہار دا اے
 بھاویں عرض معروض دی نہیں حاجت دلوں کڈھنا درد انجار دا اے

تیرے شوق دی کار گذاریاں تے نہیں مُٹنا جوشِ نمار دا اے
 ناہیں سمجھ گفتار دی عاجزاں نوں معنی باجھ الفاظ وچار دا اے
 ہوگ اوٹ عمال دی ہورناں نوں سانوں آسرا رب غفار دا اے
 لئیں وایج پیاریا میریا او ایہہ خط کسے گنہگار دا اے
 گنہگار دا اے تیرے یار دا اے نادار دا اے گنہگار دا اے
 خوش حال پور درد بیمار دا ہے گوہڑی نیند وچہ پئے بیدار دا اے

چٹھی بنام غلام یسین

دردیں پلایا دُکھیں جلیا تیلِ فراقیں تلیا
 آہیں جلیا صبریں گھلیا تاب اُدکین چلیا
 ہجر نہلایاں راتاں دے وچہ بہہ بہہ رویا ہویا
 عدم تکلف دی وچہ ندیاں مل مل دھویا ہویا
 حُب اللہ دی وچہ رشتے ونہہ پرویا ہویا
 بدھے ہتھ مقامِ ادب دے چُست کھلویا ہویا
 سُنِ اخواص دو رحمت برکت ہوگیا متوالا
 عرض سلام بندے دا تیں وَل لکھیاں صفتاں والا
 اُٹھ دردا وگ سینیوں باہر نال پیام پیامے
 خون جگر سر چاہڑ قلم دے بھر میرے وچہ نامے
 آہ چھٹے جل جاوے کاغذ یا ایہہ کان کمینہ
 وچہ فراق تیرے دے میرا جگر جلے یا سینہ
 آب سروں جھل روہڑی اداسی وچہ گئی تسلی
 ندی بیاس سرشک میرے تھیں واگ ستلج ول چلی

دل میرے دیاں لاٹاں وگیاں پسر گیاں جگ سارے
 لگدی واہ بجھاؤ لوکو وِسدیو ندی کنارے
 جے اک وار کرم دیاں لہراں میں ول دیہن ہولارے
 تیرے ستج دے وچکارے روہڑ دیاں دکھ سارے
 توں ستج دے وسیں کنارے اے محبوب پیارے
 میں فرقت دیوچہ گھمگھیراں دُب دُب کے دکھ تارے
 تار کدی کر پار ندی تھیں روہڑ نہیں وچکارے
 ایہہ دو نین میرے رت و ہندے طلب کرن دیدارے
 جے وچہ چشم تیری دے یارا چمک وگیندی پاواں
 و ہندی ٹھاٹھ اکھیں تھیں میرے نئے وچہ روہڑ وگاواں
 نام فراق قلم دے منہ تے جاں گزرے اک داری
 درد تاسف تھیں وچہ دل دے وگدی درد کٹاری
 ابن العین تاسف زادہ رنگ رتا یا قوتی
 نام سرشک قلم تھیں رس رس کھڑدا صبر ثبوتی
 ہتھ دلوں دل ہتھوں بے وس کہیہ کچھ لکھاں لکھاواں
 واہ دردا بے درد دلاں نوں کہیہ کہیہ درد سناواں
 سیک دتا دل درد تپایا ہو یا نورو نوری
 اَجے میرا محبوب پیارا رہندا دُورو دُوری
 سچ کہاں خود دُور رہیتا میں اس تھیں دُوری ناہیں
 اس دُوری دے دردوں روندیاں رون گے بھر آہیں
 بعضے حرف ادب تھیں گزرے لکھیا کیویں مٹاواں
 جس دی تاہنگ اوسے دیاں رڑکاں بے وس دھکے کھاواں

شائد ایہہ خط بے درداں دی جاں نظراں وچہ گذرے
 میں بے وقتے بانگے تائیں رگڑ گھتن سن عذرے
 میں توبہ وگ کتول ٹریا قصد کدھر دا دھریا
 کیہہ لکھنا سی کیہہ کجھ لکھیا کیہہ سطران وچہ بھریا
 ایہہ تے ہے خط رو رو لکھیا گوجر ذات کمینے
 طرف عزیز نجیب پیارے جان جگر یا سینے
 جس دیاں وچہ اڈیکاں مینوں گذرے سال مینے
 کر اقرار جو نہ مُڑ ملیا میں پُر درد خزینے
 اے افسوس پئی ویرانی رُلیا دیس ہمارا
 کجھ موئے کجھ کال رولائے کجھ ہو گئے آوارہ
 ادھوں ودھ جہانوں گذرے جا قبران وچہ ستے
 ہن گلیاں وچہ کھوتے بینکن سنج گھراں وچہ کتے
 ڈیھ گئے واس زمیناں رُڑھریاں جاں مینے پئے کرتے
 رہندیاں سہندیاں تھیں پھر بہتے اُجڑے رزق وگتے
 اک دن سی انہاں لوکاں اُتے زردانے گھا چاندی
 باستی دے چاول کھاندیاں بلغم ہوندی چاندی
 نعت کھادی شکر نہ کیتا آئیاں پیش کمائیاں
 وچ ویاہاں جنے کھنے نے کنجریاں نچوائیاں
 تے نوہاں دے ورنیاں ویلے جٹاں بوٹاں رائیاں
 سوڈنیاں دیاں نوکاں اُتے اشرفیاں جڑوائیاں
 تے جموں دیاں فوجاں وانگوں جنجاں بنھ چڑھائیاں
 کجھ ڈوماں کجھ بھنگیاں لٹے کجھ ربابیاں نائیاں

خود اُجڑے کچھ گرم اُجاڑے رُہڑ گئے وچہ وڈیائیاں
 اوڑک جاں دن اٹے آئے کھیتیاں گروی پائیاں
 مگروں الٹ بیاسا وگیا روہڑیاں بجیاں واہیاں
 نوں نوں گزگیاں چڑھ ٹھاٹھاں بالیاں چھتاں ڈھائیاں
 ادھی رات رُکھاں تے چڑھ چڑھ دتی ٹاہر بھرائیاں
 لوکو اج غرور تساڑے اڈ ہو گئے ہوائیاں
 جاں طوفان غضب دا چڑھیا دیس اُجاڑاں پیاں
 موئے خصم خصمیاں ہو کے رناں اُجڑ گیاں
 بھگلیاں مردیاں تیرے ول دیاں ول ول کے کر لئیاں
 تے عدت دے گذرن توڑی صبر نہ کیتے کئیاں
 ایہہ اوہو جو کدی وہاجیاں سی ہم وزن روپیاں
 خاکوں مہنگیاں اج رولیندیاں حسن پری دیاں سیاں
 ایہہ کچھ حال بیاس کنارے اے ستلج دے واسی
 تائیوں نہ توں ات ول آیوں دیکھ وبال اُداسی
 ایس گمانوں گذر پیارے کر اک واری پھیری
 مسر گلے پر اُجے رواڑی وچہ وچہ رہی ہتھیری
 دل تھیں پیا پکارا مینوں جاں ودھ گیا مقولہ
 نہ کر طول کلام نکمی بس غلام رسولا

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) کی طرف سے
شائع شدہ اور زیر اشاعت کتب کی تفصیل درج ذیل ہے

شائع شدہ تصانیف:

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کی مطالعہ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	ڈونگھے راز
محمد سرفراز		صحراؤں میں بہتے دریا
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	چٹھیاں
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	حلیہ شریف حضورؐ
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	سی حرفی سستی پنوں
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	چوپٹ نامہ
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	پندہ نامہ
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	مآرب الخاشعین
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	منتخب کلام
ماسٹر کچھن سنگھ راٹھور (انڈیا)	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	پورن بھگت

ان کے علاوہ گورنمنٹ آف پاکستان کے سب سے بڑے ادارے اکادمی ادبیات پاکستان نے
بھی صاحبزادہ مسعود احمد کی تصنیف ”مولوی غلام رسول عالمپوریؒ شخصیت اور فن“ شائع کی ہے۔

زیر اشاعت تصانیف:

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: محمد عیص عابد	روح الترتیل
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	داستان امیر حمزہ جلد اول
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	داستان امیر حمزہ جلد دوم
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	داستان امیر حمزہ جلد سوم
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	مسئلہ توحید
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	احسن القصص
حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد	شجرہ طریقت